e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 40 Sunday , November 10 2024 Pages - 8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۴۰) لکھنؤ، بروز اتوار ۱۰-نومبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۷/جمادی الاول ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

ٹرمپ اور ایلن مسک کی یوکرینی صدر زیلنسکی سے فون پر گفتگو

واشنگٹن (ایجنسی) امریکہ کے نو منتخب صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے انتخابی فتح کے بعد پہلی مرتبہ یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی سے فون پر بات کی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ فون کال پر ان کے ساتھ دنیا کے امیر ترین صنعت کار ایلن مسک بھی موجود تھے۔ حالانکہ ٹرمپ نے ابھی تک روس کے صدر ولادیمیر پوتن سے بات نہیں کی ہے۔ واضح ہو کہ ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنی انتخابی مہم کے دوران یوکرین کو دی جانے والی اقتصادی امداد کی مخالفت کی تھی۔ اس کے بعد سے ہی یوکرین فکرمند تھا۔ مگر اب دونوں رہنماؤں کے درمیان مثبت بات چیت ہوئی ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ اور ایلن مسک کا ایک ساتھ زیلنسکی سے بات کرنا اس طرف اشارہ دے رہا ہے کہ مسک کتنے بااثر شخصیت ہیں اور ان کا ٹرمپ انتظامیہ میں ایک الگ رتبہ ہوگا۔ ساتھ ہی انہیں ٹرمپ کے ذریعہ اہم ذمہ داری ملنے کی بھی بات کی جا رہی ہے۔ اس سے پہلے بھی ایلن مسک ترکی کے صدر رجب طیب اردغان کے ساتھ ٹرمپ کی کال میں حصہ لے چکے ہیں۔

سورین کے مشیر کے گھر سمیت 9 مقامات پر انکم ٹیکس کا چھاپہ

رانچی: (ایجنسی) جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات سے قبل رانچی اور جمشید پور سمیت مختلف مقامات پر انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کی جانب سے بڑے پیمانے پر چھاپے مارے گئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق، جھارکھنڈ کے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کے مشیر اور ذاتی سیکرٹری سمیت 9 مقامات پر انکم ٹیکس کا چھاپہ مارا گیا ہے۔ یہ چھاپہ رانچی کے مختلف علاقوں میں جاری ہے اور اس کارروائی کو انتخابات سے پہلے انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کی بڑی کارروائی قرار دیا جا رہا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ کے سیکرٹری سنیل سریواستو کے گھر اور اس سے منسلک افراد کے ٹھکانوں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ رانچی کے اشوک نگر علاقے میں واقع ان کی رہائش پر انکم ٹیکس ٹیم چھاپہ مار رہی ہے، جس میں سیکیورٹی اہلکاران کے گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے نظر آئے ہیں۔ جمشید پور میں بھی متعدد جگہوں پر ایک ساتھ چھاپے مارے گئے ہیں۔

ہم متحد رہیں گے تو محفوظ رہیں گے: پی ایم مودی

آئین کے نام پر کانگریسی لیڈر جو لال کتاب بانٹ رہے ہیں، وہ ایک کورا کاغذ ہے اس میں کچھ نہیں لکھا، مہاراشٹر میں انتخابی ریلی سے وزیر اعظم نے کیا خطاب

ناندیڑ۔ وزیر اعظم نریندر مودی مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے پیش نظر ریاست کے دورے پر ہیں۔ وزیر اعظم نے ہفتہ کو ناندیڑ میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کیا۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ آج پورے مہاراشٹر میں مہاوتی اور بی جے پی کے حق میں لہر ہے۔ آج ملک ایک ترقی یافتہ ہندوستان کے مقصد کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اور ملک کے عوام جانتے ہیں کہ بی جے پی اور اس کے اتحادی اس کے لیے سنجیدگی سے کام کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ بار بار بی جے پی اور این ڈی اے (این ڈی اے) حکومتوں کا انتخاب کر رہے ہیں۔

> کانگریس نے مختلف ذاتوں میں تقسیم پیدا کر دی ہے۔ ہماری ذاتوں کو متحد کرو، اگر ہماری ذاتیں متحد نہیں ہوئیں اور آپس میں لڑتی رہیں تو کانگریس ہمارا حق چھین لے گی۔ یہ ان کی (کانگریس) کی سازش ہے۔

نریندر مودی نے کہا کہ کانگریس نے دھوکہ دہی کے اپنے تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ آئین کے نام پر کانگریسی لیڈر جو لال کتاب بانٹ رہے ہیں، وہ ایک کورا کاغذ ہے۔ اس میں کچھ نہیں لکھا۔ کانگریس کی دھوکہ دہی اب آئین تک پہنچ گئی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ایک او بی سی وزیر اعظم پچھلے 10 سالوں سے ملک میں کام کر رہا ہے۔ کانگریس کسی ایسے شخص کو برداشت نہیں کر سکتی جو سب کو ساتھ لے کر چلے۔ اس لیے کانگریس او بی سی کی شناخت کو ختم کرنے اور انہیں مختلف ذاتوں میں تقسیم کرنے کا کھیل کھیل رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ، پنڈت نہرو سے لے کر راجیو گاندھی تک سبھی نے یہ کوشش کی۔ اب کانگریس کا شہزادہ بھی یہی کر رہا ہے۔ وہی چالیں کھیل کر ملک کے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکی جا رہی ہے۔ اس لیے میں اہل وطن سے کہتا ہوں معاشرے کو توڑنے والے رجحانات سے ہوشیار رہیں۔ ہم اسی صورت میں محفوظ رہیں گے جب ہم متحد رہیں گے۔ اگر آپ مختلف ذاتوں میں بٹ گئے تو آپ کی تعداد کم ہو جائے گی، پھر کانگریس آپ سے آپ کا ریزرویشن چھین لے گی۔

مودی نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان تب ہی ممکن ہے جب مہاراشٹر ترقی کرے گا۔ مہاراشٹر کا ہر خاندان خوشحال ہوگا۔ مرکز اور ریاست میں عظیم مخلوط حکومتیں آپ کے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے کام کر رہی ہیں۔ مودی نے کہا، آج میں ڈبل ڈیوٹی کر رہا ہوں۔ میں اپنے کے لیے بھی اور مہاراشٹر کے روشن مستقبل کے لیے مدد مانگ رہا ہوں۔

وہیں وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو مہاراشٹر کے اکولہ ضلع میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس مضبوط ہوئی تو ملک مجبور ہو جائے گا۔ ملک نے اس کی کئی مثالیں دیکھی ہیں۔ اس لیے ملک کو مضبوط رکھنے کے لیے بی جے پی کی قیادت والی این ڈی اے کو مضبوط کرنا ضروری ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ کانگریس اچھی طرح جانتی ہے کہ ملک جتنا کمزور ہوگا، وہ اتنی ہی مضبوط ہوگی۔ لیکن جب کانگریس مضبوط ہوگی تو ملک بے بس ہو جائے گا۔ اس کی وجہ سے کانگریس نے مختلف ذاتوں میں تقسیم پیدا کر دی ہے۔ ہماری ذاتوں کو متحد کرو، اگر ہماری ذاتیں متحد نہیں ہوئیں اور آپس میں لڑتی رہیں تو کانگریس ہمارا حق چھین لے گی۔ مودی نے کہا کہ یہ ان کی (کانگریس) کی سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے ہمیشہ آئین کے خالق ڈاکٹر امبیڈکر کی توہین کی ہے۔ انہیں انتخابات میں شکست ہوئی تھی۔ ڈاکٹر امبیڈکر کو اس وقت بھارت رتن دیا گیا جب ملک میں مخلوط حکومت تھی۔ کانگریس نے ڈاکٹر امبیڈکر کے آئین کو جموں و کشمیر میں نافذ نہیں کیا۔ ہم نے جموں و کشمیر میں ڈاکٹر امبیڈکر کے آئین کو نافذ کیا اور آرٹیکل 370 کو ہٹا دیا۔ اس کے پیچھے سب سے بڑی وجہ مہاراشٹر کے لوگوں کی حب الوطنی ہے۔ اس کے پیچھے ریاست کے عوام کی سیاسی سمجھ بوجھ اور دور اندیشی ہے۔ مرکز میں ہماری حکومت کو اقتدار میں آئے صرف 5 ماہ گزرے ہیں۔

مردم شماری کو نہیں روک سکتے، راہل کا پی ایم مودی کو کھلا چیلنج

مہاراشٹر کے عوام کو انڈیا اتحاد کی پانچ ضمانتیں، فلاحی اقدامات سے خوشحال زندگی کا وعدہ

ممبئی (ایجنسی) اسمبلی انتخابات سے پہلے مہاراشٹر میں گرما گرم انتخابی مہم کے درمیان، کانگریس رہنما اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے تلنگانہ میں ذات پات کی مردم شماری کا حوالہ دیتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور وزیر اعظم نریندر مودی کو نشانہ بنایا۔ ذات پات کی مردم شماری کے معاملے پر بی جے پی پر حملہ کرتے ہوئے راہول گاندھی نے وزیر اعظم مودی کو کھلا چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ وہ ملک بھر میں ذات پات کی مردم شماری کو نہیں روک سکتے اور جلد ہی مہاراشٹر میں بھی ایسا ہوگا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں، کانگریس کے سابق سربراہ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مردم شماری سے جمع کردہ ڈیٹا کو ہر طبقے کی ترقی کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

راہل گاندھی نے مہاراشٹر میں انڈیا اتحاد کی طرف سے پانچ اہم فلاحی گارنٹیوں کا اعلان کیا، جس کے تحت خواتین، کسانوں، نوجوانوں اور مختلف معاشرتی طبقات کو سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پر وزیر اعظم نریندر مودی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ پی ایم مودی نے کانگریس کی عوامی فلاحی اسکیموں کو 'مفت کی ریوڑیاں' کہہ کر بدنام کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آج وہ انہی اسکیموں کو اپنانے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ مہاراشٹر میں انڈیا اتحاد کے یہ پانچ وعدے لوگوں کو انصاف اور خود مختاری کی راہ پر چلنے میں مدد دیں گے۔ یہ پانچ گارنٹیاں ہیں:

1. مہالکشمی: خواتین کو 3000 روپے ماہانہ اور مفت بس سفری سہولت
2. سماج میں برابری کی ضمانت: ذات شماری اور 50 فیصد ریزرویشن حد کا خاتمہ
3. خاندانی تحفظ: 25 لاکھ روپے تک صحت بیمہ اور مفت ادویات
4. زرعی خوشحالی: 3 لاکھ روپے تک کے زرعی قرض معاف اور وقت پر ادائیگی پر 50000 روپے کا انعام
5. نوجوانوں کے لیے مدد: بے روزگار نوجوانوں کو 4000 روپے ماہانہ امداد

راہل گاندھی نے مزید کہا کہ ان اقدامات سے مہاراشٹر کے لوگوں کو بی جے پی کی پیدا کردہ مہنگائی اور بے روزگاری سے نمٹنے کی طاقت ملے گی۔ ان کے بقول، کرناٹک میں کانگریس کی فلاحی اسکیموں نے خواتین، نوجوانوں، اور کسانوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور اب ان اسکیموں کا دائرہ مہاراشٹر میں بھی بڑھایا جائے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انڈیا اتحاد کی یہ پانچ گارنٹیاں بی جے پی کی ناانصافیوں سے مہاراشٹر کے عوام کو آزاد کرائیں گی اور انہیں عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقع دیں گی۔

پاکستان: کوئٹہ ریلوے اسٹیشن پر خودکش دھماکہ، 27 جاں بحق

60 سے زائد زخمی، مہلوکین کی تعداد میں مزید اضافہ کا امکان

بلوچستان۔(ایجنسی) پاکستان کے بلوچستان علاقہ واقع کوئٹہ ریلوے اسٹیشن پر ہفتہ کی صبح ہوئے زوردار دھماکے میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 27 ہوگئی ہے اور کم از کم 62 افراد زخمی بھی بتائے جا رہے ہیں۔ مہلوکین کی تعداد میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس درمیان اس دھماکہ کی خوفناک ویڈیو سامنے آئی ہے۔ 'اسپوتنک انڈیا' نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو پوسٹ کی ہے جس میں دھماکہ ہوتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ یہ سی سی ٹی وی میں قید ویڈیو ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ دھماکہ کا مقصد پاکستانی فوج کو ہدف بنانا تھا۔ اس درمیان کوئٹہ کے سینئر پولیس سپرنٹنڈنٹ محمد بلوچ کا ایک بیان سامنے آیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ دھماکہ میں پاکستانی فوجی جوانوں کی شہادت بڑی تعداد میں ہوئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ جن 27 لوگوں کی موت سے متعلق تصدیق ہوئی ہے، ان میں پاکستانی فوج کے 14 جوان شامل ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حملہ آوروں کا نشانہ پاکستانی فوجی ہی تھے۔ جو سی سی ٹی وی فوٹیج سوشل میڈیا پر سامنے آیا ہے اس میں صاف دیکھا جا سکتا ہے کہ پلیٹ فارم پر سینکڑوں لوگ ٹرین کا انتظار کر رہے ہیں۔ اچانک زوردار دھماکہ ہوتا ہے اور افراتفری مچ جاتی ہے۔ دھماکہ اس قدر زوردار ہے کہ اسٹیشن کی چھت اڑ جاتی ہے اور پلیٹ فارم پر لاشیں بکھر جاتی ہیں۔ کوئٹہ کے ایس ایس پی محمد بلوچ کا کہنا ہے کہ دھماکہ ریلوے اسٹیشن کے اندر تب ہوا جب پیشاور جانے والی ایکسپریس اپنی منزل کے لیے روانہ ہونے والی تھی۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ اس دھماکہ کی ذمہ داری بلوچ لبریشن آرمی نے لے لی ہے۔ بلوچ لبریشن آرمی کا کہنا ہے کہ حملے میں جعفر ایکسپریس ٹرین میں سوار فوجی اہلکاروں کو نشانہ بنایا گیا، کیونکہ وہ اسٹیشن چھوڑنے کی تیاری کر رہی تھی۔

سی ایم یوگی نے پہلی ڈبل ڈیکر ای وی بس کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

ڈبل ڈیکر الکٹرک بس سے آلودگی کم کرنے میں ملے گی مدد، خواتین کو خود انحصار بنانا اور انہیں بااختیار بنانا ہے: وزیر اعلیٰ

ڈبل ڈیکر الکٹرک بس میں خواتین کو 50 فیصد چھوٹ، ہفتہ کو مفت ہوگا سفر

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتہ کو کہا کہ ریاست کی پہلی ڈبل ڈیکر الکٹرک بس سروس شروع ہونے سے آمدورفت کے مسائل کم کرنے میں مدد ملے گی اور یہ ماحولیات تحفظ کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ گومتی نگر واقع اندرا گاندھی پرتشٹھان میں ریاست کی پہلی ڈبل ڈیکر الکٹرک بس سروس کے افتتاح کرنے کے بعد بولتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ الکٹرک ہونے کی وجہ سے یہ بس سروس آلودگی کم کرنے میں مدد کرے گی۔ مستقبل قریب میں ریاست کے دیگر اہم شہروں میں بھی اسی طرح کی ڈبل ڈیکر الکٹرک بس سروس شروع کی جائے گی۔ انہوں نے ریاست کی پہلی ڈبل ڈیکر الکٹرک بس کو ہری جھنڈی دکھائی اور بچوں کے ساتھ بس کی سواری بھی کی اور بس کی خصوصیات کے بارے میں جانا۔ یوگی نے بتایا کہ ہندو گروپ ریاست میں الکٹرک وہیکل پلانٹ قائم کر رہا ہے۔ جس کا پروڈکشن جلد ہی شروع ہونے کی امید ہے۔ انہوں نے یوپی میں مقامی آرٹ اور دستکاری کو فروغ دینے کے لئے حکومت کی جاری کوششوں پر زور دیا۔

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ آکانکشا ہاٹ ریاست کے مختلف اضلاع کی خواتین کاروباریوں اور خود امداد گروپوں کی طرف سے ہاتھ سے تیار کردہ مصنوعات کی حوصلہ افزائی کرنے، خواتین کو خود انحصار بنانے اور ان کی صلاحیتوں اور شراکت کا احترام کرنے کے لیے ایک اجتماعی کوشش ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آکانکشا کمیٹی سال 1987 میں قائم کی گئی تھی۔ یہ کمیٹی خاص طور پر دیہی اور محروم طبقوں کی خواتین اور لڑکیوں کو بااختیار بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ آکانکشا سمیتی نے متعدد تخلیقی تقاریب کو آگے بڑھانے کے لیے خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس کے ساتھ کام کیا ہے۔ ان میں سے آکانکشا دیدی کا تعارف ایک قابل تعریف قدم ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دیہی خواتین خود امداد گروپ نحصاری کی بہترین مثال پیش کر رہے ہیں۔

اُردو سمیت 17 زبانوں کے معیاری ترجمے کا راستہ ہموار

نئی دہلی۔ انگریزی سے ہندی یا دیگر غیر ملکی زبانوں کا ترجمہ اب 17 مقامی زبانوں میں بھی معیاری اور صحیح طریقہ سے کر پانا ممکن ہو سکے گا۔ کئی مقامی زبانوں میں مشینی ترجمے کا عمل جاری بھی ہے، لیکن اس ترجمہ میں تکنیکی طور پر کئی طرح کی خامیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اسی کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرکزی حکومت کی جانب سے ایک بہترین پیش قدمی کی گئی ہے۔ ملک کے 17 مقامی زبانوں میں معیاری ترجمے کی سہولت فراہم کرنے کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔ ان زبانوں میں 'اُردو' بھی شامل ہے۔ ترجمہ کے معیار سے متعلق مرکزی وزارت تعلیم نے مختلف انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) اور دیگر مرکزی اداروں کا ایک کنسورشیم بنایا ہے۔ اس کا نوڈل آفیسر آئی آئی ٹی پٹنہ کو بنایا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ سب سے پہلے بہار کے اہم مقامی زبان میتھلی میں ترجمہ کے لیے ٹولز ڈیولپ کیے جائیں گے۔ اس کے بعد مرکزی حکومت کے آٹھویں شیڈول میں شامل دیگر علاقائی زبانوں کو بھی ترجمہ کرنے کی سہولت فراہم کرنے کی کوشش ہوگی۔

انکاونٹر حکومت کی الٹی گنتی شروع ہوگئی ہے: ایس پی سربراہ

دماغ کی شرارت الفاظ کی کڑواہٹ بن جاتی ہے، جن کو نرم گو ہونا چاہیے وہ باتونی اور سخت ہو گئے ہیں: اکھلیش یادو

پریاگ راج:۔ سماجوادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے ہفتہ کو کہا کہ بی جے پی حکومت سماجی ہم آہنگی کو تباہ کر رہی ہے۔ پارٹی ہیڈ کوارٹر پر میڈیا نمائندوں سے بات کرتے ہوئے اکھلیش نے کہا، انکاونٹر حکومت کی الٹی گنتی شروع ہو چکی ہے۔ اس لئے وہ خائف ہیں۔ ان کی زبان تبدیل ہو گئی ہے۔ وہ اس قدر خائف ہیں کہ وہ افسران کو اپنا آفیشیل سمجھتے ہیں لیکن افسران اور حکومت کے لوگ شاید نہیں جانتے کہ عوام اب ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا، عوام بی جے پی کے خلاف ہیں۔ جب عوام ان کے خلاف ہیں تو آفیسر کیا کریں گے۔ وزیر اعلیٰ کی زبان کو کیا ہو گیا ہے اور وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ بی جے پی اب اتنی میعاد تک حکومت میں نہ رہ سکے گی جتنا وہ رہی ہے۔ اور یہی وجہ کی ان کی زبان تبدیل ہو گئی ہے۔ ان کی سوچنے اور سمجھنے کا طریقہ تبدیل ہو گیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ دماغ کی شرارت الفاظ کی کڑواہٹ بن جاتی ہے۔ ضمنی الیکشن میں ایس پی اور عوام بی جے پی حکومت کی ہر ٹرک کا پوری مضبوطی سے کاونٹر کریں گے۔ عوام بی جے پی کے خلاف ہیں۔ بی جے پی کی اب کوئی کریڈیبلٹی نہیں بچی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ افسران کو آگے کر کے الیکشن لڑ رہی ہے۔ لیکن افسران بھی جانتے ہیں کہ عوام بی جے پی کے ساتھ ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بی جے پی سنت و باباؤں میں تمیز کر رہی ہے۔ سنت و باباؤں میں جھگڑے شروع ہو گئے ہیں۔ وہ کس قسم کے یوگی ہیں؟ ہندوستانی روایت رہی ہے کہ جو بھی بڑا سنت ہوتا ہے۔ اتنا کم ہی وہ بولتا ہے اور جب وہ بولتا ہے تو عوام کے بہبود کے بارے میں ہی بولتا ہے۔ یہاں ہر چیز الٹی ہے۔ ان کی کوالیفکیشن کی جانچ ہونی چاہئے۔ کیونکہ جس طرح کی زبان وہ استعمال کر رہے ہیں۔ اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ ہمیں ان کی کوالیفکیشن کے بارے میں پتا چلنا چاہئے۔ کوئی بھی شخص اپنی کپڑوں نہیں بلکہ زبان سے یوگی ہوتا ہے۔ اکھلیش نے کہا کہ بی جے پی انہیں امرت کال کی یاد دلاتی ہے لیکن اس کے دور اقتدار میں یہ آزادی کا نہیں بلکہ بربادی کا امرت کال ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کلیوگ میں سب کچھ اس کے برعکس ہے۔ بی جے پی حکومت میں یہی نظر آتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یوگی جتنا بڑا ہوتا ہے، اتنا ہی خاموش رہتا ہے۔ لیکن آج جن کو نرم گو ہونا چاہیے وہ باتونی اور سخت ہو گئے ہیں۔ جن کو سچ بولنا چاہیے وہ جھوٹے پروپیگنڈہ کرنے والے بن چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے حال ہی میں بی جے پی حکومت کے کام کاج پر جس طرح تبصرہ کیا ہے اور سوال اٹھایا ہے وہ کسی دوسری حکومت کے ساتھ نہیں ہوا ہے۔ پہلی بار، سپریم کورٹ نے یوپی حکومت پر بلڈوزر کی کارروائی کے خلاف 25 لاکھ روپے کا بھاری جرمانہ لگایا ہے اور اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی بھی ہدایت دی ہے۔

ایس پی سربراہ نے کہا، 'صرف یہی نہیں، ججوں نے کہا کہ یہ حکومت بہت مغرور ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یوپی میں قانون کی حکمرانی ختم ہو گئی ہے۔ یوپی میں طاقت اور اختیار کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ سپریم کورٹ نے مزید کہا کہ یہ من مانی ہے۔ راتوں رات بلڈوزر سے مکانات نہیں گرائے جا سکتے، یوپی میں جنگل راج اور انارکی ہے۔ یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی نے ہمیشہ کہا ہے کہ بی جے پی حکومت مغرور ہے۔ یہ آئین اور جمہوریت کے خلاف کام کر رہی ہے۔ بلڈوزر انصاف کی علامت نہیں ہو سکتا لیکن یہ حکومت طاقت کے گھمنڈ میں بلڈوزر چلا رہی ہے۔ یہ حکومت بلڈوزر چلاتی ہے اور لوگوں کو اپنا گھر کا سامان باہر نکالنے کا موقع بھی نہیں دیتی۔ نہ کسی کو نوٹس نہ کوئی موقع۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت لوگوں کے ساتھ ناانصافی کر رہی ہے جس کی وجہ سے عدلیہ کی سرزنش کی جا رہی ہے اور جرمانہ عائد کیا جا رہا ہے۔

'چمپئنز ٹرافی' کیلئے پاکستان نہیں جائے گی ٹیم انڈیا

بی سی سی آئی نے آئی سی سی کو سنایا حتمی فیصلہ!

نئی دہلی۔ چمپئنز ٹرافی 2025 کا آغاز 19 فروری 2025 سے ہونے والا ہے، لیکن ابھی تک اس کا شیڈول سامنے نہیں آیا ہے۔ امید کی جا رہی تھی کہ آئندہ ہفتہ کے شروع میں شیڈول سامنے آ جائے گا، لیکن اب اس میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ ایسا اس لیے کیونکہ بی سی سی آئی نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستانی ٹیم پاکستان کا دورہ نہیں کرے گی۔ 'ای ایس پی این کرک انفو' کی ایک رپورٹ میں یہ جانکاری دی گئی ہے۔ دراصل آئی سی سی کو بی سی سی آئی کے فیصلے کا انتظار تھا کہ وہ ہندوستانی ٹیم پاکستان بھیجنے کو راضی ہے یا نہیں۔ اب جو رپورٹ سامنے آ رہی ہے اس میں بتایا جا رہا ہے کہ بی سی سی آئی نے آئی سی سی کو مطلع کر دیا ہے کہ ہندوستانی ٹیم 'چمپئنز ٹرافی' میں حصہ لینے کے لیے پاکستان نہیں جائے گی۔ بی سی سی آئی نے یہ بھی بتایا ہے کہ اسے حکومت ہند نے ٹیم کو پاکستان نہ بھیجنے کا مشورہ دیا ہے۔ یعنی ایک طرح سے بی سی سی آئی نے اپنا حتمی فیصلہ بین الاقوامی کرکٹ کونسل کے سامنے سنا دیا ہے۔ اس طرح ممکن یہی ہے کہ یہ ٹورنامنٹ ہائبرڈ ماڈل میں کھیلا جائے۔ یعنی ہندوستان کے سبھی میچ پاکستان سے باہر رکھا جا سکتا ہے، اس کا اندیشہ پہلے بھی کچھ رپورٹس میں ظاہر کیا جاتا رہا ہے۔ چونکہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سیاسی تعلقات کشیدہ ہیں، اس لیے ہندوستانی ٹیم نے 2008 ایشیا کپ کے بعد سے ہی پاکستان کا دورہ نہیں کیا ہے۔ پاکستان امید کر رہا تھا۔

खुशखबरी खुशखबरी खुशखबरी
IS 15700:2018
सेवोत्तम प्रमाणित
हमारा प्रयास, आपका आवास
उ0प्र0 आवास एवं विकास परिषद
लाया है कोटद्वार रोड भूमि विकास एवं गृहस्थान योजना संख्या-1 नजीबाबाद, जनपद-बिजनौर में
आवासीय भूखण्डों को प्राप्त करने का सुनहरा अवसर
ऑनलाइन पंजीकरण
दिनांक 03 अक्टूबर 2024 से 30 नवंबर 2024 तक
रेरा पंजीकरण संख्या : UPRERAPRJ958086 | रेरा वेबसाइट- up-rera.in
भूखण्डों का विवरण

क्र. सं.	योजना का नाम	भूखण्डों का क्षेत्रफल (वर्ग मी.)	भूखण्डों की संख्या	मानक भूखण्ड का मूल्य (₹ लाख में)	पार्क फेसिंग भूखण्ड का मूल्य (₹ लाख में)	कार्नर भूखण्ड का मूल्य (₹ लाख में)	पंजीकरण धनराशि (₹ लाख में) सामान्य श्रेणी	पंजीकरण धनराशि (₹ लाख में) आरक्षण श्रेणी
1	कोटद्वार रोड भूमि विकास एवं गृहस्थान योजना सं०-1, नजीबाबाद, जनपद बिजनौर	72.00	11	14.52	15.24	15.97	0.73	0.36
2		127.50	07	25.70	26.99	28.77	1.29	0.65
3		162.00	29	32.66	34.29	35.93	1.63	0.82
4		256.50	16	51.71	54.3	56.88	2.58	1.29
			63					

60 दिन में भूखण्ड के कुल मूल्य का पूर्ण भुगतान करने पर 5% की विशेष छूट

ऑनलाइन रजिस्ट्रेशन हेतु सुविधा प्रदाता बैंक

बैंक का नाम एवं पता	संबंधित अधिकारी	दूरभाष सं.
H.D.F.C. Bank Opposite V.Mart, Shree Ganga Ice Factory, Haridwar Road, Najibabad	मुख्य शाखा प्रबन्धक श्री अमिताभ उपाध्याय	9839360366

नियम एवं शर्तें: 1. आवेदक भारत का नागरिक हो। 2. आवेदक की आयु आवेदन पत्र जमा करने की अन्तिम तिथि को 18 वर्ष से कम न हो। 3. ऑनलाइन पंजीकरण प्रारम्भ होने पर इच्छुक आवेदक सर्वप्रथम परिषद वेबसाइट www.upavp.in पर जाकर मुखपृष्ठ (Homepage) के लिंक "Online Registration For plots/houses/flats" पर क्लिक करेंगे। 4. शासन/परिषद द्वारा समय-समय पर किये गये परिवर्तन लागू होंगे। 5. किसी भी विवाद की स्थिति में आवास आयुक्त का निर्णय अन्तिम एवं बाध्यकारी होगा। 6. ऑनलाइन आवेदन तथा विस्तृत नियम व शर्तें देखने के लिए परिषद की वेबसाइट www.upavp.in पर Log in करें।

श्री प्रवीन सिंह रावत, सम्पत्ति प्रबन्धक, मुरादाबाद, मो0 8936952071
श्री नीरज कुमार, अधिशासी अभियंता, निर्माण खण्ड, रूहेलखण्ड-01, मुरादाबाद, मो0 8795810195
श्री केशव राम, सहायक आवास आयुक्त, बरेली जोन, मो0 7705003066
श्री महेन्द्र कुमार, अधीक्षण अभियन्ता, रूहेलखण्ड, वृत्त, मो0 8795810123
भूखण्ड की बुकिंग के लिए QR कोड स्कैन करें अथवा वेबसाइट www.upavp.in पर विजिट करें
उ0प्र0 आवास एवं विकास परिषद
104, महात्मा गांधी मार्ग, लखनऊ
website : https://www.upavp.in, E-mail.: info@upavp.com
संपत्तियों एवं पंजीकरण से जुड़ी विस्तृत जानकारी के लिए डायल करें (टोल फ्री नंबर) 1800-180-5333, 0522-2236803
UPHousingBoard www.upavp.in

قطر میں اب حماس کی موجودگی قبول نہیں ہے، امریکہ کا قطر کو انتباہ

غزہ جنگ میں شہید ہونے والوں میں 70 فیصد خواتین اور بچے ہیں، اقوام متحدہ

واشنگٹن، 9 نومبر (یو این آئی) حماس کی جانب سے سیز فائر اور قیدیوں کے تبادلے کے تازہ مسودے کو مسترد کیے جانے کے بعد امریکہ نے قطر سے کہا ہے کہ قطر میں اب حماس کی موجودگی قابل قبول نہیں ہے۔غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق خلیجی ریاست قطر نے امریکہ اور مصر کے ساتھ غزہ میں ایک سال سے جاری جنگ میں جنگ بندی کے لیے مذاکرات کے دوروں میں اہم کردار ادا کیا ہے جو اب تک بے نتیجہ رہے ہیں۔اکتوبر کے وسط میں مذاکرات کے تازہ ترین دور میں بھی کوئی حتمی معاہدہ طے نہ پا سکا اور حماس نے قلیل مدتی جنگ بندی کی تجویز کو مسترد کردیا۔سینئر امریکی عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ یرغمالیوں کی رہائی کی تجاویز بار بار مسترد کیے جانے کے بعد امریکہ کے پارٹنرز میں سے کسی کے بھی دارالحکومت میں حماس اور ان کے حامیوں کا خیر مقدم نہیں کیا جانا چاہیے، حماس کی جانب سے قیدیوں کی رہائی کی تجویز مسترد کیے جانے کے بعد ہم نے یہ بات قطر پر واضح کردی تھی۔عہدیدار نے بتایا کہ اس کے بعد قطر نے تقریباً 10 دن قبل حماس کے رہنماؤں سے یہ مطالبہ کیا تھا، حماس کے سیاسی دفتر کو کب بند کرنا ہے اس کے بارے میں امریکہ، قطر کے ساتھ رابطے میں ہے اور اس نے دوحہ کو بتایا کہ اب وقت آگیا ہے۔امریکی عہدیدار کے دعوؤں کے برعکس حماس کے تین عہدیداروں نے اس بات کی تردید کی ہے کہ قطر نے حماس کے رہنماؤں کو کہا ہے کہ ان کا ملک میں مزید خیر مقدم نہیں کیا جائے گا۔قطر کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے اس حوالے سے تبصرہ کرنے کی درخواست کا فوری طور پر جواب نہیں دیا۔یہ بھی واضح نہیں ہوسکا کہ آیا قطر نے حماس کے رہنماؤں کو ملک چھوڑنے کے لیے کوئی مخصوص ڈیڈلائن فراہم کی تھی۔امریکی صدر جو بائیڈن کی انتظامیہ غزہ اور لبنان میں اسرائیلی حملوں کے خاتمے کے لیے آخری کوشش کرنے کی تیاری کررہی ہے۔جنگ بندی کے مذاکرات کے پچھلے دور میں اسرائیل کی جانب سے غزہ میں مستقبل میں فوجی موجودگی کے بارے میں سامنے آنے والے نئے مطالبات پر اختلاف رائے معاہدے کی راہ میں رکاوٹ بن گئے تھے اور کوئی بھی معاہدہ طے نہ پاسکا۔

اقوام متحدہ نے غزہ جنگ میں صیہونی فورسز کے ہاتھوں عام شہریوں کی اموات میں حیران کن اضافے کی مذمت کی ہے اور یہ تصدیق کی ہے کہ شہید ہونے والوں میں 70 فیصد خواتین اور بچے شامل ہیں۔ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر (او ایچ سی ایچ آر) نے ایک تازہ رپورٹ میں اکتوبر 2023 کے بعد سے بین الاقوامی قوانین کی متعدد خلاف ورزیوں کی تفصیلات پیش کی ہیں۔رپورٹ میں 'بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی' کی روک تھام اور احتساب کو یقینی بنانے کے لیے عالمی کوششوں کا مطالبہ کرتے ہوئے خبردار کیا گیا کہ ان میں سے بہت سے جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم اور ممکنہ طور پر 'نسل کشی' کے زمرے میں آسکتے ہیں۔اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ ان حملوں سے غزہ کے شہری شدید متاثر ہوئے ہیں، جن میں اسرائیلی افواج کی جانب سے غزہ کا ابتدائی 'مکمل محاصرہ' بھی شامل ہے۔بیان میں کہا گیا کہ اسرائیلی افواج کے طرز عمل سے اموات اور زخمیوں کی تعداد کے علاوہ بھوک اور بیماریوں میں شدید اضافہ ہوا۔رپورٹ میں اسرائیل کی جانب سے انسانی امداد پہنچنے میں مسلسل غیر قانونی انکار کے باعث شہری بنیادی ڈھانچے کی تباہی اور مسلسل بڑے پیمانے پر نقل مکانی کی نشاندہی کی گئی ہے۔جنیوا میں اقوام متحدہ میں اسرائیل کے مشن نے اس رپورٹ کو مسترد کرتے ہوئے 'او ایچ سی ایچ آر کے اسرائیل کو بدنام کرنے کے جنون' کی مذمت کی۔فلسطینی علاقوں میں اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے دفتر کی سرگرمیوں کے سربراہ اجیت سنگھے نے عمان سے ویڈیو لنک کے ذریعے کہا کہ غزہ ملبے کا ڈھیر بن چکا ہے جب کہ اس تباہی اور بربادی کے بعد زندہ رہ جانے والے لوگ زخمی، بے گھر اور بھوک سے مر رہے ہوتے ہیں۔فلسطین کے وزارت صحت کے مطابق رپورٹ میں غزہ میں اب تک شہید ہونے والے 43 ہزار 500 افراد میں عام شہریوں کے تناسب پر بھی بات کی گئی۔ تاہم، اقوام متحدہ نے واضح کیا ہے کہ اسرائیل کی جانب سے سخت تنقید کے باوجود یہ اعداد و شمار قابل اعتماد ہیں۔انسانی حقوق کے دفتر کا کہنا ہے کہ حملوں کے پہلے 6 ماہ کے دوران وہ مبینہ طور پر شہید ہونے والے 34 ہزار 500 افراد میں سے تقریباً 10 ہزار کی تصدیق کرنے میں کامیاب رہا ہے۔اجیت سنگھے نے اپنے تصدیق کے سخت طریقہ کار سے متعلق بتایا جس میں کم سے کم 3 الگ الگ ذرائع شامل ہوتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم نے شہید ہونے والوں میں اب تک 70 فیصد کے قریب بچوں اور خواتین کو پایا ہے۔انہوں نے کہا کہ رپورٹ کے نتائج 'بین الاقوامی انسانی قانون کے بنیادی اصولوں کی منظم خلاف ورزی' کو ظاہر کرتے ہیں، مصدقہ اموات میں کم از کم 4 ہزار 700 بچے اور 2 ہزار 461 خواتین شامل ہیں۔رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ غزہ میں ہونے والی تمام مصدقہ اموات میں سے تقریباً 80 فیصد رہائشی علاقوں پر اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں ہوئیں جس میں سب سے زیادہ متاثر ہونے والوں میں 5 سے 9 سال کے بچے شامل ہیں جب کہ سب سے کم عمر شہادت ایک دن کے بچے کی ہوئی اور سب سے زائد عمر کی شہادت 97 سالہ خاتون کی ہوئی۔تاہم اسرائیل نے دعویٰ کیا ہے کہ غزہ میں اس کی کارروائیوں میں صرف جنگجوؤں کو نشانہ بنایا گیا اور یہ بین الاقوامی قوانین کے مطابق تھے۔

بیروت پر اسرائیلی فوج کی تباہ کن بمباری

دارالحکومت دھوئیں میں ڈوب گیا

بیروت (ایجنسی)۔اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان ایک ماہ سے زائد عرصے سے جاری تصادم کے دوران جنوبی لبنان میں بیروت کے جنوبی علاقے الضاحیہ پر رات کے وقت پرتشدد دھماکے ہوئے ہیں۔العربیہ/الحدث کے نامہ نگار نے آج ہفتے کو اطلاع دی کہ کل شام نواحی علاقوں میں 14 سے زائد اسرائیلی فضائی حملے کیے گئے۔انہوں نے وضاحت کی کہ حملوں میں لبنانی یونیورسٹی کے آس پاس کے علاقوں برج البراجنہ، حارہ حریک اور الحدث کو نشانہ بنایا گیا۔اس حملوں کے بعد علاقے سیاہ دھوئیں میں ڈوب گئے۔انہوں نے نشاندہی کی کہ دارالحکومت بیروت کے آسمان پر اب بھی دھوئیں کے بادل اٹھ رہے ہیں۔اسرائیلی فوج کے ترجمان 'اویچائی ادرعی' نے لبنان کے تین علاقوں کا ذکر کرتے ہوئے وہاں کے رہائشیوں کو علاقہ فوری طور پر خالی کرنے کا حکم دیا۔انہوں نے بتایا کہ جنوبی لبنان کے تین علاقوں پر پمفلٹس گرائے گئے ہیں اور شہریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ان علاقوں سے فوری طور پر نکل جائیں کیونکہ اسرائیلی فوج بمباری کرنے والی ہے۔بدھ کے روز الضاحیہ کے علاقے کو کئی چھاپوں کا نشانہ بنایا گیا۔ان میں سے ایک حملے میں بیروت ایئرپورٹ سے ملحقہ علاقے کو نشانہ بنایا۔یہ ایئرپورٹ لبنان کا بیرونی دنیا سے رابطے کا واحد ذریعہ ہے۔تاہم مرکزی ہوائی اڈے کی عمارت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

نیتن یاھو کا دفتر ایک اور سکینڈل کی زد میں، فوجی افسر کو بلیک میل کرنے کا انکشاف

تل ابیب (ایجنسی)۔غزہ کی پٹی میں حماس کے ساتھ قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے کے بارے میں رائے عامہ کو گمراہ کرنے کے لیے فوجی دستاویزات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ میں نیتن یاہو کے دفتر کے ملوث ہونے کے بارے میں گذشتہ دو ہفتوں کے دوران تفصیلات سامنے آنے کے بعد اس معاملے سے متعلق نئی معلومات سامنے آئی ہیں۔کچھ معلومات سے یہ بات سامنے آئی کہ دفتر میں موجود دو اہلکاروں نے اسرائیلی فوج کے ایک اعلیٰ عہدے دار کو فوج سے انتہائی خفیہ دستاویزات حاصل کرنے کے لیے بلیک میل کرنے کی کوشش کی اور بعد میں ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کے بعد انہیں میڈیا پر لیک کردیا۔اسرائیلی اخبار 'یدیعوت احرونوت' کے مطابق ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہلکاروں نے خفیہ دستاویزات چرانے کے لیے اسرائیلی فوج کے اندر جاسوسوں کا استعمال کیا اور بعد میں انہیں قیدیوں کے معاہدے کے خلاف اکسانے کے لیے جھوٹی شکل میں شائع کیا۔ان دستاویزات کو واپس لینے کا مقصد بظاہر ایک افسر کو بلیک میل کر کے اس کے بارے میں ذاتی معلومات اور شرمناک تصاویر استعمال کر کے کیا گیا۔اسرائیلی اخبار کے مطابق ایک باخبر اہلکار نے کہا کہ نیتن یاہو کے دفتر میں دو اہلکاروں کے پاس "اسرائیلی فوج کے ایک سینئر افسر کا شرمناک ذاتی ریکارڈ ہے جس کا وزیر اعظم کے دفتر سے گہرا تعلق ہے"۔دوسری جانب نیتن یاہو کے دفتر نے افسر کو بلیک میل کرنے کے بارے میں اٹھنے والی باتوں کی تردید کرتے ہوئے اسے محض دفتر اور اس کے ملازمین کی ساکھ خراب کرنے کی کوشش قرار دیا۔یہ انکشاف اس وقت سامنے آیا ہے جب نیتن یاہو کو اسرائیلی گلی عوامی حلقوں خصوصاً قیدیوں کے اہل خانہ کی جانب سے حماس کے ساتھ تبادلے کا معاہدہ کرنے اور غزہ کی پٹی سے باقی قیدیوں کو زندہ نکالنے کے لیے دباؤ کا سامنا ہے۔

اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں غزہ کا شمال "قبرستان کی ماہیت" اختیار کر چکا ہے: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ، 9 نومبر (یو این آئی) اقوام متحدہ کی مشرق قریب ریلیف اینڈ ورک ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین کے سینیئر کمیونیکیشن آفیسر نے کہا کہ اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں غزہ کا شمال "قبرستان کی ماہیت" اختیار کر چکا ہے۔واٹریج نے ایکس سوشل پر شمالی غزہ میں ہونے والی تباہ کاریوں کا مشاہدہ کرانے والی ایک مختصر ویڈیو شیئر کی۔ویڈیو میں سڑک کنارے حملوں کی وجہ سے زمین بوس ہو کر ملبے کا ڈھیر بننے والے رہائشی علاقوں کو دکھایا گیا ہے۔پیغام میں واٹریج نے کہا "کہ غزہ کے شمال میں تباہیاں کہاں سے شروع ہوتی ہے اور کہاں ختم ہوتی ہے۔" کو بیان کر سکنے کا کوئی طریقہ کار موجود نہیں۔شہر میں تباہی کی سطح کے بارے میں واٹریج نے کہا، "اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ غزہ شہر میں کس سمت سے داخل ہوں، گھر، ہسپتال، اسکول، صحت کے مراکز، مساجد، اپارٹمنٹس، ریستوران - یہ سب تباہ ہو چکے ہیں، اب یہ سب قبرستان بن چکا ہے۔" اقوام متحدہ کے حقوق انسانی امور کے دفتر نے نومبر 2023 اور اپریل 2024 کے درمیان غزہ میں جنگی جرائم کی عکاسی کرنے والی عام شہریوں کے قتل اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزیوں کے بارے میں اپنی رپورٹ جاری کی ہے۔دفتر نے غزہ، جو قاتل اسرائیل کے شدید حملوں کی زد میں ہے، میں ہلاک ہونے والوں کا تقریباً 70 فیصد خواتین اور بچے ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے غزہ میں ہونے والی خوفناک خلاف ورزیوں اور ممکنہ وحشیانہ جرائم کے لیے "احتساب" کا مطالبہ کیا ہے۔7 اکتوبر سے غزہ کی پٹی پر اسرائیل کے حملوں میں تقریباً 17 ہزار 210 بچے اور 11 ہزار 742 خواتین سمیت 43 ہزار 508 فلسطینی جاں بحق اور ایک لاکھ 2 ہزار 684 افراد زخمی ہوئے ہیں۔

شمالی کوریا نے جی پی ایس سگنل جام کردیے

ہوائی اور بحری جہازوں کو مشکلات

سیول، 9 نومبر (یو این آئی) جنوبی کوریا کی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ شمالی کوریا نے جمعہ اور ہفتہ کو جی پی ایس جام کر کے حملے کیے جس کی وجہ سے جنوبی کوریا میں کئی بحری جہازوں اور درجنوں سویلین ہوائی جہازوں کو کام میں مشکلات کا سامنا ہے۔خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کے مطابق جام کرنے کے الزامات شمالی کوریا کے تجربے کے تقریباً ایک ہفتے بعد سامنے آئے ہیں جس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ یہ اس کا سب سے جدید اور طاقتور ٹھوس ایندھن والا ICBM میزائل ہے۔جنوبی کوریا نے جمعے کو طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لیے سمندر میں اپنا بیلسٹک میزائل داغا جس کا مقصد شمالی کوریا کی کسی بھی اشتعال انگیزی کا جواب دینے کے حوالے سے اپنے عزم کو ظاہر کرنا تھا۔جنوبی کوریا کے جوائنٹ چیفس آف اسٹاف نے ہفتے کے روز ایک بیان میں کہا کہ شمالی کوریا نے کل اور آج ہیجو اور کیسونگ میں جی پی ایس جیمنگ کی اشتعال انگیزی کی جس کی وجہ سے کئی جہازوں اور درجنوں سویلین ہوائی جہازوں کو 'کچھ آپریشنل رکاوٹوں' کا سامنا ہے۔فوج نے زرد سمندر میں موجود بحری اور ہوائی جہازوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ ایسے حملوں سے ہوشیار رہیں۔انہوں نے بیان میں کہا کہ ہم شمالی کوریا پر زور دیتے ہیں کہ وہ اپنی جی پی ایس اشتعال انگیزی کو فوری طور پر بند کرے اور خبردار کیا کہ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل کے لیے اسے ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔دونوں کوریاؤں کے درمیان تعلقات گزرے سالوں کی بدترین سطح پر ہیں جہاں شمالی کوریا اقوام متحدہ کی پابندیوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بیلسٹک میزائلوں کی بوچھاڑ کر رہا ہے۔جنوبی کوریا کی فوج نے کہا کہ شمالی کوریا نے مئی میں بھی جی پی ایس سگنلز کو جام کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے اس وقت بیان میں کہا تھا کہ اس سے جنوبی کوریا کی کسی فوجی کارروائی میں خلل نہیں پڑا۔جمعہ کو جنوبی کوریا نے مغربی سمندر میں سطح سے زمین تک مار کرنے والے ایک مختصر فاصلے تک مار کرنے والا ہیونمو میزائل فائر کیا، جس کے بارے میں فوج کا کہنا تھا کہ یہ شمالی کوریا کے کسی بھی خطرے کا جواب دینے کے لیے سیئول کے مضبوط عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ اس طرح کے جیمنگ حملے دوسرے واقعات کا باعث بن سکتے ہیں جو جزیرہ نما کوریا میں کشیدگی کو بڑھا سکتے ہیں۔سیئول میں یونیورسٹی آف نارتھ کورین اسٹڈیز کے صدر یانگ موجن نے اے ایف پی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ آیا یہ دنیا کی توجہ فوج کی تعیناتی سے ہٹانے، جنوب میں رہنے والوں میں نفسیاتی عدم تحفظ پیدا کرنے یا جمعہ کی مشقوں کا جواب دینے کی کوئی کوشش ہے۔ان کا کہنا تھا کہ تاہم جی پی ایس جیمنگ حملوں سے ہوائی جہاز کے ممکنہ حادثات سمیت سنگین واقعات کا حقیقی خطرہ موجود ہے۔

نیدرلینڈز میں اسرائیلی شہری آپے سے باہر ہوگئے

ایمسٹرڈم، 9 نومبر (یو این آئی) نیدرلینڈز کے دارالحکومت ایمسٹرڈیم میں اسرائیلی شہری آپے سے باہر ہوگئے جس کے بعد 62 افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔نیدرلینڈز کے دارالحکومت ایمسٹرڈیم میں اس تصادم کے بعد ایمرجنسی نافذ کردی گئی، ایمسٹرڈیم میں فٹبال میچ کے بعد تل ابیب کے حامیوں اور اسٹیڈیم کے باہر مظاہرہ کرنے والے فلسطینی مظاہرین میں تصادم ہوا۔اسرائیلی شہریوں نے فلسطین کے حق میں نکالی جانے والی ریلی کے شرکاء پر حملہ کردیا جس کے نتیجے میں دس سے زائد افراد زخمی ہوئے اور پولیس نے متعدد افراد کو گرفتار کر لیا۔رپورٹ کے مطابق فٹبال میچ سے قبل اسرائیلی تماشائیوں نے فلسطینی پرچم کی بے حرمتی کی اور عرب مخالف اور غزہ کے بچوں کے خلاف نفرت انگیز نعرے لگائے جس کے نتیجے میں تصادم شروع ہوا۔میچ سے قبل اسپین میں سیلاب میں مرنے والوں کے لیے ایک منٹ کی خاموشی پر بھی اسرائیلی تماشائی شور مچاتے رہے اور عرب مخالف نعرے لگاتے رہے۔

ٹرمپ کے متنازع احکامات پر کیا ردعمل دینا ہے پینٹاگون کے عہدیداروں کا مشورہ

واشنگٹن، 9 نومبر (یو این آئی) امریکی وزارت دفاع پینٹاگون کے عہدیداران میں اس معاملے پر غیر رسمی تبادلہ ہوا ہے کہ اگر نو منتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ کوئی متنازع حکم جاری کرتے ہیں تو کس طرح کا ردعمل دینا ہے۔امریکی نشریاتی ادارے سی این این کی رپورٹ کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے اس ارادے کا اظہار کیا تھا کہ وہ فعال فورسز کو مقامی قوانین کی پاسداری اور بڑے پیمانے پر لوگوں کو ملک بدر کرنے کے لیے استعمال کریں گے اور انہوں نے یہ اشارہ بھی دیا تھا کہ وہ وفاقی حکومت میں وفاداروں کی فراوانی سے امریکی اسٹیبلشمنٹ سے کرپٹ عناصر کا صفایا کریں گے۔سی این این کی رپورٹ کے مطابق پہلے دور صدارت میں ٹرمپ کے اعلیٰ ملٹری آفیشلز سے تعلقات اچھے نہیں رہے تھے اور جنرل ریٹائرڈ مارک ملے جو اس وقت چیئرمین جوائنٹ چیفس آف اسٹاف تھے، نے ڈونلڈ ٹرمپ کی جوہری ہتھیار استعمال کرنے کی طاقت کو محدود کر دیا تھا جبکہ ڈونلڈ ٹرمپ امریکی آرمی جنرلز کو کمزور اور بیکار لیڈرز قرار دیتے رہے ہیں۔امریکی وزارت دفاع کے حکام پینٹاگون کی اوور ہالنگ کی تیاریوں کے ساتھ اب مختلف قسم کی صورتحال پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔اس حوالے سے امریکی وزارت دفاع کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ ہم بدترین قسم کی صورتحال کا سامنا کرنے کی تیاری کر رہے ہیں تاہم ابھی ہمیں نہیں معلوم کہ ہم نے یہ کیسے کرنا ہے۔ایک اور ڈیفنس آفیشل کا کہنا ہے کہ فوجی، قانون کے تحت مجبور ہیں کہ وہ غیر قانونی احکامات کو ماننے سے انکار کر دیں، لیکن اہم سوال یہ ہے کہ یہ کس طرح سے ہوگا، کیا ہم سینئر ملٹری لیڈرشپ کے استعفے دیکھیں گے یا پھر وہ اپنے لوگوں کو چھوڑ دیں گے۔ٹرمپ کے گزشتہ دور حکومت میں وزارت دفاع سے تعلق رکھنے والے ایک سابق عہدیدار کا کہنا ہے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ ٹرمپ کسے پینٹاگون کا چیف مقرر کریں گے تاہم حکام پرامید ہیں کہ ڈونلڈ ٹرمپ ملٹری انتظامیہ سے مخالفانہ رویہ اختیار کرنے سے گریز کریں گے۔

اقوام متحدہ کی نئی رپورٹ میں موسمیاتی فنانسنگ میں فوری اضافے کا مطالبہ

جینوا (ایجنسی)۔ایک نئی رپورٹ میں خطرے سے دوچار ممالک کو مستقبل کی آفات سے نمٹنے کے لیے بہتر تیاری میں مدد کے لیے موسمیاتی فنانسنگ میں اضافے کی فوری ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ڈان اخبار میں شائع خبر کے مطابق اقوام متحدہ کے ماحولیاتی پروگرام (یو این ای پی) کی طرف سے جاری رپورٹ میں موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے نمٹنے کے لیے اس دہائی میں تبدیلیوں کے لیے کی جانے والی کوششوں کو نمایاں طور پر بڑھانے پر زور دیا گیا ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان تبدیلیوں کے لیے کی جانے والی کوششوں کے متعلق حکمت عملیاں مالی ضروریات اور موجودہ صورتحال کے درمیان 'بڑے فرق' کی وجہ سے رکاوٹ بن رہی ہیں۔رپورٹ میں اقوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ 11 نومبر کو باکو میں شروع ہونے والے کوپ 19 میں موسمیاتی فنانسنگ کے لیے اپنے عزم کا عہد کریں۔رپورٹ میں نہ صرف مزید مالی اعانت بلکہ سرمایہ کاری کے لیے اسٹریٹجک نقطہ نظر' کا بھی مطالبہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ چیلنج کے پیمانے کو دیکھتے ہوئے، کوششوں کے حوالے سے مالیاتی فرق کو کم کرنے کے لیے اضافی مالی وسائل کو متحرک کرنے کے لیے اختراعی طریقوں کی بھی ضرورت ہوگی۔یو این ای پی کی رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ترقی پذیر ممالک کے لیے بین الاقوامی عوامی کوششوں کی مالی اعانت 2021 میں 22 ارب ڈالر سے بڑھ کر 2022 میں 28 ارب ڈالر ہوگئی جو پیرس معاہدے کے بعد سال بہ سال سب سے بڑا مطلق اور متعلقہ اضافہ تھا۔رپورٹ کے مطابق یہ گلاسگو آب و ہوا کے معاہدے کی طرف پیش رفت کی عکاسی کرتا ہے، جس نے ترقی یافتہ ممالک پر زور دیا تھا کہ وہ 2025 تک تقریباً 19 ارب ڈالر (2019 کی سطح) سے ترقی پذیر ممالک کے لیے ان کوششوں کے لیے فنانسنگ کو کم از کم دوگنا کریں۔تاہم، گلاسگو کلائمیٹ پیکٹ کے ہدف کو حاصل کرنے سے بھی صرف ان کوششوں کے مالیاتی فرق کو کم کیا جائے گا۔جس کا تخمینہ 187 سے 359 ارب ڈالر سالانہ یعنی تقریباً 5 فیصد ہے۔رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ترقی پذیر ممالک جو موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے نقصانات کا سامنا کر رہے ہیں پہلے ہی قرضوں کے بڑھتے ہوئے بوجھ کی وجہ سے جدوجہد کر رہے ہیں۔

نیواڈا سے منتخب ریاستی اسمبلی کی رکن حنادی ندیم

واشنگٹن، 9 نومبر (یو این آئی) حنادی ندیم امریکا کے عام انتخابات میں نیواڈا سے ریاستی اسمبلی کی رکن بننے میں کامیاب ہوگئیں۔امریکن پاکستانی حنادی ندیم نے یہ الیکشن ڈیموکریٹک پارٹی کے ٹکٹ پر لڑا۔صدارتی الیکشن میں پانسہ پلٹنے والی ریاستوں میں سے ایک سمجھی جانے والی اس ریاست کی اسمبلی نشست کیلئے ان کا مقابلہ ری پبلکن حریف برینڈن ڈیوس سے تھا۔ڈسٹرکٹ 34 کی نمائندگی جیتنے کیلئے ہوئے انتخابات میں انہیں 15 ہزار 617 ووٹ ملے جو کہ 52 اعشاریہ 9 فیصد ہیں۔سخت مقابلے میں ان کے حریف برینڈن ڈیوس 13 ہزار 904 ووٹ لے پائے جو کہ تقریباً 47 اعشاریہ ایک فیصد ہیں۔نیواڈا کے اس ڈسٹرکٹ میں کانٹے کا مقابلہ ہونے کی بنیادی وجوہات میں سے ایک یہ بھی تھی کہ یہ نشست الیکشن سے پہلے ہی خالی ہوگئی تھی۔قسمت کی دیوی حنادی ندیم پر پہلے ہی سے مہربان تھی کیونکہ ڈیموکریٹک پارٹی کا کوئی بھی شخص یہ ٹکٹ لینے کیلئے ان کے مقابلے میں اترا ہی نہیں تھا۔وہ پارٹی کی بلا مقابلہ امیدوار بنیں جس کی وجہ سے پوری پارٹی نے ان کا بھرپور ساتھ دیا۔حنادی ندیم انٹرپرینیور رہیں اور ہیلتھ کیئر کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔وہ مشہور فلاحی تنظیم اپنا الائنس سے بھی وابستہ رہی ہیں، پاکستان اور امریکا دونوں میں خواتین اور بچوں کیلئے ہیلتھ کیئر سے متعلق سماجی خدمات ادا کرتی رہی ہیں۔حنادی ندیم کا تعلق پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے ہے۔شوہر سمیت ان کے گھرانے کے کئی افراد فزیشنز ہیں۔اسی لیے وہ تعلیم اور صحت پر خصوصی توجہ دیتی رہی ہیں۔جیو سے گفتگو کرتے ہوئے حنادی ندیم نے کہا کہ وہ گن وائلنس روکنے، پبلک سیفٹی، ہاؤسنگ اور رینٹل مسائل حل کرنے، ملازمتیں پیدا کرنے، معیشت کی بہتری، ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے، تولیدی حقوق، تعلیم اور ہیلتھ کیئر کیلئے خدمات انجام دینے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔

امریکی مسلمان اور عرب ووٹرز کے ڈیموکریٹک پارٹی سے منہ موڑنے کی وجہ

واشنگٹن، 9 نومبر (یو این آئی) امریکہ کی سب سے بڑی مسلم شہری حقوق اور وکالت کی تنظیم کونسل آن امریکن اسلامک ریلیشنز (کیئر) کا کہنا ہے کہ 2024 کے صدارتی انتخابات میں امریکی مسلمان اور عرب ووٹرز نے تاریخی تبدیلی کا مظاہرہ کیا۔کیئر کے ایگزٹ پول کے مطابق مسلمان اور عرب ووٹرز نے ڈیموکریٹک پارٹی کے بجائے دیگر امیدواروں یا ڈونلڈ ٹرمپ کی حمایت کی، نصف سے بھی کم مسلم ووٹرز نے نائب صدر کملا ہیرس کو ووٹ دیا جبکہ باقی ووٹرز نے تیسرے فریق یا ٹرمپ کو ترجیح دی۔کیئر کے ڈائریکٹر برائے حکومتی امور رابرٹ مکاؤ کا کہنا ہے کہ "گزشتہ 20 سال میں پہلی بار مسلم کمیونٹی تین امیدواروں میں منقسم ہوئی ہے۔امریکی مسلمان اور عرب ووٹرز کے ڈیموکریٹک پارٹی سے منہ موڑنے کی اہم وجہ غزہ پالیسی کو قرار دیتے ہوئے کیئر کے قومی ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے کہا کہ کملا ہیرس نے غزہ پر جنگ بندی اور اسرائیل کو ہتھیاروں کی فراہمی معطل کرنے کی عوامی حمایت کو نظر انداز کیا، انہوں نے صرف ایک ہمدردانہ لہجہ اپنایا جبکہ صدر بائیڈن کی پالیسی پر قائم رہیں۔

لاہور: گرین ٹاؤن میں مبینہ پولیس مقابلہ، 4 ڈاکو ہلاک، خاتون ساتھی زخمی

لاہور، 9 نومبر (یو این آئی) گرین ٹاؤن میں مبینہ پولیس مقابلے میں 4 ڈاکو ہلاک ہوگئے اور ان کی خاتون ساتھی زخمی ہوئی ہیں جب کہ جوابی حملے میں ایس ایچ او سمیت 2 پولیس اہلکار زخمی بھی زخمی ہوگئے۔ڈان نیوز کے مطابق ترجمان پنجاب پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ پولیس مقابلے میں مارے جانے والے ڈاکو سنگین وارداتوں میں ملوث تھے اور وہ بینکوں کے باہر شہریوں سے واردات کرتے تھے۔ترجمان پولیس نے کہا کہ ہلاک ڈاکوؤں کے 3 ساتھی فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے جب کہ ہلاک ڈاکوؤں کے گینگ لیڈر کی شناخت رضوان اکبر کے نام سے ہوئی ہے۔ہلاک ہونے والے ڈاکوؤں کی شناخت کرلی گئی جن میں علی رضا، زین اور علی بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہیں، ڈاکوؤں کی لاشیں ریسکیو ایمبولینسز کے ذریعے منتقل کی گئیں۔پولیس حکام کا کہنا تھا کہ ملزمان نے چند روز قبل انڈسٹریل اسٹیٹ میں بینک سے رقم لیکر جانے والے کار سوار کو روکا اور لوٹ لیا، واردات کی کلوز سرکٹ فوٹیج بھی سامنے آگئی ہے، ڈاکوؤں نے پولیس پر حملے کے دوران کلاشنکوف کا استعمال کیا۔دوسری جانب، پولیس کی ریکی اور زخمی خاتون اقرا کی نقل و حرکت کی کلوز سرکٹ فوٹیج سامنے آگئی۔پولیس ذرائع نے بتایا کہ گزشتہ رات 7 بج کر 52 منٹ پر ڈاکوؤں کی مبینہ ساتھی اقرا گھر سے باہر نکلی، خاتون کو گلی کے باہر لگے کیمرے سے ٹریک کیا گیا، خاتون معمول کا سامان لینے گلی سے باہر مین بازار تک آئی۔

اسکالرشپ سے او بی سی طلبہ کا مستقبل بہتر ہوگا

25 فروری 2025 تک تمام اہل طلباء میں وظائف تقسیم کیے جائیں گے

لکھنؤ: 08 نومبر۔یوگی حکومت نے تعلیم کے میدان میں اہم قدم اٹھائے ہیں۔حکومت نے مالی سال 2024-25 کے لیے دیگر پسماندہ طبقے (او بی سی) کے طلبہ کے لیے پورواِ دشم اور پوسٹ دشم اسکالرشپ اسکیموں کو شیڈول کرنے کا دوسرا مرحلہ شروع کیا ہے۔اس اسکیم کا مقصد تعلیمی میدان میں پسماندہ طبقے کے طلباء کی حوصلہ افزائی کرنا اور ان کے مالی بوجھ کو کم کرنا ہے۔پسماندہ طبقے کی بہبود اور معذور افراد کو بااختیار بنانے کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) نریندر کشیپ نے کہا کہ اسکالرشپ اسکیموں کا دوسرا مرحلہ ریاست میں کلاس 9 سے 12 اور دیگر اعلیٰ کلاسوں کے طلباء کے لیے جاری کیا گیا ہے۔اس کے تحت طلباء کے لیے آن لائن درخواست دینے اور جلد از جلد مالی امداد فراہم کرنے کا طریقہ کار طے کیا گیا ہے۔اس اقدام کا مقصد ریاست کے او بی سی طلباء کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دینا ہے، تاکہ وہ مالی رکاوٹوں کے بغیر اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔ڈائریکٹر پسماندہ طبقے کی بہبود، ڈاکٹر وندنا ورما نے بتایا کہ اسکالرشپ اسکیموں کے لیے درخواست کے عمل کو مکمل طور پر ڈیجیٹل کیا گیا ہے، اس طرح شفافیت اور فوری تقسیم کو یقینی بنایا گیا ہے۔ OBC طلباء کو Jijcheruddhebivsanteepchanc پورٹل پر آن لائن درخواست دینا ہوگی۔دوسرے مرحلے کے ٹائم ٹیبل کے مطابق 31 دسمبر 2024 تک تمام تعلیمی اداروں کو ماسٹر ڈیٹا میں شامل کر لیا جائے گا۔اس کے بعد 5 جنوری 2025 تک یونیورسٹی، الحاق کرنے والی ایجنسیوں اور ڈسٹرکٹ سکول انسپکٹرز کے ذریعے فیس وغیرہ کی تصدیق مکمل کر لی جائے گی۔اس اسکیم کے تحت، کلاس 9-10 کے طلباء کے لئے پورواِ دشم اسکالرشپ اور کلاس 11-12 کے طلباء کے لئے پوسٹ دشم اسکالرشپ کے لئے 15 جنوری 2025 تک درخواستیں دی جاسکتی ہیں۔اس کے بعد تعلیمی اداروں کو 18 جنوری 2025 تک طلباء کی درخواستوں کی تصدیق اور ان پر کارروائی کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔اس پورے عمل کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ طلباء کو وقت پر مالی امداد ملے اور ان کی پڑھائی میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ریاستی حکومت نے اس بات کو بھی یقینی بنایا ہے کہ اسکالرشپ کی رقم براہ راست بینیفٹ ٹرانسفر (DBT) کے ذریعے طلباء کے بینک کھاتوں میں بھیجی جائے۔اسکالرشپ کی رقم 25 فروری 2025 تک PFMS (پبلک فنانشل مینجمنٹ سسٹم) کے ذریعے تمام اہل طلباء میں تقسیم کی جائے گی۔یہ تیز رفتار عمل ریاست میں تعلیم کی سطح کو مزید بہتر بنانے میں اہم پیش رفت کا باعث بنے گا۔ریاستی حکومت تعلیمی میدان میں بہتری کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔پسماندہ طبقے کے طلبہ کے لیے اس اسکالرشپ اسکیم کا مقصد نہ صرف ان کی مالی مدد کرنا ہے بلکہ انھیں معاشرے کے مرکزی دھارے میں لانا اور انھیں اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کرنا ہے۔یہ اسکیم ریاست کے پسماندہ طبقے کے طلبہ کو خود انحصار اور بااختیار بنانے کی سمت میں ایک بڑا قدم ہے۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں اتر پردیش حکومت کا یہ اقدام ریاست کے نوجوانوں کے مستقبل کو روشن کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔اس اسکیم سے لاکھوں طلبہ کو فائدہ پہنچے گا اور ان کے لیے تعلیم کا راستہ مزید قابل رسائی بنایا جائے گا۔

منریگا کے تحت مزدوروں کو مسلسل روزگار بھی مل رہا ہے: کیشو پرساد

لکھنؤ: 08 نومبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور ہدایت پر اتر پردیش میں کھیلوں کو فروغ دینے کے لیے دیہی علاقوں میں کھیلوں کے میدان بنائے جا رہے ہیں۔اس کی وجہ سے نہ صرف دیہاتوں میں نئے ہنر ابھر رہے ہیں بلکہ منریگا کے تحت ان میدانوں کی تعمیر سے مزدوروں کو مسلسل روزگار بھی مل رہا ہے۔اس اقدام کا مقصد گاؤں کی بہتر صحت اور مجموعی کمیونٹی کی ترقی کے لیے اسکول کے طلبہ اور گاؤں کے دیگر اراکین میں کھیلوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔محکمہ دیہی ترقی کے تیار کردہ ایکشن پلان کے مطابق کھیلوں کے میدان تعمیر کیے جا رہے ہیں۔گزشتہ برسوں سے ریاست میں مسلسل کھیلوں کے میدان تعمیر کیے جا رہے ہیں۔اگر ہم موجودہ مالی سال 2024-25 کی بات کریں تو اس سال 2700 سے زائد کھیل کے میدان تعمیر کیے گئے ہیں جبکہ 15 ہزار سے زیادہ اچھی حالت میں ہیں۔محکمہ دیہی ترقی سے موصولہ اطلاعات کے مطابق 2017-18 سے اب تک 18 ہزار سے زیادہ کھیل کے میدان بنائے جا چکے ہیں۔اگر ہم سال وار بات کریں تو سال 2017-18 میں 375، سال 2018-19 میں 370، سال 2019-20 میں 708، سال 2020-21 میں 1706، سال 2021-22 میں 2288، سال 2022-23 میں 4893، سال 2023-24 میں 5015 اور موجودہ مالی سال 2024-25 میں اب تک 2703 کھیل کے میدان مکمل ہو چکے ہیں۔کھیلوں کے میدان سے جسمانی فٹنس کی مشق کی جائے گی۔رننگ ٹریکس کی تعمیر کے ساتھ، نوجوان اپنے گاؤں میں رہ کر فوج، پیرا ملٹری فورس، پولیس، سی آر پی ایف وغیرہ کے لیے تیاری کر رہے ہیں۔کھیلوں کے میدان کی تعمیر سے گاؤں کے نوجوانوں کو میدان میں بھاگنے اور جسمانی ورزش کرنے میں مدد مل رہی ہے۔مقابلہ کرنے والے طلباء کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ان کی جسمانی استعداد بھی بڑھ رہی ہے۔دیہی علاقوں میں کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر اور اپ گریڈنگ کے لیے حکومت کا عزم نہ صرف کھلاڑیوں کو بااختیار بنا رہا ہے بلکہ شہری اور دیہی تقسیم کو ختم کرتے ہوئے کمیونٹیز کی فلاح و بہبود کو بھی فروغ دے رہا ہے۔دیہی علاقوں میں کھیلوں کے میدانوں کی ترقی سے نوجوانوں میں کھیلوں کی طرف راغب بڑھ رہا ہے۔کھیلوں کے ذریعے نوجوانوں کی جسمانی استعداد بھی بہتر ہو رہی ہے۔کھیلوں کے میدانوں کی ترقی سے گاؤں کا مستقبل روشن ہو رہا ہے جو کہ اس میدان میں باصلاحیت ہیں اور دیہات میں سہولیات کی کمی کی وجہ سے ان کا ٹیلنٹ پروان نہیں چڑھ سکا کھیلوں کے میدانوں سے نوجوانوں کے اندر ٹیلنٹ میں نکھار آ رہا ہے اور وہ آگے بڑھ کر مختلف کھیلوں میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر کے اپنے گاؤں، ضلع، ریاست اور ملک کا نام روشن کریں گے۔گرام پنچایت سطح پر کھیلوں کے میدانوں کی تعمیر حکومت کی مہتواکانکشی اسکیم منریگا اور گرام ندھی کے کنورژن کے ذریعے کی جا رہی ہے۔دیہی علاقوں میں منریگا کے تحت ان میدانوں کی تعمیر کی وجہ سے مزدوروں کو مسلسل روزگار بھی مل رہا ہے۔کمشنر دیہی ترقیات محکمہ جناب جی ایس پریہ درشی نے کہا کہ کھیلوں کے میدان کے تعمیراتی کام میں منریگا کے مزدوروں سے کام لیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے مزدوروں کو مسلسل روزگار مل رہا ہے جس سے ان کی روزی روٹی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

بزمِ نور کے تحت غوث نگر میں ماہانہ مشاعرہ

لکھنؤ ۹ نومبر: بزم نور کے تحت ماہانہ مشاعرہ حاجی امتیاز علی راز بھارتی کے دولت کدے واقع غوث نگر نزد رکاب گنج لکھنؤ میں منعقد ہوا۔صدارت کہنہ مشق شاعر رحمت لکھنوی نے کی جبکہ نظامت کے فرائض سلیم تابش نے انجام دیے۔مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے حیدر علوی اور زبیر انصاری شریکِ محفل رہے۔پروگرام کا آغاز حاجی ایجاز علی راز بھارتی نے کیا۔پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

تغیراتِ زمانہ کے بعد بھی رحمتؔ
زبان و فن میں نمایاں ہے لکھنؤ اب تک
(رحمت لکھنوی)

یہ دل ہمارا تو ملتا ہے چند لوگوں سے
مگر یہ ہاتھ سبھی سے ملانا پڑتا ہے
(حیدر علوی)

رزق کے سارے فرشتے صبح صادق ہی گئے
دیر تک سونا مجھے تحفے میں غربت دے گیا
(زبیر انصاری)

خراشیں وقت نے اتنی لگائیں میرے چہرے پر
مرے اپنوں سے میری شکل پہچانی نہیں جاتی
(راز بھارتی)

ہزار رنجشیں آپس میں ہوں مگر فیصل
شعور کہتا ہے باقی دعا سلام رہے
(اسلام فیصل)

نظر میں اہلِ نظر کی جو مستند ہی نہیں
سند میں ان کا کوئی اقتباس مت رکھنا
(یقین فیض آبادی)

کسمسا کے رہ گئے وہ کچھ نہ کر پائے ضیاء
اہلِ دانش پھنس گئے جب چند ہشیاروں کے بیچ
(ضیاء تقوی)

داغ عصیاں کے دھلے جاتے ہیں رفتہ رفتہ
کس کا دامن شب تنہائی میں نم ہوتا ہے
(سلیم تابش)

یہ آج کے بیٹوں کا ذرا حال تو دیکھو
انا کے نہیں ساس کے پلو سے بندھے ہیں
(کمال ادیب)

حق بات کیا زباں پہ مری آگئی جناب
ناراض مجھ سے ہو کے گھرانا چلا گیا
(رضا صفی پوری)

اب نہیں ہے کمائی میں برکت
ہم کما کیں ادھر، اُدھر غائب
(راجیش راج)

ان کے علاوہ محمد یوسف نے اپنا کلام پیش کیا۔اس موقع محمد شمشاد، محمد ریحان، محمد رضوان، محمد حلیم، شہاب الدین، عبدالحلیم نے شرکت کی۔

عباس رضا کے چالیسویں کی مجلس آج

لکھنؤ۔ ٹھاکر گنج مفتی گنج جعفریہ کالونی پارک میں آج اتوار کو سید عباس رضا رضوی مرحوم کی چالیسویں کی مجلس برپا کی جا رہی ہے۔مجلس کو مولانا سید کلب جواد نقوی خطاب فرمائیں گے۔مجلس ٹھیک ساڑھے بارہ بجے تلاوت کلام پاک سے شروع ہوگی۔واضح رہے کہ مفتی گنج جعفریہ کالونی رسول پور ہاؤس باشندہ مرحوم عباس رضا بے حد نیک اور نمازی پرہیزگار اور غریب پرور معرف شخصیت تھے۔

پریاگ راج حادثہ: سڑک حادثے میں زخمی جوڑے کی گئی جان

حادثے میں مرنے والوں کی تعداد ہوئی تین

پریاگ راج: 9 نومبر (پی این ایس) ایودھیا سے درشن کر کے لوٹتے وقت سڑک حادثے کا شکار ہونے والے جوڑے کی بھی علاج کے دوران موت ہوگئی۔وہ ایک پرائیویٹ ہسپتال میں زیر علاج تھے۔حادثے میں دس سالہ لڑکا موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا تھا۔یہ حادثہ جمعہ کی صبح منو آئما تھانہ علاقہ کے جوگا پور گالہ دھاٹ کے قریب پیش آیا۔جوڑے کی موت کے بعد حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد تین ہو گئی ہے۔مدھیہ پردیش کے ریوا گلہ منڈی گووند گڑھ کے رہنے والے شیلیندر کمار گپتا اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں کے ساتھ دو کاروں میں ایودھیا درشن کرنے گئے تھے۔واپسی کے دوران، صبح تقریباً 3 بجے، کار منو آئما علاقے میں جوگا پور گالہ دھاٹ کے قریب پیچھے سے ترچھے کھڑے ٹرکوں سے ٹکرا گئی۔حادثے میں کار کو بری طرح نقصان پہنچا۔

اردو زبان دنیا کی اہم ترین اور خوبصورت زبانوں میں سے ایک ہے: اجمل حسین صابری

لکھنؤ: مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ حق پلازہ ابرار نگر لکھنؤ میں عالمی یوم اردو کے موقع پر پروگرام منعقد کیا گیا جس میں خطاب کرتے ہوئے مولانا اجمل حسین استاذ ادارہ نے کہا کہ اردو زبان دنیا کی اہم ترین اور خوبصورت زبانوں میں سے ایک ہے جس کی تاریخ کئی صدیوں پر محیط ہے۔اردو کا شمار نہ صرف برصغیر کی زبانوں میں ہوتا ہے بلکہ یہ دنیا کے مختلف حصوں میں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔عالمی یوم اردو 9 نومبر کو منایا جاتا ہے کیونکہ اس دن معروف اردو شاعر علامہ اقبال کی یوم پیدائش ہے، جو نہ صرف اردو کے عظیم شاعر تھے بلکہ انہوں نے اردو زبان کو دنیا بھر میں متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔علامہ اقبال کا کلام اردو ادب کا قیمتی اثاثہ ہے اور ان کی شاعری نے نہ صرف اردو زبان کو عالمی سطح پر متعارف کرایا بلکہ اسے ایک فکری اور ثقافتی زبان کے طور پر دنیا بھر میں عزت دی۔اردو کی اہمیت اس بات میں بھی پوشیدہ ہے کہ یہ دنیا کے مختلف خطوں میں رابطہ کی زبان بن چکی ہے۔خاص طور پر جنوبی ایشیا میں اردو کو ایک پُل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جہاں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں، لیکن اردو ان تمام زبانوں کا مشترکہ ذریعہ بن کر لوگوں کے درمیان بات چیت کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ تلاوت قرآن سے محفل کا آغاز ہوا۔حافظ محمد انس و عاشق رسول وغیرہ نے نعت پاک و اردو زبان کے متعلق نظمیں پیش کیں، اس موقع پر ادارہ کے ناظم اعلی الحاج انجینئر محبوب عالم صدیقی و منیجر ادارہ جناب شعیب عالم صدیقی اور پرنسپل ادارہ قاری شمس تبریز قادری※ قاری محمد صدیق قادری※ مولانا محمد نسیم قادری※ قاری اقبال احمد ضیائی※ مولانا محمد سہیل اشرفی※ ماسٹر عبداللہ وکثیر تعداد میں ادارہ کے اساتذہ و طلبا موجود رہے۔

ڈاکٹر خواجہ افتخار احمد کا مولانا آزاد اکادمی کے جلسہ میں قومی شعور اور نئی جہت پر کلیدی خطبہ

قومی یوم تعلیم کے موقع پر آل انڈیا کیفی اعظمی اکادمی میں جلسہ و تقسیم انعامات

لکھنؤ 9 نومبر مولانا آزاد میموریل اکادمی لکھنوء کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے پریس ریلیز کے ذریعہ مطلع کیا کہ اکادمی کی جانب سے مورخہ 11 نومبر 2024 بروز دوشنبہ دوپہر ڈھائی بجے آل انڈیا کیفی اعظمی اکادمی پیپر مل کالونی نشاط گنج لکھنؤ میں ملک کے پہلے وزیر تعلیم بھارت رتن مولانا ابوالکلام آزاد کی 136ویں یوم پیدائش (قومی یوم تعلیم) کے موقع پر ایک روزہ سیمینار ؛قومی شعور اور نئی جہت؛ کے موضوع پر کیا گیا ہے۔اس موضوع پر دہلی سے تشریف لا رہے انٹرفیتھ فاؤنڈیشن کے صدر معروف ادیب و ملی رہنماء ڈاکٹر خواجہ افتخار احمد اس موضوع پر اپنا کلیدی خطبہ پیش کریں گے۔جلسہ کے مہمان خصوصی ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر یونیورسٹی کے شعبہ تعلیم کے ڈین ڈاکٹر راج شرن شاہی و مہمان ذی وقار کی حیثیت سے جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی شعبہ اردو کے سابق صدر ڈاکٹر قاضی عبیدالرحمن ہاشمی، آل انڈیا پروفیشنل کانگریس کے صدر ڈاکٹر طارق صدیقی و ماہر قانون جناب ڈی۔ کے۔ دوبے شرکت فرمائیں گے۔ اس موقع پر اکادمی کی جانب سے مضمون نویسی مقابلہ میں شریک طلباء وطالبات کو انعامات بھی تقسیم کیے جایں گے۔ڈاکٹر ہاشمی تمام سیاسی پارٹیوں کے ذمہ داروں وسماجی کارکنوں وصوبہ کے تمام مدارس، اسکولز و اعلیٰ تعلیمی، سائنسی و تکنیکی اداروں سے اپیل کی ہے کہ مولانا آزاد جنکی تمام زندگی جدوجہد آزادی سے لیکر تادم آخر ملک کی تعمیر نو و تعلیمی نظام کے ڈھانچے کو درست کرنے میں گزری ہو، 11 نومبر کو انکی یوم پیدائش (قومی یوم تعلیم) کے موقع پر موجودہ نسل کو ملک کی تعمیر نو وملت کے بقاء وتحفظ کیلیے انکی قربانیوں و انکی خدمات کو بتایا جاے۔خراج عقیدت کے طور پر اداروں میں تعلیمی، ثقافتی، ادبی، پروگرام بھی منعقد کیے جایں۔تا کہ یوم تعلیم کو بامقصد بنایا جاسکے۔

آگرہ۔لکھنوا یکسپریس وے پر دردناک سڑک حادثہ

ٹرک سے ٹکرائی بس، 5 افراد ہلاک، 20 زخمی

آگرہ: 9 نومبر (پی این ایس) آگرہ۔لکھنوا یکسپریس وے پر جمعہ کی رات ڈرائیور کو نیند آنے سے ٹورسٹ بس کھڑے ہوئے ڈمپر سے ٹکرا گئی۔اس حادثہ میں خاتون سمیت 5 لوگوں کی موت ہو گئی جبکہ 20 زخمی ہیں۔زخمیوں کو علاج کے لیے ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔بس پر سوار لوگ متھرا سے منڈن کرا کر لکھنو لوٹ رہے تھے۔لکھنو کے محی الدین پور باشندہ سندیپ اپنے پانچ سالہ بیٹے سدھارتھ کا منڈن کرانے جمعہ کو لکھنو سے پورے کنبہ اور رشتہ داروں کے ساتھ ٹریولر بس کرایہ پر لے کر متھرا گئے تھے۔حادثہ کے وقت بس کا ڈرائیور نشے میں بتایا جاتا ہے۔جمعہ کی رات تقریباً ساڑھے دس بجے تھانہ نصیر پور علاقہ میں ایکسپریس وے پر کلومیٹر نمبر 49 کے پاس بس حادثہ کا شکار ہوئی۔بتایا جاتا ہے کہ ڈرائیور کو جھپکی آنے کے سبب بس کی کھڑے ٹرک سے شدید ٹکر ہوگئی۔اس وقت زیادہ تر مسافر سو رہے تھے۔آواز سن کر قریب کے دیہی لوگ آگئے۔حادثہ کی اطلاع ملتے ہی ایس پی دیہی اکھلیش بھدوری اور یوپیڈا کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔اس کے بعد زخمیوں کو بس سے نکال کر 108 ایمبولنس سے اسپتال بھیجنے کا کام شروع ہوا۔حادثہ میں ٹورسٹ بس میں سوار لکھنو کے محی الدین پور باشندہ سندیپ و بتانا دیوی سمیت 5 لوگوں کی موت ہوگئی۔تین لوگوں کی اب تک شناخت نہیں ہو سکی ہے۔زخمیوں کی شناخت نمیتا (42)، اوشکھا (13)، نوتنک (15)، رتنیک (12)، کارتک (9)، پرانشو (13)، سنجیون (43)، گیتا (42)، سشیل کمار (30)، چم چم (4)، ساوتری دیوی (41)، ششی دیوی (44)، ریا (16)، پونم (29)، پھول متی (40)، ساریکا (13) اور روبی (29) کے طور پر ہوئی ہے۔

حکومت نے طلب کی زیادہ بدعنوان افسران کی فہرست

لکھنو: 9 نومبر (پی این ایس) حکومت نے ریاست کے محکمہ ٹیکس کے بدعنوان اور بری امیج والے افسران کی فہرست مانگی ہے۔اس سلسلے میں پرنسپل سکریٹری اسٹیٹ ٹیکس ایم دیوراج نے جائزہ میٹنگ میں تمام زونل کمشنروں اور جوائنٹ کمشنروں کو ہدایات دی ہیں۔ہر ضلع میں موبائل ٹیم اور اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم میں سے ایک ایک کرپٹ افسر کے نام مانگے گئے ہیں۔زون وار جائزہ لیتے ہوئے، پرنسپل سکریٹری نے ریاست کے تمام ایڈیشنل کمشنر گریڈ-1 اور ایڈیشنل کمشنر گریڈ-2 کو ہدایت دی کہ وہ فوری طور پر ایس آئی بی اور موبائل ٹیم کے بدعنوان اور خراب افسران کے نام ظاہر کریں۔زون کی سطح پر بدترین کارکردگی اور خراب امیج رکھنے والے افسران کے نام بھی مانگے گئے ہیں۔کارکردگی کے حوالے سے، اس نے ایس بی آئی اور موبائل ٹیموں کے لیے معیارات بھی جاری کیے ہیں۔اس ٹیسٹ میں ناکام ہونے والے افسران کی فہرست تیار کی جائے گی۔اس میں بدترین کارکردگی والے ہر افسر کا نام حکومت کو بھجوایا جائے گا۔اس حکم سے جہاں ریاست بھر کے ریاستی ٹیکس دفاتر میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے، وہیں اس نے افسران میں تقسیم بھی پیدا کر دی ہے۔دراصل ایڈیشنل کمشنر گریڈ 1، گریڈ 2 اور جوائنٹ کمشنرز سے کرپٹ افسران کی فہرستیں مانگ کر یہ پیغام دیا گیا ہے کہ اوپر والے صاف ستھرے ہیں اور صرف ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر اور کمرشل ٹیکس افسران برے اور بدعنوان ہیں۔بدترین لفظ کو لے کر محکمہ میں تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔کارکردگی کے علاوہ لفظ خراب کے حوالے سے حکام کا کہنا ہے کہ اس کی کوئی پیمائش نہیں ہے۔ساتھ ہی بدعنوانی کے حوالے سے ان کا استدلال یہ ہے کہ جس شخص کے خلاف الزامات ہیں اس کی تحقیقات ہونی چاہیے۔تحقیقات بھی جاری ہیں۔سالانہ خفیہ رپورٹ میں بھی اس کا ذکر ہے۔بہرحال ان معیارات سے فیصلہ کیا جائے گا۔ایس آئی بی، ٹیکس جمع کرنے کی حیثیت، کیس پروفائل کا معیار۔رپورٹ بھیجنا اور اس کا معیار، عام تصویر، موبائل ٹیم، اور کتنا ٹیکس وصولی کی؟ گاڑیوں کی چیکنگ کے حوالے سے ٹیکس چوری کرنے والی گاڑیوں کی تعداد، ای وے بل اسکیننگ اور زون کی ٹیکس وصولی پر اثر، 50 ہزار روپے سے کم کے بلوں کی وصولی اور ٹیکس وصولی کا اثر، افسر کی عمومی تصویر۔ان معیارات کے علاوہ زونل افسران اپنے معیارات بھی تیار کر سکتے ہیں۔

عرفان سولنکی کی درخواست ضمانت پر ہائی کورٹ کا فیصلہ محفوظ

پریاگ راج: 9 نومبر (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے کانپور کے سابق ایس پی ایم ایل اے عرفان سولنکی اور دیگر کی درخواست ضمانت پر اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا ہے۔سولنکی ایک خاتون کا گھر جلانے کے الزام میں جیل میں بند ہیں۔ریاستی حکومت کی طرف سے بحث جمعہ کو مکمل ہوئی۔کیس کی سماعت جسٹس راجیو گپتا اور جسٹس سریندر سنگھ کی ڈویژن بنچ کر رہی ہے۔ریاستی حکومت کی طرف سے ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل منیش گوئل، گورنمنٹ ایڈوکیٹ اے کے سانڈ اور اے جی اے جے کے اپادھیائے نے اپنے اپنے دلائل پیش کیے۔اس واقعے سے متعلق ایک ایف آئی آر جاجمؤ پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی تھی اور ایم پی ایم ایل اے کی خصوصی عدالت نے سابق ایم ایل اے سولنکی سمیت پانچ لوگوں کو سات سال قید کی سزا سنائی ہے۔سزا کی وجہ سے عرفان سولنکی کی اسمبلی رکنیت کیریئر ختم ہو گئی۔سابق ایم ایل اے نے اس سزا کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی ہے اور اپیل کے زیر التوا ہونے تک ضمانت پر رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ریاستی حکومت نے سزا کو عمر قید میں تبدیل کرنے کی اپیل دائر کی ہے۔دفاع نے مدعی نذیر فاطمہ کے بیانات میں تضاد کا دعویٰ کیا ہے اور کہا کہ اسے سیاسی دشمنی کی بنا پر جھوٹے مقدمے میں پھنسایا گیا ہے۔جب کہ ریاستی حکومت نے کہا کہ عرفان واقعہ کے وقت موقعے پر موجود تھے۔آتش گیر مادہ پھینک کر آگ مزید بھڑکائی گئی جسے عینی شاہد نے بھی دیکھا۔ان لوگوں کی طویل مجرمانہ تاریخ ہے۔سابق ایم ایل اے عرفان سولنکی اس وقت مہاراج گنج جیل میں بند ہیں۔

پبلک گرلز انٹر کالج دیوبند میں یوم اردو جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا

دیوبند، 9 نومبر (ایچ ایف خان) یوم اردو اور علامہ اقبال کے یوم پیدائش کے موقع پر پبلک گرلز انٹر کالج دیوبند میں ایک تقریری مقابلہ کا انعقاد کیا گیا جس میں طالبات نے "اقبال کا شاہین" موضوع پر تقاریر پیش کیں اور علامہ اقبال کے ترانے گا کر حاضرین کا دل جیت لیا۔پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر محترمہ صالحہ اور محترمہ خالدہ نے شرکت کی اور نظامت کے فرائض مشترکہ طور پر اسکول کی سینئر ٹیچرز محترمہ زیبا اور محترمہ روبینہ نے انجام دیے۔کالج کی سرپرست صباء حسیب صدیقی کی صدارت میں منعقدہ پروگرام کا باضابطہ آغاز طالبہ عطیہ کی حمد پاک اور طالبہ رحمت کے ذریعہ یوم اردو کی مناسبت سے پیش کی گئی خوبصورت نظم کے ذریعہ ہوا۔منعقدہ پروگرام میں طالبہ حمیدہ اور عمامہ روحی نے "فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں" کے عنوان پر تقریر کی جبکہ طالبہ رحمت، طیبہ، عریشہ، عالمہ، بشریٰ، صادقہ، وجیہہ، حمیدہ، ذکرہ، آمنہ اور عطیہ نے علامہ اقبال کے ترانے گا کر ماحول خوشگوار بنا دیا۔اس موقع پر محترمہ صباء حسیب صدیقی نے طالبات کو بتایا کہ عالمی یوم اردو منانے کا آغاز 1997 میں ہوا تھا، لیکن جب اس چراغ کی روشنی دوسرے ملکوں میں پہنچی تو وہاں موجود محبان اردو نے بھی اس چراغ سے اپنے چراغ جلائے اور انہوں نے بھی اسی تاریخ کو یوم اردو منانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔آج ان تمام ملکوں میں جہاں جہاں بھی اردو والے موجود ہیں 9 نومبر کو پورے جوش و جذبے کے ساتھ اردو ڈے مناتے ہیں۔اس دوران کالج کا جملہ اسٹاف موجود تھا۔

کتاب "تاریخ ساداتِ زیدپور" کا رسم اجراء کل

مولانا عالم مہدی رضوی زیدپوری کی تالیف، ترتیب، تحقیق کردہ کتاب "تاریخ ساداتِ زیدپور" جس کے ناشر مرکز بین الملی میکروفیلم نور، نئی دہلی ہے۔کتاب کا رسم اجراء انشاء اللہ ۱۱ نومبر ۲۰۲۴ بروز پیر صبح ۱۰ بجے امامباڑہ سرکار حسینی، پورب طرف، زیدپور میں ہوگا جس میں علمائے کرام، شعرائے کرام و مومنین شرکت فرمائیں گے۔بعد تقریب رسم اجراء مولانا عالم مہدی رضوی صاحب کی ہمشیرہ و مولانا تصدیق حسین رضوی (امام جمعہ، باب العلم، دہلی) کی اہلیہ کی چھماہی کی مجلس بھی منعقد ہوگی جس کو حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا سعید الحسن نقوی صاحب خطاب فرمائیں گے۔یہ اطلاع امداد امام نے دی ہے۔

राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद्
قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان
NATIONAL COUNCIL FOR PROMOTION OF URDU LANGUAGE
Ministry of Education, Department of Higher Education,
Government of India
Farogh-e-Urdu Bhawan, FC-33/9, Institutional Area, Jasola, New Delhi-110 025
Ph.:011-49539000, Fax:49539099

Admission Notice

Diploma in "Computer Applications, Business Accounting and Multilingual DTP"- CABA-MDTP
Joint Certification by NCPUL & NIELIT Chandigarh

Important Dates for the session January, 2025

NCPUL Ministry of Education, Govt. of India

Last date for Submission of form	2nd December, 2024
Interview of candidate	4th & 5th December, 2024
Display of selected candidate list	09th December, 2024
Last date for Submission of fee	16th December, 2024
Commencement of Classes	1st January, 2025

NIELIT Chandigarh Centre Ministry of Electronics and Information Technology, Govt. of India

Course Contents:
Module I: Fundamentals of Information Technology **Module II:** Internet Technology and Web Designing **Module III:** Financial Accounting Using Tally & Personality Development **Module IV:** Emerging trends in IT **Module V:** Multilingual DTP **Module VI:** Artificial Intelligence and Machine Learning Python **Module VII:** Practical & Project Work

اہلیت: CABA-MDTP کورس میں داخلہ کے لیے امیدوار کسی بھی منظور شدہ بورڈ سے میٹرک یا اس کے مساوی امتحان پاس ہوں۔درخواست جمع کرتے وقت طلبا و طالبات کی عمر 15 سال (میٹرک) اور 17 سال (10+2) سے زیادہ لیکن 35 سال سے کم عمر ہونا ضروری ہے۔
کورس کی میعاد: کورس کی میعاد ایک سال ہے۔نشستوں کی تعداد 40 ہوگی۔
فیس: داخل شدہ طلبا/طالبات کو -/250 روپے ماہانہ فیس ادا کرنی ہوگی۔"اے کلاس" شہر کے لیے یہ رقم -/500 روپے ماہانہ ہوگی۔منظور شدہ سینٹر دوگنا فیس لینے کے مجاز ہوں گے۔

قومی اردو کونسل نے انگریزی اور ہندی میڈیم میں فاصلاتی نظام تعلیم کے ذریعے اردو کا ایک سالہ ڈپلوما کورس شروع کیا ہے۔سبھی طلبا کے لیے یہ کورس لازمی ہے۔

پراسپیکٹس کے لیے اپنے نزدیکی کمپیوٹر سینٹر سے رابطہ کریں جن کی فہرست مع تفصیل قومی اردو کونسل کے ویب سائٹ www.urducouncil.nic.in پر دیکھی جا سکتی ہے۔
(ڈائرکٹر)

مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کی بحالی کا سچ

معصوم مرادآبادی

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کی بحالی سے متعلق سپریم کورٹ کے تازہ فیصلے سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر ہے۔ یونیورسٹی میں مٹھائیاں تقسیم کی گئی ہیں اورعلیگ برادری کے ساتھ عام مسلمانوں نے بھی اس فیصلے پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ کچھ لوگ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی ادارہ ہونے کی تصدیق کرنے کے لیے تین رکنی ریگولر بنچ کی تشکیل سے تذبذب کا شکار ہیں، لیکن حالیہ فیصلے کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ سپریم کورٹ نے 1967 میں دیئے گئے اپنے ہی اس فیصلہ کو مسترد کردیا ہے جس میں مسلم یونیورسٹی کو اقلیتی ادارہ تسلیم کرنے سے انکار کیا گیا تھا۔ 1967 کے فیصلے کے بعد ہی اس مسئلہ کی طرف سب کی توجہ مبذول ہوئی تھی۔ حالانکہ 1981 میں آنجہانی وزیراعظم اندرا گاندھی نے یونیورسٹی برادری کی طویل تحریک کے دباؤ میں عدالتی فیصلے کے اثرات زائل کرنے کے لیے قانونی ترمیم کا سہارا لیا تھا، لیکن تصویر پوری طرح صاف نہیں تھی۔ یہی وجہ ہے کہ 2005 میں الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک بار پھر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار پر سوال اٹھایا اور 1967 کے فیصلے کو بنیاد بنا کر اقلیتی کردار کو ہی ختم کردیا، جسے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا، جہاں طویل سماعت کے بعد اب فیصلہ صادر کیا گیا ہے اور صورتحال بڑی حد تک واضح کردی گئی ہے۔

عدالت نے اصولی طور پر یہ تسلیم کرلیا ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اقلیتی ادارہ ہے، کیونکہ اس کی تعمیر وتشکیل میں مسلمانوں کا ہاتھ تھا۔ 1967 میں سپریم کورٹ نے اس بنیاد پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا اقلیتی کردار ختم کیا تھا کہ اس ادارے کو 1920 میں ایک مرکزی قانون (اے ایم یو ایکٹ) کے تحت تشکیل دیا گیا تھا اور ایسا کرتے وقت اس کی اقلیتی حیثیت ختم ہوگئی تھی۔ اس پر عدالت عظمیٰ کا کہنا ہے کہ کسی بھی ادارے کا اقلیتی کردار محض اس بنیاد پر ختم نہیں کیا جاسکتا کہ اسے ایک قانون کے تحت قایم کیا گیا ہے۔ اگر جانچ میں یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مسلم یونیورسٹی مسلمانوں نے قایم کی تھی تو دستور کی دفعہ 30 کے تحت اسے اقلیتی درجہ مل سکتا ہے۔ دراصل بات کو یہیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ فیصلہ صادر کرنے والی دستوری بنچ نے دراصل تین ججوں کی ریگولر بنچ کو یہی کام سونپا ہے کہ وہ اس بات کا پتہ لگائے کہ یونیورسٹی کا قیام کن لوگوں نے اور کس مقصد سے کیا تھا۔ ظاہر ہے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پاس یہ ثابت کرنے کے لیے کافی سے زیادہ ثبوت ہیں کہ یہ یونیورسٹی سرسید احمد خاں اور ان کے ساتھیوں نے مسلمانوں میں جدید تعلیم کو عام کرنے کے لیے قایم کی تھی، اس لیے قانون کی رو سے یہ اقلیتی درجہ حاصل کرنے کی سب سے زیادہ حقدار ہے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار پر رخصت پذیر چیف جسٹس نے اپنا فیصلہ اپنی مدت کار کے آخری دن سنایا ہے۔ ان کی سربراہی والی سات رکنی بنچ کے چار ججوں نے یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کے حق میں فیصلہ دیا جبکہ تین ججوں نے اس معاملے میں اختلافی نوٹ لکھا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کی بحالی کا یہ فیصلہ اس اعتبار سے اہمیت کا حامل ہے کہ موجودہ حکومت نے عدالت میں اقلیتی کردار کے خلاف حلف نامہ داخل کیا تھا۔ اسی لیے اس بات کا اندیشہ تھا کہ جب حکومت ہی اقلیتی کردار کی حامی نہیں ہے تو عدالت کیونکر اس کے حق میں فیصلہ دے گی۔ یہی وجہ ہے کہ علیگ برادری کو اس معاملے میں تشویش لاحق تھی، مگر اب جبکہ عدالت نے اقلیتی کردار کے حق میں فیصلہ صادر کردیا ہے تو خوشیاں منائی جارہی ہیں۔ یہاں اس بات کا اعتراف کرنا ہوگا کہ پچھلے سالوں میں جبکہ سپریم کورٹ میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار پر بحث ہوئی تو ممتاز وکیل راجیو دھون نے یونیورسٹی برادری کی طرف سے اس معاملے کی بلا معاوضہ پیروی کی اور اس پر دن ورات محنت کی۔ اس کے علاوہ کپل سبل نے بھی اس میں اہم کردار ادا کیا۔

سبھی جانتے ہیں کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کا مسئلہ ان سنگین مسائل میں سے ایک ہے جنھیں حل کرنے میں آزادی کے بعد ہندوستانی مسلمانوں کی سب سے زیادہ توانائی خرچ ہوئی ہے۔ اسی لیے اس مسئلہ سے انھیں ایک جذباتی لگاؤ ہے۔ سپریم کورٹ نے 1967 میں جب عزیز باشا کے مقدمہ میں اپنا فیصلہ سناتے ہوئے مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو ختم کیا تھا تو اس فیصلے کے خلاف ایک بڑی عوامی تحریک شروع ہوئی تھی۔ اس تحریک میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی طلباء برادری کے علاوہ بڑی تعداد میں اساتذہ اور بہی خواہان ملت شامل تھے۔ اسی تحریک کا نتیجہ میں ہی 1981 میں پارلیمنٹ کے ذریعہ اے ایم یو ایکٹ میں ترمیم کی گئی اور مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو بحال کیا گیا۔ یونیورسٹی برادری نے اس پر خوشیاں منائیں اور یہ سمجھا کہ معاملہ ہمیشہ کے لیے ختم ہوگیا ہے۔ لیکن 2006 میں جب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے میڈیکل کالج میں داخلوں کے اختیار کو الہ آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا تو ایک نئی صورتحال نے جنم لیا۔ ہائی کورٹ نے اے ایم یو ایکٹ میں پارلیمنٹ کی طرف سے کی گئی ترمیم کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے کہا کہ مسلم یونیورسٹی کو اقلیتی ادارہ قرار نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ اس کی اقلیتی حیثیت 1967 میں سپریم کورٹ کی طرف سے ختم کی جاچکی ہے۔

الہ آباد ہائی کورٹ کی اس رولنگ کے بعد معاملہ پھر 1967 والی پوزیشن میں آ گیا۔ ہائی کورٹ کے فیصلے کو یونیورسٹی اور اس کے بہی خواہوں نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا۔ 2019 میں یہ معاملہ سپریم کورٹ کے تین ججوں کی بنچ کے روبرو آیا اور وہاں سے اسے سات ججوں کی دستوری بنچ کے حوالے کردیا گیا۔ سپریم کورٹ کے سات ججوں کی بنچ نے اکثریت سے اپنے 1967 میں دیئے گئے فیصلے کو پلٹ دیا۔ اب عدالت نے طے کیا ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی درجہ کا تعین اس بات پر مبنی ہونا چاہئے کہ کیا اس کا قیام مسلمانوں نے کیا تھا۔ یہی جاننے کے لیے سپریم کورٹ نے اس معاملے کو ایک نئی بنچ کے حوالے کیا ہے، جس کی تشکیل نئے چیف جسٹس کریں گے۔ یہی وہ پہلو ہے جس پر لوگوں کی تشویش ابھی باقی ہے۔ دراصل سپریم کورٹ کے فیصلے کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس نے 1967 کے اپنے ہی اس فیصلے کو رد کیا ہے جس میں یونیورسٹی کو اقلیتی ادارہ تسلیم نہیں کیا گیا تھا اور اب تین رکنی بنچ اس بات کا تعین کرے گی کہ ادارہ کس نے قایم کیا تھا اور اس کے پیچھے کیا سوچ کارفرما تھی۔ یہ کام موجودہ بنچ بھی انجام دے سکتی تھی، مگر اس نے خود ایسا کرنے کی بجائے ایک نئی بنچ قایم کرنے کے بعد اسے سونپنا زیادہ مناسب سمجھا۔

اس فیصلے کا اہم پہلو یہ ہے کہ اسے غیر جانبدار قومی ذرائع ابلاغ نے اس اعتبار سے ایک مثبت فیصلہ قرار دیا ہے کہ اس معاملے میں عدالت نے جو رہنما اصول طے کئے ہیں، وہ مستقبل میں دیگر اقلیتی اداروں پر بھی نافذ ہوسکتے ہیں۔ اس سے یہ واضح ہوگا کہ کون سے تعلیمی ادارے اقلیتی ادارے ہونے کا دعویٰ کرسکتے ہیں اور انھیں کن شرائط کی پابندی کرنی ہوگی۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں یہ بھی واضح کیا ہے کہ دفعہ 30(1) سے حاصل حقوق یونیورسٹی پر بھی نافذ ہوتے ہیں۔ دراصل اقلیتی ادارے کا درجہ حاصل کرنے کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ ادارے کے قیام اور مقاصد کے پس پشت اقلیتی فرقہ کی کیا قربانیاں ہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ فرقہ نے اپنے فائدے کے لیے اسے قایم کیا ہو۔ ظاہر ہے اس معاملے میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے زیادہ روشن مثال اور کس ادارے کی ہوسکتی ہے جو مسلمانوں کی انتھک جدوجہد اور مسلسل کوششوں کا ثمرہ ہے۔ سرسید احمد خاں نے اس یونیورسٹی کو قایم کرتے وقت قوم کی ترقی اور خوشحالی کا جو حسین خواب دیکھا تھا وہ بڑی حد تک تعبیر ہوا ہے۔

☆☆☆

masoom.moradabadi@gmail.com

اودھ نامہ

خطرہ ابھی ٹلا نہیں ہے

ہندوستان کے چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ اپنے بعض اہم تاریخی فیصلوں کے سبب یاد رکھے جائیں گے۔ ان کی مدت ملازمت کے آخری کچھ دن بہت متنازع بھی ہوگئے تھے۔ لیکن انھوں نے جاتے جاتے دو ایسے فیصلے بھی کیے جس کے لئے انھیں ہندوستان کا ایک بڑا طبقہ ستائش کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے اور شاید ان کے بعض فیصلوں سے پہونچنے والے درد پر مرہم کے روپ میں دیکھ رہا ہے۔ ایک فیصلہ اتر پردیش کے مدارس کے بارے میں ان کا قابل ستائش بلکہ تاریخی فیصلہ ہے۔ جس کی کافی ستائش ہورہی ہے۔ اہم بتادیں کہ جب آپ یہ تحریر پڑھ رہے ہوں گے اسی دن ان کی مدت ملازمت کا آخری دن ہوگا یعنی دس نومبر کو ان کی مدت ملازمت کا آخری دن ہے اور ان کی جگہ پر جسٹس سنجیو کھنہ چیف جسٹس کا عہدہ سنبھالنے جارہے ہیں۔ مدارس کے بارے میں انھوں نے جو تبصرے کیے ہیں ان کی ستائش نہ کرنا بخالت ہوگی۔ لہٰذا ہم ان کے ریمارکس کی تعریف کرتے ہیں۔ انھوں نے یہ کہہ کر کہ ہندوستان کا صدیوں پرانا مشترکہ کلچر ہے، اس کی جامع تہذیبی وثقافتی تاریخ ہے، اس کو اس طرح ختم کرنے کی خواہش نہیں کی جاسکتی، انھوں نے اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن بورڈ 2004 کو غیر آئینی قرار دینے کے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ ایک بچے کو نہانے کے پانی کے ساتھ باہر پھینک دے رہے ہیں۔ یاد رہے کہ مدرسہ ایجوکیشن ایکٹ 2004 میں اس وقت کی ملائم سنگھ یادو کی حکومت نے منظور کیا تھا۔

ڈی وائی چندر چوڑ نے الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک عذرداری پر سماعت کرتے ہوئے مدارس کے خلاف انتہائی سخت تبصرے کیے تھے اور مذکورہ ایکٹ کو خارج کرتے ہوئے ریاستی حکومت کو ہدایت دی تھی کہ وہ مدرسوں کے تمام طلبہ کو سرکاری اسکولوں میں منتقل کرے۔ اس فیصلے کے خلاف اہل مدارس، انسانی حقوق کے کارکنوں اور اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے سخت ردعمل ظاہر کیا گیا تھا اور مدارس سے متعلق متعدد تنظیموں نے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔

مدارس پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہاں انتہاپسندی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ پچھلے کئی برسوں سے یہ بات بار بار بعض حلقوں کی طرف سے دوہرائی جاتی رہی ہے کہ مدارس دہشت گردی کو فروغ دینے میں معاون کردار ادا کررہے ہیں۔ حالانکہ مدارس دہشت گردی اور انتہاپسندی کے خلاف ہیں اور ان پر اس طرح کے الزام کبھی ثابت نہیں ہوئے۔ ان پر یہ بھی الزام ہے کہ وہ دقیانوسی تعلیم دیتے ہیں جو کہ زمانے کی رفتار کا ساتھ نہیں دے سکتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے مدارس میں عصری تعلیم کا انتظام نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان مدارس سے نکلنے والے طلبہ آئی اے ایس اور آئی پی ایس کے امتحانوں میں بھی کامیاب ہوتے ہیں اور ملک وقوم کی خدمت کرتے ہیں۔ ہندوستان کے میزائل مین ڈاکٹر اے پی جے عبد الکلام مدرسے کے تعلیم یافتہ تھے۔ ہندوستان کے صدر ڈاکٹر راجندر پرساد مدرسے کے فیض یافتہ تھے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ اب مدارس نے اپنے نصاب میں تبدیلی کا عمل بھی شروع کردیا ہے۔ اب ان میں بھی انگریزی اور دیگر عصری علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ دالعلوم دیوبند اور دارالعلوم ندوۃ العلما جیسے عالمی شہرت یافتہ مدارس مُس انگریزی کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کی تعلیم کا بھی بہترین انتظام ہے، جس سے فیضیاب ہوکر ان مدارس کے طلبہ الگ الگ میدانوں میں اپنے کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں۔

بہرحال سپریم کورٹ نے سماعت کے دوران کہا کہ ہم نے یوپی مدرسہ ایجوکیشن ایکٹ کے آئینی جواز کو برقرار رکھا ہے۔ مذکورہ ایکٹ کا مقصد مدارس میں تعلیم کی سطح کو معیاری بنانا ہے۔ اقلیتوں کو الگ تھلگ کرکے ملک کی سیکڑوں سال کی جامع ثقافت کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اچھی بات رہی کہ یوپی حکومت نے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف موقف اختیار کیا۔ بنچ کے ایک سوال کے جواب میں حکومت کی جانب سے کہا گیا کہ وہ اتر پردیش مدرسہ ایجوکیشن ایکٹ 2004 کے ساتھ کھڑی ہے اور الہ آباد ہائی کورٹ کو پورے قانون کو غیر آئینی قرار نہیں دینا چاہیے تھا۔ سپریم کورٹ نے مدرسہ ایکٹ کو تو قائم رکھا لیکن ان کی طرف سے فاضل اور کامل جیسی ڈگریوں پر سوال قائم کرتے ہوئے کہا کہ مدرسے اعلیٰ ڈگری نہیں دے سکتے۔ جب تک انا کا معیا یوجی سی کی مانتیاؤں کے مطابق نہ ہو۔ اس طرح سے سپریم کورٹ نے مدارس کی بارہویں کلاس ڈگری کو صرف انٹرتک تسلیم کیا ہے۔ ادھر نیشنل کمیشن فار چائلڈ رائٹس (این سی پی سی آر) نے ریاستی حکومت کو ہدایت دی تھی کہ وہ ان مدارس کا رجسٹریشن ختم کردے جو حق تعلیم ایکٹ 'رائٹ ٹو ایجوکیشن ایکٹ 2009' کی پابندی نہیں کررہے ہیں۔ اس نے مدارس کے طلبہ کو ریگولر اسکولوں میں داخل کرانے کی بھی ہدایت دی تھی۔ یہ حکم نامہ ریاست کے تقریباً ساڑھے آٹھ ہزار مدارس کو ارسال کیا گیا تھا۔ اس ہدایت کو عدالت میں چیلنج کیا گیا ہے۔ بہرحال سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں فی الحال یوپی کے مدارس پر خطرے کی جو تلوار لٹک رہی تھی وہ ہٹ گئی ہے۔ لیکن دوسری تلوار کب اور کس شکل میں لٹکا دی جائے کہا نہیں جاسکتا۔

دوسرا فیصلہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کا ہے جسے سپریم کورٹ نے فالحال برقرار رکھا ہے لیکن کوئی فیصلہ منہیں دیا بلکہ حتمی فیصلہ اس کے بعد تشکیل دی جانے والی تین رکنی بنچ کرے گی۔ یعنی یہ خطرہ بھی ابھی ٹلا نہیں ہے۔ اب دیکھنا یہ ہوگا کہ وہ تین رکنی بنچ مسلم یونیورسٹی کے تعلق سے کیا فیصلہ کرے گی۔ لیکن ہم حسن ظن رکھتے ہیں۔

بہرائچ تشدد: فرقہ واریت بمقابلہ ہم آہنگی

پروفیسر بندینی کماری

اتر پردیش کے بہرائچ میں مورتی وسرجن کے دوران دو برادریوں کے درمیان ہنگامہ ہوا اور ایک شخص کی جان چلی گئی۔ اس کے بعد مشتعل ہجوم نے توڑ پھوڑ اور آتش زنی شروع کردی۔ بڑے پیمانے پر تشدد کے درمیان سیکورٹی فورسز کی بڑی تعداد کو تعینات کیا گیا ہے۔ تمام تر کوششوں اور جدید جمہوری عمل کی وسعت کے باوجود تہواروں پر فرقہ وارانہ تشدد کے واقعات کم و بیش نظر آتے ہیں اور ان تمام واقعات میں ایک نمونہ اکثر یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ مذہبی یاترا کے دوران ایک خاص برادری کے لوگ، دیگر برادریوں پر پتھراؤ کیا گیا اور پھر تشدد پھوٹ پڑا۔

جب ہم ان واقعات کو غور سے دیکھتے ہیں تو یہ سارا معاملہ کمیونٹی/سماجی دوری، بے حسی اور انسانیت کی گرتی ہوئی سطح کی نشاندہی کرتا ہے، اس لیے ان واقعات کو مجموعی طور پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ واقعات عمل اور ردعمل کے ابتدائی قوانین کے تحت چلتے ہیں اور ابتدائی کارروائی دلچسپ یا اشتعال انگیز ہوسکتی ہے لیکن ردعمل کرنے والا گروہ بلاشبہ جذباتی اور اشتعال انگیز ردعمل کا اظہار کرتا ہے۔ دونوں فریقوں کو سمجھنا چاہیے کہ ہجوم اور کچھ انتہائی جارحانہ نوجوانوں کا ایک لحاتی فیصلہ صدیوں کی ہم آہنگی کو ایک لمحہ میں تباہ کرسکتا ہے۔ اس کے ساتھ امن و امان کا پہلو بھی اہم ہوجاتا ہے۔ کسی واقعے کے رونما ہونے کے بعد اسے کنٹرول کرنے کی بجائے احتیاطی تدابیر پر توجہ مرکوز کرنا بہتر ہے۔ ایسے لمحات میں، ان واقعات کو روکنے کے لیے، ہندوؤں اور مسلمانوں کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے مشترکہ ماضی پر غور کریں اور ان اقدار کو یاد رکھیں جنھوں نے کبھی انھیں ایک دوسرے سے باندھ رکھا تھا۔ برصغیر ہندو پاک مذہبی اور ثقافتی امتزاج کے گہرے ورثے کا گھر ہے۔ گنگا جمنی تہذیب کی اصطلاح، جو کہ شمالی ہندوستان، خاص طور پر اتر پردیش اور بہار کے علاقوں میں مخلوط ثقافت کی علامت ہے، ہم آہنگی کے اس احساس کی عکاسی کرتی ہے۔ ہندوستانی ثقافت، جو نہ تو خالصتاً ہندو ثقافت ہے اور نہ ہی مسلم ثقافت بلکہ بہت سی ثقافتوں اور طرز زندگی کا مجموعہ ہے مختلف برادریوں کی قربت کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ ملک ہندو اور مسلم روایات کا ایک انوکھا امتزاج ہے، جہاں تہوار، روایات اور رسومات مذہبی حدود کو عبور کرتے ہیں۔ دیوالی اور عید ایک ساتھ منانے سے لے کر صوفی بزرگوں اور عقیدت مند شاعروں کے یکساں احترام تک، ہم آہنگی کی ثقافت بقائے باہمی اور باہمی احترام پر پروان چڑھتی ہے۔ یہ اخلاقیات صرف مشترکہ ماضی کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ ایک ایسے مستقبل کے وژن کی نمائندگی کرتی ہے جہاں تقسیم کی وجہ کے طور پر دیکھنے کے بجائے تنوع کو منایا جاتا ہے۔ یہ وہ میراث ہے جسے ہمیں جدوجہد اور تناؤ کے باوجود فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بحران کے وقت جذبات پر قابو پانا آسان ہے لیکن ہمیں اپنے آپ کو یاد دلانا چاہیے کہ عقائد، امن اور سماجی ہم آہنگی کے احترام کی بنیاد ایک دوسرے پر ٹکی ہوئی ہے۔ مندروں کی تعظیم ہو یا مساجد، تہوار ہوں یا روایات۔ ہر عقیدہ احترام کا مستحق ہے۔ حقیقی ایمان اس تنوع کو پہچاننے اور اس کی قدر کرنے میں مضمر ہے نہ کہ اسے تقسیم کے ذریعہ استعمال کرنے میں۔ یہ احترام محض برداشت سے آگے بڑھ کر دوسرے کو منانے کے بارے میں ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں نے ہمیشہ ایک دوسرے کے مذہبی اور ثقافتی تہواروں میں شرکت کے طریقے تلاش کیے ہیں۔ ہندو دیوتاؤں کی پوجا کرنے کی صوفی روایت اور ہندو مندروں پر اسلامی فن تعمیر کا اثر اس بات کی کچھ مثالیں ہیں کہ یہ کمیونٹیز کس طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ روایات مشہور صوفی بزرگ سید سالار مسعود غازی سے وابستہ شہر بہرائچ میں اور بھی واضح ہے۔ ان تناؤ کے درمیان ان لوگوں سے ہوشیار رہنا ضروری ہے جو اپنے مفاد کے لیے نفرت پھیلانا چاہتے ہیں۔ نفرت پھیلانے والے، چاہے وہ سیاسی موقع پرست ہوں یا بنیاد پرست عناصر، تقسیم پیدا کرنے میں پروان چڑھتے ہیں۔ وہ جذبات کو بھڑکانے کے لیے اکثر حالات کا فائدہ اٹھاتے ہیں، جس سے تشدد کا ایک ایسا گردش شروع ہوجاتی ہے، جس سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اشتعال انگیز تقاریر، افواہوں یا غلط معلومات سے متاثر ہونا آسان ہے، خاص طور پر سوشل میڈیا کے دور میں جہاں معلومات، چاہے سچ ہو یا غلط، جنگل کی آگ کی طرح پھیل جاتی ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ نفرت کی ان آوازوں کو مسترد کرنے میں ہی حقیقی طاقت ہے۔ تشدد کو ہمارے تعلقات کی وضاحت کرنے کی اجازت دینے کے بجائے، ہمیں بات چیت، ہمدردی اور افہام وتفہیم پر توجہ دینی چاہیے۔ جارحیت کا ہر عمل صرف ان لوگوں کے ایجنڈے کو آگے بڑھاتا ہے جو ہمیں تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم آہنگی کے لیے مکالمے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ باہمی مکالمہ سول سوسائٹی کی فعالیت سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ آج وقت کی ضرورت ہے کہ سول سوسائٹی شہری قوم کی مدد کے لیے اپنے فعال کردار کے ساتھ آگے آئے اور اپنے معاشرے کے نوجوانوں کو اپنے خاندان کی طرح صحیح راستہ دکھائے۔ مذہبی جنون اور مذہبی عقیدہ (روحانیت) کے درمیان فرق کو اپنی اپنی برادریوں کے نوجوانوں کو آسان زبان میں سمجھائیں اور سودھرم کے ان عناصر پر زور دیں جو ٹوٹنے کے لیے نہیں متحد ہونے کے لیے کام کرتے ہیں۔ ورنہ ایک دن آئے گا جب صرف مذہب ہی باقی رہے گا اور مذہبی پیروکاروں کی بجائے زومبی رہ جائیں گے۔

تشدد کے بعد ایک اور اہم سبق یہ ہے کہ قانون کی حکمرانی پر بھروسہ کرنا ضروری ہے۔ کسی بھی مہذب معاشرے میں انصاف صرف قانونی ذرائع سے حاصل کیا جانا چاہیے نہ کہ ہجوم کی کارروائی کے ذریعے۔ تشدد اور ہجوم کا انصاف صرف انتشار اور سماجی نظام کی خرابی کا باعث بنتا ہے۔ ہندوستان کا قانونی نظام اپنے آپ میں اتنا مضبوط ہے کہ وہ ملزمان کو آسانی سے سزا دے سکتا ہے اور متاثرین کو انصاف فراہم کرسکتا ہے اور تمام شہریوں کو انصاف کی فراہمی کو یقینی بنا سکتا ہے۔ ہجومی تشدد کا سہارا لینا نہ صرف قانونی عمل کو کمزور کرتا ہے بلکہ انتشار بھی پیدا کرتا ہے جو تقسیم کو مزید گہرا کردیتا ہے۔ ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوئے اس نظام پر بھروسہ کرے اور جہاں ضرورت ہو اسے بہتر کرنے کے لیے کام کرے اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لے۔ قانونی راستے کا انتخاب کرتے ہوئے، ہم اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ شکایات کا منصفانہ طور پر ازالہ کیا جائے اور تشدد پر اکسانے یا جرائم کے ارتکاب کے ذمہ داروں کو جوابدہ ٹھہرایا جائے۔ کوئی شکایت چاہے کتنی ہی جائز کیوں نہ ہو تشدد کے ذریعے حل کی جانی چاہیے۔ یہ نہ تو پرامن معاشرے کا راستہ ہے اور نہ ہی ہندوؤں اور مسلمانوں کی اقدار کی صحیح نمائندگی ہے۔ بہرائچ تشدد کے بعد دونوں برادریوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ نہ صرف زخموں پر مرہم رکھیں بلکہ ایسے واقعات کو دوبارہ رونما ہونے سے روکیں۔ دونوں مذہبی برادریوں کے رہنماؤں کو بات چیت میں مشغول ہونا چاہیے، اعتماد سازی پر کام کرنا چاہیے اور اپنے پیروکاروں کو مشترکہ ثقافت کی یاد دلانا چاہیے جو انھیں ایک دھاگے میں باندھتی ہے۔ سول سوسائٹی، میڈیا اور تعلیمی اداروں کو بھی تفرقہ انگیز بیانیے کا مقابلہ کرنے اور اتحاد کی روایات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ جو چیز ہمیں باندھتی ہے وہ اس سے زیادہ مضبوط ہوتی ہے جو ہمیں تقسیم کرتی ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں نے صدیوں سے ایک امیر، مشترکہ ورثہ بنایا ہے اور تشدد کا کوئی واقعہ یا دور اسے مٹا نہیں سکتا۔ تشدد پر امن، احترام اور قانونی چارہ جوئی کا انتخاب کرکے، ہم نہ صرف اپنے ماضی کا احترام کرتے ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے بہتر مستقبل کو بھی یقینی بناتے ہیں۔ ☆

۔مصنف سوشیالوجی کی پروفیسر ہیں اور اتر پردیش کے ایک ڈگری کالج میں کارکن ہیں۔

یونہی چھن سے بول اٹھنا تو شیشے کا دستور نہیں

شاہد جمال عباسی

عدالت چاہے ضلع جج کی ہو، عدالت عالیہ یا عالت عظمیٰ ہو دلیلوں کے ماہر وکیل صاحبان سے لے کر بڑے بڑے عہدے، رتبے، اور مرتبے والے لوگ بھی اس کے آگے سر جھکا کر ہی کھڑے ہوئے ہیں کیوں کہ وہاں نہ وکیل کی قابلیت کام آتی ہے نہ ہی آپ کی بے پناہ دولت اور آپ کا رتبہ۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے حاکم کی نگاہ ہی ہمارے آپ کے مقدر کا فیصلہ کرتی ہے فیصلہ آپ کے حق میں ہو یا خلاف عدالت سے باہر نکل کر صرف آپ اپنی تسکین کے لئے اپنی خوشی یا ناراضگی کا دبی زبان ہی اظہار تو کر سکتے ہیں لیکن فیصلے پر آپ اعتراض یا تبصرہ نہیں کرسکتے ہیں کیوں کہ عدالت کے فیصلے کے خلاف آپ کے منہ سے نکلا ہوا ایک بھی جملہ آپ کو توہین عدالت کا مجرم بنا دے گا اور پھر آپ اسی عدالت کے رحم وکرم پر ہوں گے اور رحم کی اپیل کے علاوہ آپ کے پاس کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں بچے گا۔

یہ اس وقت کی بات ہے جب بڑے بڑے مقدمے کا فیصلہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے گواہ ثبوت اور وکیلوں کی دی ہوئی دلیلوں کی روشنی میں کیا جاتا تھا اور عدالت کا ہر فیصلہ آئینے کی طرح شفاف اور ٹرانسپرنٹ ہوا کرتا تھا اسی لیے عدالت کے کسی بھی فیصلے پر کچھ کہنے یا تبصرہ کرنے کی گنجائش نہیں رہتی تھی۔ سزا سن کر جیل جاتا ہوا مجرم بھی جج کے آگے سر جھکا کر عدالت سے رخصت ہوتا تھا۔

وقت بدلا حکومتیں بدلیں حکومتوں کے ساتھ ساتھ حالات بدلے اور اس کا اثر سماج کے ہر طبقے اور زندگی کے باہر غصے پر بھی پڑا عدالتیں جو ہر دور میں ہر حکومت سے بالاتر رہیں۔ ہلکا ہی سہی اس کا اثر کہیں کہیں یہاں بھی دیکھنے کو ملنے لگا ہے اور جو سب سے بڑا اثر دیکھنے کو مل رہا ہے وہ یہ کہ پہلے لوگ توہین عدالت کا نام ہی سن کر کانپ جایا کرتے تھے اب لوگوں کے دلوں میں توہین عدالت کا ڈر اور خوف دھیرے دھیرے کم ہوتا جارہا ہے جو یقیناً فکر اور تشویش کا باعث ہے اور مجموعی طور پر اس کا اثر عدالت کی پاکیزگی پر بھی پڑ رہا ہے عدالت کو گارجین آف کانسٹی ٹیوشن کہا جاتا ہے کسی بھی گھر میں اگر گارجین کا خوف کم ہوگا تو گھر کے نظام پر بھی اس کا گہرا اثر پڑے گا اور اس سے آئین کی روح بھی مجروح ہوگی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اچانک یہ تبدیلی کیوں آرہی ہے جو تارے ہمیشہ چاند کے سامنے اپنی زبان بند رکھتے تھے وہ اچانک لب کھولنے لگے ہیں یہ بھروسہ نہیں کہاں سے آگیا میں قانون کا طالب علم بھی نہیں رہا اور نہ ہی مجھے قانون کی بہت زیادہ واقفیت ہے میری جو بھی جانکاری ہے وہ کتابی اور لوگوں کی صحبت تک ہی محدود ہے اس کے آگے اور کچھ نہیں لیکن جس طرح کے حالات دیکھنے اور سننے کو مل رہے ہیں ادب اور احترام کے ساتھ اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ اسی لیے پتہ نہیں کیوں نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ کہنے کو جی کرتا ہے۔

پچھلے دس برسوں میں جو فیصلے دیکھنے اور سننے کو ملے وہ اپنے آپ میں میل کا پتھر ہیں لیکن اگر فیصلہ کسی عقیدت کی بنا پر ہو یا اللہ کا خیال سامنے رکھ کر کیا جائے تو اس سے دل میں ایک خلش تو پیدا ہوتی ہے مقدمہ "ملکیت" کا ہو اور مشکل بٹوارے کی دے دی جائے تو دل میں ایک کسک تو اٹھتی ہی ہے پوری آبادی جلنے کے بعد اگر کوئی ہمدرد جلے ہوئے مکانوں کی راکھ لے کر رحم کی بھیک کے لئے جاتا ہے اور عدالت کا تبصرہ جس کا مکان جلا ہے اس کو آنا چاہئے۔ سن کر واپس آتا ہے تو تکلیف تو ہوتی ہی ہے کیوں کہ جس کا سب کچھ جل کر خاک ہوگیا جو گیہوں کی دو روٹی کے لئے محتاج ہوگئے جن کے پاس بچوں کے دودھ اور دوا کے پیسے نہیں بچے ان سے یہ امید کرنا کہ وہ فریاد لے کر خود عدالت میں جائیں گے سن کر تشویش ت وہوتی ہی ہے کاش راکھ بول سکتی یا ملبہ جلانے والے کا نام بتا سکتا یا مقتول اپنے قاتل کی نام کی طرف اشارہ کرپاتا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوتا ہے اور آخر میں قاتل کی یہ دلیل ماننے کے لئے راستہ نکل آتا ہے کہ مقتول خود خنجر کی نوک پر گر کر مرگیا ہوگا۔ اور مکان تیز آندھی نے جلا دیا ہوگیا۔ جرم کیسا بھی ہو اور مجرم کوئی بھی ہو دونوں ہی کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے اور جرم کرنے والے کو قانون کے دائرے میں کڑی سے کڑی سزا دی جائے لیکن دادا کے لئے ہو جرم کی سزا کے طور پر معصوم پوتے کا گھر پھونک دیا جائے اور ساتھ ساتھ آس پاس کے گھروں کو بھی آگ لگا دیا جائے اور انصاف بھی اپنے دروازے بند کرلے تشویش تو ہوتی ہی ہے۔

بابا صاحب کا آئین اور ملک میں رائج آئی پی سی اور سی آر پی سی میں ہر بات اتنی واضح طور پر لکھی گئی ہے جو ہر مجرم کو سزا دلانے اور ہر بے گناہ کو سزا سے بچانے کے لئے کافی ہے لیکن یہ تبھی ممکن ہے جب انصاف آنکھ پر پٹی باندھ کر کیا جائے آج ہزاروں لوگ اپنے ٹرائل کے انتظار میں سورج کی روشنی سے دور جیلوں میں اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہے ہیں ان کی صبح کب ہوگی، ہوگی بھی کہ نہیں کچھ پتہ نہیں یہ اپنے لئے انصاف کی گھنٹی بجائے بھی لت کیسے ہاتھ چھوٹے ہیں ار گھنٹی بہت دور ایسے حالات میں تشویش تو ہوتی ہے اپنے ٹرائل کے انتظار میں جیلوں میں بند ہزاروں ٹرائل کے قیدی آپس میں کرشن بہاری نور کے اس شعر کو بار بار دہراتے ہیں:

زندگی سے بڑی کوئی سزا ہی نہیں
اور جرم کا ہی ہے کچھ پتہ ہی نہیں

اور یہ دہراتے دہراتے تھک کر یہ کہہ کر سو جاتے ہیں کہ ان اللہ مع الصابرین۔ اور ان کی یہ صبر کی میعاد کب ختم ہوگی کچھ پتہ نہیں۔ ملک کا مجھ جیسا ایک عام شہری جسے بابا صاحب کے آئین اور اپنی حکومت کے بنائے ہوئے قانون پر مکمل یقین اور اعتماد ہے لیکن حالات نے جسے گونگا اور بہرہ بنا دیا ہے آنکھ کے سامنے فاختہ کے بچوں کو بالے نچتا ہوا دیکھ کر بھی کچھ نہیں کرپاتا یہی سب سوچ کر دل ودماغ بے چین ہوجاتا ہے کاش پھر کوئی بابا اور کوئی مہاتما آکر ہماری گرتی ہوئی حالت کو سنبھال دے لیکن فی الحال تو صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ

دل پر چوٹ پڑی ہے تب تو آہ لبوں تک آئی ہے
یونہی چھن سے بول اٹھنا تو شیشے کا دستور نہیں

☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

دس نکاتی صحت بخش منشور

تازہ ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں: جس طرح موٹر کار پٹرول سے چلتی ہے، اسی طرح انسان آکسیجن سے زندہ رہتا ہے۔ یہ انتہائی شکر کی بات ہے کہ قدرت نے ہمیں آکسیجن سے پر تازہ ہوا "مفت" دے رکھی ہے۔ آپ قدرت کے شکر کے طور پر ہر روز صبح کے وقت کھلی فضا میں کم از کم پندرہ منٹ کے لیے لمبے لمبے سانس لینے کو اپنا لازمی معمول بنالیں۔

اس قدر کام کریں کہ پسینہ آجائے: کھائی ہوئی غذا کو بہتر طور پر جزو بدن بنانے کے لیے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ آپ اپنے جسم سے خوب ڈٹ کر کام لیں۔ بامقصد دوڑ بھاگ اور جسمانی کارکردگی اور سرگرمی کے باعث آپ کی غذا (Consume digest) ہو کر اس کی زیادہ سے زیادہ اکائیں جزو بدن بنیں گی۔ آپ اس قدر کام کریں کہ آپ کو پسینہ آنے لگے۔ کام کرنے کے دوران اور کام کر چکنے کے بعد آپ کو ایک خوشگوار اطمینان کا احساس حاصل ہوگا۔

کھانے کی مقدار کو کم کردیں لیکن ہر تین گھنٹوں کے بعد کچھ کھائیں: آپ صبح سے شام تک اپنے کھانے کی کل مقدار کو دو تہائی کردیں لیکن یہ بھی متوازی طور پر اہتمام کریں کہ آپ تین کی بجائے چھ بار غذا لیں۔ آپ ہر بار اپنی غذا میں نمایاں طور پر تبدیلی لائیں۔ کچی اور ادھ پکی سبزیاں، پھل، ڈرائی فروٹ، سلاد بسکٹ، انڈہ، گوشت، مچھلی، دالیں، اجناس، تمام قسم کی غذاؤں پر مبنی ایک ہفتہ اور چارٹ تیار کرلیں تاکہ آپ کو بہتر طور پر "غذائیت" حاصل ہوسکے۔ اس چارٹ میں آپ جسم کے ضروری وٹامنز اور پروٹینز پر مبنی غذاؤں کی ترجیح دیں تاکہ آپ میں مطلوبہ توانائی کی مقدار ہمیشہ قائم رہے۔

اپنے جذبات ومحسوسات کا کھل کر اظہار کیجیے: آپ اپنے چہرے اور طرز عمل پر سنجیدگی طاری نہ کریں، اس طرح نہ تو دوسرے لوگوں پر آپ کی "دانشوری" کا رعب پڑے گا اور نہ ہی آپ کی اپنی ذات کو کسی بھی پہلو سے فائدہ حاصل ہوگا۔ آپ اپنی قلبی، جسمانی اور ذہنی کیفیات، جذبات اور محسوسات کا اظہار کھل کر کیا کریں۔ آپ کی زبان اور چہرے سے آپ کے قلب وذہن کی حالت عیاں ہونی چاہیے۔ یہی سچی، کھری اور خالص حکمت عملی ہے۔ آپ کے رفقا، افراد خانہ، رشتہ دار اور شرکاء کار آپ کی ہر خوشی اور غمی میں برابر کے شریک ہوں گے۔ آپ واقعی محسوس کریں گے کہ وہ آپ کے کس قدر قریب ہیں اور آپ "تنہا" نہیں ہیں۔

اپنے ذوق جمال میں خوب اضافہ کریں: آپ اپنے اندازکی جمالیاتی حس اور ذوق میں اضافہ کریں اور اسے اپنے عمل، رویے اور طرز عمل سے اس کا برملا اظہار کریں۔ آپ کی شخصیت، لباس، گھر، دفتر اور آپ کے پورے ماحول میں جمالیاتی تاثر آپ کے ذہن، وقلب کو ہر وقت تر وتازہ اور خوشگوار رکھے گا۔ آپ کو زندگی کا صحیح لطف آنے لگے گا۔ آپ کی نفاست، عمدگی، شائستگی، قرینہ، آداب اور رکھ رکھاؤ دیکھ کر لوگ آپ پر رشک کرنے لگیں گے، وہ آپ کے قریب تر ہو جائیں گے۔ آپ کے باطن میں ایک تفاخر اور اطمینان کا احساس جنم لینے لگے گا اور آپ ایک روحانی خوشی محسوس کریں گے۔

سیر، ورزش، تفریح میں باقاعدگی پیدا کریں: آپ صبح کو ورزش اور سیر، شام کو چہل قدمی اور کوئی تفریح، ان چاروں سرگرمیوں کو آپ اپنے معمولات زندگی میں باقاعدگی سے شامل کرلیں اور ہر روز اس کی عملی طور پر پابندی کریں۔ ان مفید سرگرمیوں کی بدولت نہ صرف آپ جسمانی طور پر چست وچوبند رہیں گے بلکہ آپ قلبی اور ذہنی طور پر خوش، مطمئن اور تازہ دم رہیں گے۔ آپ کی ہر غذا بہتر طور پر جزو بدن بنے گی اور آپ کو پر سکون نیند آنے لگے گی۔ آپ کے اندر نئی امنگ پیدا ہوگی، آپ کی قوت تخلیق کو جلا حاصل ہوگی اور آپ کے خیالات میں مثبت پہلو غالب آنے لگے گا۔

گائیکی، موسیقی اور رقص جیسی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیں: آپ فنون لطیفہ یا فنون مفیدہ سے ضرور تعلق رکھیں۔ آپ مصوری، پینٹنگ، گائیکی اور موسیقی یا رقص جیسے لطیف اور ذی جمال مشاغل میں عملی دلچسپی لیں۔ یہ تفریحی اور ثقافتی سرگرمیاں نہ صرف آپ کے ذہن میں طمانیت، سرور اور سکون کی کیفیت میں اضافہ کریں گی بلکہ آپ جسمانی طور پر بھی چستی اور خوشگواری محسوس کریں گے۔ آپ کی دن بھر کی معاشی کارکردگی پر اس مشغلہ کے خوش کن اثرات مرتب ہوں گے۔ آپ کے انداز فکر میں وسعت اور روشن خیالی کا عنصر عود کر آئے گا۔

تازہ ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں: جس طرح موٹر کار پٹرول سے چلتی ہے، اسی طرح انسان آکسیجن سے زندہ رہتا ہے۔ یہ انتہائی شکر کی بات ہے کہ قدرت نے ہمیں آکسیجن سے پر تازہ ہوا "مفت" دے رکھی ہے۔ آپ قدرت کے شکر کے طور پر ہر روز صبح کے وقت کھلی فضا میں کم از کم پندرہ منٹ کے لیے لمبے لمبے سانس لینے کو اپنا لازمی معمول بنالیں۔ اس عمل سے نہ صرف آپ کا نظام تنفس درست رہے گا بلکہ جسم کے تمام نظام بہتر طور پر کام کرتے رہیں گے اور ساتھ ہی سارا دن آپ کا ذہن بھی تازگی محسوس کرتا رہے گا۔ دن کے باقی حصے میں بھی جب بھی موقع ملے آپ پانچ منٹ کے لیے یہ عمل کرلیا کریں۔

اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجا کر رکھیں: آپ کو قدرت عالیہ نے نہایت عمدگی کے ساتھ خوبصورت تخلیق کیا ہے۔ آپ کے سراپے مین اس نے کس قدر تناسب کے ساتھ تمام اعضاء کو کمال استعدادیں عطا کردی ہیں۔ آپ اگر اپنے کو زیادہ دلکش اور جاذب نظر بنانے کے لیے اپنے چہرے پر مسکراہٹ طاری رکھیں تو آپ کو اس امر کے لاتعداد فوائد حاصل ہوں گے۔ تاثرات سے خالی، سپاٹ، حیران و پریشان چہرے پر دنیا اور بھی لعنت بھیجتی ہے۔ دنیا میں خود خوش رہنے، خوشیوں کو جذب کرنے، دوسروں میں اپنی خوشیاں بانٹنے کے عمل میں ہی طمانیت کا راز مضمر ہے۔ اس ضمن میں پہلا قدم اور سبق یہ ہے کہ آپ اپنے چہرے پر کم از کم مصنوعی مسکراہٹ سجانا سیکھ لیں، یقیناً کئی مسائل حل ہوجائیں گے۔

ذہن سے کام لے کر کوئی قابل ذکر تخلیقی کام کریں: جس طرح باغ میں ہر پودا پھول دے رہا ہے، ہر پھول اپنی رعنائی، رنگ، ڈیزائن اور خوشبو کے غرور میں جس طرح خوشی سے لہرا رہا ہے۔ آپ بھی اپنے ذہن سے تعمیری کام لے کر ہر ہفتے فارغ وقت نکال کر کوئی تخلیقی کام کیا کریں۔ عین ممکن ہے آپ کا تحقیقی اور تخلیقی کام دنیا کے لیے ایک مفید پراجیکٹ کی طرح مقبول ہوجائے اور اس کے باعث آپ کا کارنامہ تاریخی یادگار اور اختراعی شاہکار کا درجہ حاصل کرے۔ جب آپ کسی تخلیقی سرگرمی میں مصروف ہوں گے تو آپ کے جسم اور ذہن میں کئی خوش کن تبدیلیاں رونما ہوں گی اور آپ ایک پراسرار مسرت، طمانیت، رمق اور تازگی کا نیا احساس پائیں گے جو آپ کے لیے ایک خوش کن تجربہ ہوگا۔

آنے والے ہر "کل" کے لیے پر اُمید رہیں: قدرت عالیہ کا بہت شکر ہے کہ وہ ہمیں ہر آنے والے کل کے "حالات وواقعات کی آگہی" سے بے خبر رکھتی ہے۔ یہ "بے خبری" حقیقت میں "خیریت اور عافیت اور اطمینان" کا خزانہ ہے اور ہر خوف اور اندیشوں سے نجات کا ایک خوبصورت بہانہ ہے۔ آپ آنے والے ہر "کل" کے لیے اچھی، روشن اور خوش کن امید رکھیں، اس امید کے باعث نہ صرف آپ کا "آج" نہایت خوشگوار رہے گا بلکہ آپ کی یہ "خوش فہمی اور حسن ظن" آنے والے کل کے لیے حقیقی خوشی کے حصول کی ٹھوس ضمانت ہے۔ آپ کا ہر "آج" کا دن خوشگواریت کے ساتھ گزرے گا تو آپ کے ماضی کا ہر گزرا ہوا "کل" بھی اچھی یادوں کا خزانہ بنتا جائے گا۔

□□□

خون کے خلیات کے ذریعے ملیریا کے علاج کی امید

اس منفرد طریقے کی بنیاد پر ملیریا کے ممکنہ علاج میں ابھی کئی اور مراحل طے کرنا باقی ہیں

جرمن ماہرین کی ٹیم نے ملیریا سے حفاظت کے لیے خون کے سرخ خلیات میں موجود ایک جین کی تبدیل شدہ شکل کو چوہوں پر کامیابی سے آزمایا ہے اور اگر یہی تدبیر انسانوں میں بھی کارگر ثابت ہوئی تو امید ہے کہ ملیریا کے علاج کا ایک بالکل نیا ہی ہمارے پاس ہوگا۔

بعض لوگوں میں ملیریا کے خلاف قدرتی طور پر زبردست مزاحمت ہوتی ہے اور ماہرین نے دریافت کیا ہے کہ ایسے لوگوں کے خون میں آکسیجن جذب کرنے والے مالیکیول (یعنی ہیموگلوبن) کی ساخت عام افراد سے کچھ مختلف ہوتی ہے۔ اس فرق کی وجہ سے ان لوگوں کے خون میں آکسیجن جذب ہونے کا عمل قدرے مختلف اور غیر متوازن انداز سے ہوتا ہے۔ لیکن آکسیجن جذب کرنے کا یہی مختلف اور غیر متوازن انداز اُن پر ملیریا کے طفیلیے (پلازموڈیم) کے حملوں کو ناکام بھی بناتا ہے۔

ہیڈلبرگ یونیورسٹی اسپتال کے سائنسدانوں نے ایک مصنوعی مادّہ ''مینا ڈیون'' (menadione) استعمال کرتے ہوئے 6 چوہوں کے خون میں آکسیجن جذب ہونے کا عمل غیر متوازن بنایا اور ان کے ملیریا سے متاثر ہونے کا جائزہ لیا۔ ان تمام چوہوں میں ملیریا کے اثرات واضح طور پر کم ہوگئے تھے۔

ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اس منفرد طریقے کی بنیاد پر ملیریا کے ممکنہ علاج میں ابھی کئی اور مراحل طے کرنا باقی ہیں لیکن اتنا ضرور ہے کہ یہ کامیابی بہت امید افزاء ہے۔ اب تک ملیریا کے علاج میں کی جانے والی کوششوں میں ملیریا پیدا کرنے والے طفیلیے (یعنی پلازموڈیم) کو نشانہ بنایا جاتا رہا ہے لیکن یہ تحقیق اس اعتبار سے منفرد ہے کہ اس میں خود انسانی جسم ہی میں ملیریا کے خلاف مزاحمت بڑھانے پر کام ہوا ہے۔ □□□

روحانی دماغ

شعوری میکانزم کے پس پردہ ایک اور ایجنسی موجود ہے۔ شعور اسی ایجنسی کے زیر اثر کام کرتا ہے۔ انسانی زندگی ہر دور میں اس ایجنسی سے وابستہ رہتی ہے لیکن معمول کی زندگی گذارنے کی وجہ سے انسان اس پر غور نہیں کرتا۔ تاہم بہت سی صورتیں ایسی واقع ہوتی ہیں جنھیں معمول قرار نہیں دیا جاسکتا۔ چنانچہ عقل انسانی عقلی تجربے ومشاہدے کی بنیاد پر ذہنی حرکات کو مختلف دائروں میں تقسیم کرنے پر مجبور ہوجاتی ہے۔

خواجہ شمس الدین شاہ قادری

زندگی کے بہت سے تجربات اور واقعات اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ آدمی کے اندر مادی حواس سے بلند ہے۔ جس نوعیت سے یہ ذرائع ادراک تجربے میں آتے ہیں، اس کی مناسبت سے ان کے لیے مختلف نام استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً چھٹی حس، ماورائے ادراک حواس (Extra Sensory Perception) وجدان، ضمیر، اندرونی آواز، روحانی پرواز وغیرہ۔

کبھی نہ کبھی انسان پر ایسا وقت ضرور آتا ہے جب اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہوجاتی ہے۔ حالات کی پیچیدگی میں وہ یہ فیصلہ نہیں کرسکتا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ سوچتے سوچتے بے خیالی میں ایک خیال کوندے کی طرح آتا ہے اور ایسی بات ذہن میں آجاتی ہے کہ جس کا بظاہر حالات سے کوئی جوڑ نہیں ملتا اور نہ منطقی استدلال سے اس کی توجیہ کی جاسکتی ہے۔ اس خیال میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ آدمی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وہ خیال پر عمل کرتا ہے اور درپیش مشکل سے نجات مل جاتی ہے۔

اکثر سنا جاتا ہے کہ میری چھٹی حس فلاں بات بتارہی تھی یا مجھے غیر معمولی طور پر فلاں خیال بار بار آرہا تھا اور پھر وہی ہوا جو ذہن میں تھا۔ آپ کو کسی عزیز کا خیال بار بار آنے لگتا ہے۔ وقفے وقفے سے اس کی تصویر ذہن میں آجاتی ہے جب کہ ظاہری طور پر اس کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ آپ یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتے ہیں کہ ایسا کیوں ہورہا ہے۔ کبھی اس خیال کے ساتھ کیفیات بھی وارد ہوتی ہیں۔ خیال آتے ہی خوشی یا پریشانی کا تاثر بھی مرتب ہوتا ہے۔ کچھ دیر بعد یا چند دنوں بعد پتہ چلتا ہے کہ آپ کا وہی عزیز شدید بیمار ہوگیا ہے یا اسے کوئی حادثہ پیش آگیا ہے۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی ایسے دوست کا خیال شدت سے آنے لگتا ہے جس سے ملاقات کو ایک عرصہ گزر گیا ہے۔ چند گھنٹوں بعد دروازے پر گھنٹی بجتی ہے اور وہی دوست سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ بیٹھے گفتگو کررہے ہیں اور گفتگو کا موضوع غیر محسوس طریقے سے کوئی غیر حاضر شخص بن جاتا ہے اور کچھ دیر کے بعد وہی شخص کمرے میں آجاتا ہے۔

سائنس دان کسی بات پر مسلسل غور وفکر کرتا ہے اور تجربات کے نتائج کو پرکھتا ہے۔ تحقیق کے دوران اس پر کوئی نیا خیال ظاہر ہوجاتا ہے اور یہی خیال کسی علم یا فارمولے کی بنیاد بن جاتا ہے۔ یہ انکشاف مرحلہ وار بھی ہوتا ہے اور اچانک تمام مراحل کو حذف کرکے بھی ہوجاتا ہے۔ مرحلہ وار طریقے میں یہ انکشاف کڑی در کڑی اس طرح ہوتا ہے کہ غیر معمولی محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن جب اچانک کوئی انکشاف ہوتو اسے عام حواس کا کارنامہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ نامیاتی کیمیائی میں Benzene ایک مرکب ہے۔ اس مرکب کی مالیکیولی ساخت کی دریافت ایک ایسی ہی مثال ہے۔

کیمیادان Wolf مسلسل اس بات پر غور کررہا تھا کہ Benzene کی ساخت کیا ہونی چاہیے کیونکہ سابقہ تھیوری کی روشنی میں تشریح ممکن نہ تھی۔ کافی غور وفکر کے بعد بھی وہ کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکا۔ ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ چھ عدد سانپ ہیں اور انھوں نے ایک دوسرے کی دم منہ میں اس طرح پکڑی ہوئی ہے کہ ایک مخصوص شکل بن گئی ہے۔ اس شکل کو دیکھ کر وولف کے ذہن میں Benzene کا خیال آیا۔ بیدار ہونے کے بعد وولف نے اس ساخت پر کام شروع کیا اور ثابت کردیا کہ Benzene کی ساخت وہی ہے جو اس نے خواب میں دیکھی تھی۔

اس طرح علم طب میں مختلف ادویات کے خواص وجدان یا اندرونی رہنمائی کا نتیجہ ہیں۔ اطباء اور ماہرین کی ذہنی کاوش کے نتیجے میں ذہن کسی کیمیاوی مرکب، مفرد یا مرکب دوا کی طرف منتقل ہوجاتا ہے اور پھر تجربات اور تحقیق اس وجدانی اشارے کو مادی شکل وصورت اور یقین بخش دیتے ہیں۔

فنون لطیفہ اور اسی طرح کے دوسرے تخلیقی کاموں میں بھی شعوری کارکردگی لطیف احساسات کے تابع ہوتی ہے۔ اکثر موضوعات، مضامین، اشعار وخیالات کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان میں عقلی کوشش کو دخل حاصل ہے، اس بات کو مصنف، مصور، شاعر یا مفکر خود بھی محسوس کرتا ہے اور انھیں "آمد" کا نام دیتا ہے۔

زندگی کے مراحل پر غور کرنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ہماری زندگی تعقل اور وجدان کے تابع ہے اور ایک با معنی زندگی گذارنے کے لیے جن اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہمیں کہیں سے فراہم ہوتے ہیں، ہمارے ذہن میں از خود خیالات ایک ترتیب وتعین سے وارد ہوتے ہیں اور اسی ترتیب کی بدولت زندگی بامعنی گذرتی ہے۔ بچپن سے تادم مرگ جو تجربات ہمارے شعور کو حاصل ہوتے ہیں ان کے مضبوط اور مربوط استعمال کا فہم بھی کوئی اور ایجنسی عطا کرتی ہے۔

افراد کی طبائع اور دلچسپیوں میں بھی اندرونی تحریکات کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ شعور کو اپنی مرکزیت اور دلچسپی کا اشارہ مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ شعور کو اپنی مرکزیت اور دلچسپی کا اشارہ ورائے لاشعور سے ملتا ہے۔ مثلاً ایک باپ کے دو بچوں میں مختلف دلچسپیاں اور مختلف صلاحیتیں ظہور میں آتی ہیں۔ سماجی حیثیت سے وہ ایک گھرانے میں پیدا ہوتے ہیں۔ والدین کی یکساں توجہ انھیں حاصل رہتی ہے۔ ایک گھر اور ایک جیسے حالات میں زندگی گذارتے ہیں۔ ایک ہی اسکول میں تعلیم حاصل کرتے ہیں لیکن عمر کے ساتھ ساتھ ان کی شعوری دلچسپیاں الگ الگ ہوجاتی ہیں۔ ایک بچہ مصوری میں دلچسپی لیتا ہے تو دوسرا وکیل بننے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ ایک بچہ جماعت میں امتیازی پوزیشن حاصل کرتا ہے لیکن دوسرا اوسط درجے کا طالب علم ثابت ہوتا ہے۔ اگر ان تمام باتوں کی ظاہری وجوہات تلاش کی جائیں تو کوئی حتمی بات نہیں کہی جاسکتی۔ اسی طرح بچوں سے یہ سوال کیا جائے کہ وہ فلاں بات یا فلاں پیشے میں کیوں دلچسپی لیتے ہیں تو وہ بھی کوئی وجہ نہیں بتاسکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ لاشعور کا انطباعیہ نقش شعور کے لیے دلچسپی کا تعین کرتا ہے اور آدمی کی صلاحیت، دلچسپی اور کارکردگی الگ الگ ہوجاتی ہے۔

اسی بات کی واضح ترین مثال جانوروں کی دنیا ہے۔ جانوروں اور کیڑے مکوڑوں مین انفرادی واجتماعی سطح پر ایک مربوط شعور پایا جاتا ہے اور ہم یہ بات جانتے ہیں کہ اس شعور کی کارفرمائی میں کسی عقلی اور علمی تعلیم وتحصیل کو دخل نہیں ہوتا۔ مثلاً بطخ کا بچہ انڈے سے نکلتے ہی پانی میں پہنچ جاتا ہے۔ شاہین کے بچے میں پرواز کا علم اسے بار بار اڑنے پر مجبور کرتا ہے۔ اسی طرح شہد کی مکھی میں پھولوں کی کشش اور شہد بنانے کا علم کسی معلم کے بغیر کام کرنے لگتا ہے۔ چھوٹے سے پرندے "بیا" میں گھونسلے بنانے کا فن ظاہری تربیت کا نتیجہ نہیں ہوتا۔

عرض یہ کرنا ہے کہ شعوری میکانزم کے پس پردہ ایک اور ایجنسی موجود ہے۔ شعور اسی ایجنسی کے زیر اثر کام کرتا ہے۔ انسانی زندگی ہر دور میں اس ایجنسی سے وابستہ رہتی ہے لیکن معمول کی زندگی گذارنے کی وجہ سے انسان اس پر غور نہیں کرتا۔ تاہم بہت سی صورتیں ایسی واقع ہوتی ہیں جنھیں معمول قرار نہیں دیا جاسکتا۔ چنانچہ عقل انسانی عقلی تجربے ومشاہدے کی بنیاد پر ذہنی حرکات کو مختلف دائروں میں تقسیم کرنے پر مجبور ہوجاتی ہے۔ علم نفسیات تحت الشعور اور لاشعور کا تذکرہ کرتا ہے تو مابعد النفسیات اور علم نفس کے ماہرین چھٹی حس، اندرونی آواز اور ادراک حواس (Extra Sensory Perception) کا تعارف کراتے ہیں۔ اہل مذہب ضمیر، وجدان اور روح کا عقیدہ پیش کرتے ہیں۔ غرض علم کے ہر شعبہ میں انسانی دماغ کے ساتھ ساتھ ایک اور تشخص کا ذکر موجود ہے۔ حد یہ ہے کہ لامذہب افراد بھی عقل وشعور سے ماوراء ایک یونٹ Nature کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں۔ آسان الفاظ میں اس بات کو اس طرح کہا جاسکتا ہے: آدمی کے اندر دو دماغ کام کرتے ہیں۔ ایک ظاہری دماغ اور دوسرا باطنی دماغ۔ ظاہری دماغ روحانی دماغ سے جتنا مربوط رہتا ہے اسی قدر ہم پر سکون زندگی گذارتے ہیں۔ ہمارے اندر ادراک کا زاویہ وسیع ہوجاتا ہے اور روحانی دماغ کی اطلاعات کو قبول کرنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ روحانی علوم اس کلیہ پر قائم ہیں کہ آدمی روحانی دماغ کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا سیکھ لے۔ مادی وسیلے کے بغیر خیالات کو وصول کرنا اور دوسروں تک پہنچانا (Telepathy)، ظاہری وسائل کے بغیر کسی بات کو معلوم کرلینا (کشف)، روحانی فارمولوں کا علم، دوسری دنیاؤں کی سیر، جنات وفرشتوں کا مشاہدہ، سماوات، جنت دوزخ، عرش اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا دیدار، یہ سب اس وقت ممکن ہے جب آدمی کا روحانی دماغ متحرک اور فعال ہو۔

☆......☆......☆

موبائل نمبر: 9035104048

چہل قدمی اور ورزش دل کے امراض کو دور رکھتی ہے

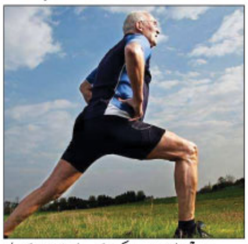

یہ بات اچھی طرح ثابت ہوچکی ہے کہ پیدل چلنا صحت کے لیے انتہائی ضروری ہوتا ہے اور تیز قدم دل کے دوست ہوتے ہیں لیکن اب ایک سروے سے معلوم ہوا ہے کہ بزرگ افراد اگر چہل قدمی شروع کردیں تو ان میں امراض قلب کا خطرہ نصف رہ جاتا ہے۔

ایک سروے سے انکشاف ہوا ہے کہ 65 سال یا اس سے زائد عمر کے افراد اگر ورزش، سائیکل چلانے اور تیز قدموں سے چلنے کی عادت اپنالیں تو ان میں امراض قلب سے اموات کی شرح نصف رہ جاتی ہے۔ فن لینڈ میں واقع یونیورسٹی آف اولو کے ماہرین کے مطابق اگر بوڑھے افراد جسمانی طور پر سرگرم رہیں تو ان میں امراض قلب، فالج اور دیگر امراض کا خطرہ بہت حد تک کم ہوجاتا ہے۔

ماہرین کے مطابق بڑھاپے میں ہلکی ورزش اور جسمانی طور پر مستعدی ہی آپ کا تحفظ کرتے ہوئے آپ کو کئی امراض سے بچاتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر آپ کے جسم میں کولیسٹرول کی مقدار زیادہ ہو تب بھی ورزش اس میں آپ کو بہت فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ اس کے لیے ماہرین نے 65 سے 74 سال کے 2456 خواتین وحضرات کا 10 سال تک 1997 سے 2007 تک جائزہ لیا اور یہ سروے 2013 کو اختتام پذیر ہوا۔ اس میں شامل افراد کو ہفتے میں 4 گھنٹے واک، ورزش یا پھر دوسرے ہلکے مشاغل، مثلاً مچھلیوں کے شکار اور باغبانی کا مشورہ دیا گیا تھا۔ تقریباً 11 برس کے بعد 197 افراد امراض قلب کے ہاتھوں فوت ہوگئے اور 416 دل کی مختلف بیماریوں کے شکار ہوگئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جنھوں نے باقاعدہ ورزش کی تھی ان کی 45 فیصد تعداد دل کی بیماریوں سے دور رہی اور جنھوں نے ہلکے پھلکے مشاغل اپنائے تھے ان کی 31 فیصد تعداد میں دل کا کوئی مرض پیدا نہیں ہوا۔ ☆......☆......☆

بے خوابی کی وجوہات اور اثرات

جب کسی شخص کو نیند بالکل ہی نہ آئے تو اسے "خوابی کی کیفیت" کہا جاتا ہے۔ اگر چند دن یہی کیفیت بدستور قائم رہے تو اس حالت میں جسم میں رطوبتوں کی تشکیل اور ان کے اخراج کا نظام بری طرح بگڑ جاتا ہے۔ کیونکہ بیداری کی حالت میں کام کاج، محنت ومشقت اور اعضاء کی حرکات وسکنات سے اندرونی رطوبت تحلیل ہوتی رہتی ہے جس سے تھکاوٹ ہونے لگتی ہے۔

بے خوابی (Insomnia)

جب کسی شخص کو نیند بالکل ہی نہ آئے تو اسے "خوابی کی کیفیت" کہا جاتا ہے۔ اگر چند دن یہی کیفیت بدستور قائم رہے تو اس حالت میں جسم میں رطوبتوں کی تشکیل اور ان کے اخراج کا نظام بری طرح بگڑ جاتا ہے۔ کیونکہ بیداری کی حالت میں کام کاج، محنت ومشقت اور اعضاء کی حرکات وسکنات سے اندرونی رطوبت تحلیل ہوتی رہتی ہے جس سے تھکاوٹ ہونے لگتی ہے۔ نیند کی صورت میں تحلیل شدہ رطوبت کی کمی پوری ہوجاتی ہے اور انسان نیند کے بعد تر وتازہ ہوجاتا ہے۔ کئی دن نیند نہ آنے سے مطلوبہ نیند نہ لینے سے یا پر سکون نیند نہ سونے کے باعث جسم میں تحلیل شدہ رطوبت کی کمی پوری نہیں ہوتی جس کی وجہ سے کئی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔

دماغی خرابی (Mental Disturbance)

قبض (Constipation)

دست (Diarrhoea)

مرگی (Leprosy)

بے خوابی دراصل ایک نفسی وبدنی (Psycho-Somatic) بیماری ہے یعنی اس میں نفس (روح ذہن) اور بدن، دونوں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس خرابی کا آغاز ذہنی مسائل سے ہوتا ہے بعد میں جسمانی علامات کی شکل اختیار کرجاتی ہے۔ اس اعتبار سے بے خوابی کا علاج ان عوامل کے تدارک سے ہونا چاہیے جو ذہنی انتشار اور بے آرامی پیدا کرتے ہیں۔

کم خوابی ایک نفسیاتی مرض ہے جو مختلف سوچوں، اندیشوں اور منفی خیالات کے باعث لاحق ہوجاتا ہے اس کیفیت میں انسانی اعصاب میں تناؤ ذہن پر دباؤ غدودوں میں کھچاؤ پیدا ہوجاتا ہے۔ خون کی گردش میں بے قاعدگی پیدا ہوجاتی ہے۔

جدید میڈیکل ریسرچ اور نفسیاتی تحقیق اور دیگر سروے رپورٹوں نے ثابت کیا ہے کہ کم خوابی اور بے خوابی کے سبب انسانی جسم کے تمام تر نظام متاثر ہوتے ہیں۔ خاص طور پر دل، دماغ، معدہ جگر اور اعصاب پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اعضائے رئیسہ پر کم خوابی یا بے خوابی کے منفی اثرات کے علاوہ انسان کی قوت اعتماد، قوت مدافعت اور قوت فیصلہ بھی کمزور پڑ جاتی ہے۔ نیم خوابی اور بے خوابی کے باعث ڈپریشن، وہم اور ہسٹریا جیسے عضایاتی اور نفسیاتی امراض بھی پیدا ہوجاتے ہیں۔

کئی لوگ جنھیں نیم خوابی یا بے خوابی کی شکایت ہوتی ہے جو نفسیاتی کلینک کا رخ کرتے ہیں۔ وہاں خاص سائنسی اور نفسیاتی طریقوں اور مخصوص حالات کے تحت ایسے لوگوں کے ذہن میں ٹھہراؤ اور سوچوں کے سلسلہ کو ایک سکوت مہیا کیا جاتا ہے اور ایسی مصنوعی کیفیات پیدا کی جاتی ہیں کہ مریض سوجاتا ہے اور بیدار ہونے کے بعد اپنے جسم میں تازگی اور ذہن میں ہلکا پن محسوس کرتا ہے۔ بعض نفسیاتی طریقوں کے تحت ایسے لوگوں سے جسمانی ورزش کرائی جاتی ہے، جسم کو تھکا کر سلانے کے عمل میں آسانی پیدا ہوجاتی ہے۔

بعض نفسیاتی طریقے ایسے ہیں جن کے تحت مخصوص عمل کے ذریعے ذہنی لہروں کے ارتعاش سے مریض کے ذہن کو سہلا کر ہپناٹائز کیا جاتا ہے اور اسے ذہنی طور پر مرتکز کرکے ایک طرف تو اس پر نیند طاری کی جاتی ہے اور متوازی طور پر نیم خوابی کی کیفیت میں اس کے ذہن سے لاشعوری منفی خیالات نکالے جاتے ہیں۔ اس کے بعد بتدریج مثبت خیالات بیدار کیے جاتے ہیں اور پھر نیند کی مخصوص لہریں پیدا کی جاتی ہیں اور اس طرح دو دفعہ کے ذہنی ٹھہراؤ کے دورانیہ کے اثنا میں جو کچھ کہا جاتا ہے وہ مریض کے لاشعور کا حصہ بن جاتا ہے۔ مسلسل بے خوابی اور بیداری کی کیفیت انسانوں کے لیے خطرناک حد تک مضر ہے۔ بے خوابی کے باعث جسم کے وزن میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ قدرتی حرارت بدنی کم ہوجاتی ہے۔ شورین اور فاسفورس کی مقدار زیادہ خارج ہوجاتی ہے۔ ابتداً میں نظام عضلی اور پھر نظام عصبی کا ردعمل اور فعالیت سست پڑ جاتی ہے۔ بینائی میں واضح طور پر کمی واقع ہوجاتی ہے۔ حواس خمسہ کی حساسیت کے معیار میں فرق آنے لگتا ہے۔ □□□

وٹامن ڈی کی کمی سے مثانے کے کینسر کا خطرہ بڑھ سکتا ہے

وٹامن ڈی کی کمی ہڈیوں کی کمزوری اور نفسیاتی امراض کی وجہ تو بنتی ہے لیکن اب یہ سرطان کی وجہ بھی ثابت ہوئی ہے

وٹامن ڈی پہلے بھی جسم کے لیے ضروری تو تھا لیکن اب ایک اور مطالعے سے معلوم ہوا ہے کہ اس کی کمی مثانے (بلیڈر) کے کینسر کی وجہ بھی بن سکتی ہے۔ یونیورسٹی آف واروک اور یونیورسٹی آف کوونیٹری کے سائنسدانوں نے کئی ایک تحقیقات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا ہے کہ وٹامن ڈی بعض اعضا کی بافتوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور اس کی کمی سرطان کی وجہ بن سکتی ہے۔

ماہرین نے وٹامن ڈی کی کمی اور مثانے کے سرطان کے باہمی تعلق کی 7 تحقیقی رپورٹس کا جائزہ لیا۔ ان میں 112 سے 1125 افراد تک کو شامل کیا گیا تھا۔ بعض میں کینسر سے پہلے کچھ کو بعد میں اور بعض کو علاج کے بعد وٹامن ڈی کی کمی بیشی کا جائزہ لیا گیا۔ ان 7 میں سے 5 مطالعوں سے معلوم ہوا کہ جسم میں وٹامن ڈی کی شرح کم ہوتے ہی مثانے کے سرطان کی شرح بلند ہوجاتی ہے۔ اسی طرح وٹامن ڈی کی موجودگی اس مرض سے لڑنے اور زندہ رہنے میں بھی مددگار ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ماہرین نے مثانے کے اندر خلیات کے استر (لائننگ) پر بھی غور کیا جو اپی تھیلیئل خلیات پر مشتمل ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ خلیات وٹامن ڈی کی موجودگی میں سرگرمی دکھاتے ہوئے امنیاتی نظام کو مضبوط کرتے ہیں اور کینسر ہونے سے روکتے ہیں۔

ماہرین نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ وٹامن ڈی کی کمی مثانے کے کینسر کی وجہ ہوسکتی ہے اسی لیے ان کا اصرار ہے کہ وٹامن ڈی کی کمی کو فوری طور پر دور کرنے کے لیے مناسب غذائیں یا سپلیمنٹ کھائے جائیں۔

وٹامن ڈی چکنائی والی مچھلیوں، دودھ کی مصنوعات، انڈے کی زردی اور جگر میں پایا جاتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ دھوپ میں بیٹھا جائے کیونکہ سورج کی روشنی جسم میں وٹامن ڈی بنانے اور جذب کرنے میں مدد دیتی ہے۔ ماہرین کا مشورہ ہے کہ صبح 10 سے 11 بجے کی دھوپ میں وقت گزارا جائے۔ □□□

’پی ایم مودی جھوٹ بول کر ہر جگہ گمراہی پھیلانے کا کام کرتے ہیں‘

کانگریس کی ضمانتوں کا کامیاب نفاذ، یوپی اے حکومت نے منریگا، فوڈ سیکورٹی اور آر ٹی آئی دی، بی جے پی نے کیا دیا؟، کانگریس صدر کھڑگے نے وزیر اعظم کو بنایا ہدف تنقید

ناگپور/ممبئی (ایجنسی) بی جے پی کے سرکردہ لیڈران لگاتار کانگریس کے انتخابی وعدوں اور منصوبوں پر انگلی اٹھاتے رہتے ہیں۔ مہاراشٹر و جھارکھنڈ اسمبلی انتخاب کے پیش نظر انتخابی ریلیوں میں پی ایم مودی سمیت بی جے پی کے دیگر بڑے لیڈران الزام لگا رہے ہیں کہ کانگریس نے جن ریاستوں میں حکومت بنائی ہے وہاں اپنی گارنٹیوں یعنی وعدوں کو نہیں نبھایا۔ لیکن کانگریس صدر کھڑگے نے ان سبھی الزامات کو جھوٹ قرار دیتے ہوئے آج پریس کے سامنے سچائی کھول کر رکھ دی۔ آج ناگپور میں کانگریس صدر کھڑگے نے بی جے پی کے جھوٹ سے پردہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ ”بی جے پی کہتی ہے کہ کانگریس والے صرف منصوبے لاتے ہیں، لیکن انھیں نافذ نہیں کرتے۔ یہ سراسر جھوٹ ہے، میں آپ کو ثبوت دیتا ہوں۔“ اس کے بعد کانگریس صدر نے کچھ حقائق میڈیا کے سامنے رکھے جو اس طرح ہیں:

کرناٹک میں ’گرہ جیوتی یوجنا‘ کے بجٹ میں 9 ہزار 657 کروڑ روپے الاٹ کیے، جس میں 5 ہزار 164 کروڑ روپے خرچ ہوا ہے۔

کرناٹک میں خواتین کو مفت بس سہولت دینے والی ’شکتی اسکیم‘ کے لیے ہم نے 5 ہزار 15 کروڑ روپے دیے، جس میں ابھی تک 2 ہزار 709 کروڑ روپے خرچ کیے ہیں۔

’گرہ لکشمی یوجنا‘ کے ذریعہ سے ہم گھر کی خاتون مکھیا کو ہر مہینے 2000 روپے دے رہے ہیں، جس کا بجٹ 28 ہزار 608 کروڑ دیا، جس میں 13451 کروڑ روپے خرچ ہوا۔

ہم نے ’ان بھاگیہ‘ کا بجٹ 8080 کروڑ روپے کر دیا، جس میں ہم نے 2582 کروڑ روپے خرچ کیے ہیں۔

’یوا ندھی‘ کے لیے ہم نے 650 کروڑ روپے کا بجٹ رکھا ہے، جس میں تقریباً 108 کروڑ روپے خرچ ہوا ہے۔

ان حقائق کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ کانگریس صدر کھڑگے نے پی ایم مودی پر گمراہی پھیلانے کا الزام بھی عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ ”نریندر مودی جھوٹ بول کر ہر جگہ گمراہی پھیلانے کا کام کرتے ہیں۔ جب کانگریس اپنے منصوبوں سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہے تو پہلے وہ اس کی برائی کرتے ہیں، پھر ہمارے منصوبوں کی ہی نقل کرنے لگتے ہیں۔ جب راہل گاندھی جی آئین بچانے کی بات کرتے ہیں، تو نریندر مودی اور ان کے لوگ ان کے خلاف بولنے لگتے ہیں۔ بی جے پی کے لوگ کبھی کہتے ہیں کہ ہم آئین کی لال کتاب دکھا کر اربن نکسل کو فروغ دے رہے ہیں، تو کبھی کہتے ہیں آئین کی کتاب میں خالی صفحات ہیں۔ یہ لوگ چھوٹی باتوں کو اچھال کر ایشو بناتے ہیں اور ملک کے حقیقی مسائل پر توجہ نہیں دیتے۔“ ملکارجن کھڑگے نے کانگریس پر جھوٹ بولنے کا الزام عائد کرنے والے پی ایم مودی کو ہی جھوٹا قرار دیا اور اس کے لیے مثالیں بھی پیش کیں۔ کانگریس صدر نے کہا کہ ”انھوں نے کہا ہر سال 2 کروڑ ملازمتیں دیں گے، بیرون ممالک سے بلیک منی لائیں گے، سب کے اکاؤنٹ میں 15-15 لاکھ آئے گا، نوٹ بندی سے بلیک منی ختم ہوگا۔ لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ نریندر مودی اپنے ان وعدوں کو پورا نہیں کر پائے۔“

بی جے پی لیڈران کے ذریعہ کی جانے والی شعلہ بیانیوں پر بھی کانگریس صدر کھڑگے نے حملہ کیا۔ پریس کے سامنے انھوں نے کہا کہ ”بی جے پی کے لوگ اشتعال انگیز تقریر کے ذریعہ لوگوں کو ایشوز سے بھٹکاتے ہیں۔ ان کا کوئی لیڈر بولتا ہے ’بٹیں گے تو کٹیں گے‘، کوئی بولتا ہے ’ایک ہیں تو سیف ہیں‘۔ سچائی یہ ہے کہ بانٹنے والے بھی آپ ہیں اور کاٹنے والے بھی آپ ہیں... لیکن قصوروار دوسروں کو ٹھہراتے ہیں۔“ کانگریس صدر کھڑگے نے اس موقع پر مہاراشٹر کے موجودہ حالات پر بھی بات کی۔ انھوں نے کہا کہ ریاست میں بے روزگاری، کسانوں، نوجوانوں، خواتین اور نشے سے جڑے کئی بڑے مسائل ہیں۔ مہاراشٹر پہلے نظامِ قانون، انصاف اور روزگار کے لیے جانا جاتا تھا، لیکن ریاست میں بی جے پی حکومت آنے کے بعد ساری چیزیں بدل گئی ہیں۔ جس طرح کی حکومت ہونی چاہیے، وہ دیکھنے کو نہیں مل رہی۔

کانگریس کے قومی صدر نے کہا کہ بی جے پی لیڈر اشتعال انگیز تقاریر کر کے عوام کی توجہ اصل مسئلہ سے ہٹا رہے ہیں۔ بی جے پی کو چاہئے کہ وہ ترقیاتی کاموں کے بارے میں بتائے اور براہ راست ووٹ مانگے۔ آر ایس ایس کو یوگی آدتیہ ناتھ کے نعرے ’بٹیں گے تو کٹیں گے‘ سے محبت ہے۔ اس کے خلاف نریندر مودی نے ’ایک ہیں تو سیف ہیں‘ کا نعرہ شروع کیا ہے۔ مودی اور یوگی کو بیٹھ کر فیصلہ کرنا چاہئے کہ پارٹی کی جانب سے کون سا نعرہ دینا ہے۔ مارنے والے اور تقسیم کرنے والے آپ خود ہیں اور دوسروں کے لیے یہ ’بٹیں گے تو کٹیں گے‘ کا نعرہ دیتے ہو؟ کھڑگے نے کہا کہ اندرا گاندھی و راجیو گاندھی نے ملک کے اتحاد کے لیے قربانیاں دیں۔ بتاؤ بی جے پی میں کس نے قربانی دی؟ کھڑگے نے یہ بھی کہا کہ مودی جھوٹ بولو لیکن یہ بانگ دہل بولو کی پالیسی پر عمل کرتے ہیں۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ مہاراشٹر اسمبلی الیکشن کی مہم میں بی جے پی نے اپنے تمام وزرائے اعلیٰ، مرکزی وزراء، سینئر لیڈروں کو کام پر لگا دیا ہے۔ لیکن لوگ اب اس کا ساتھ نہیں دیں گے۔ مہاراشٹر کو ترقی کی راہ پر دوبارہ گامزن کرنے کے لیے انہوں نے عوام سے ایم وی اے کی حکومت کو لانے کی اپیل کی۔

’ہماری حکومت ترقی کے ساتھ وراثت کے تحفظ میں مصروف‘

پی ایم مودی نے اتراکھنڈ کے یوم تاسیس پر مبارکباد دی، ریاست کے لوگوں اور سیاحوں سے نو درخواستیں کیں

نئی دہلی/دہرادون، 9 نومبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو اتراکھنڈ یوم تاسیس کے موقع پر ریاست کے تمام لوگوں کو مبارکباد دی اور کہا کہ اتراکھنڈ کا سلور جوبلی سال آج سے ہی شروع ہو رہا ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ اتراکھنڈ اپنے 25 ویں سال میں داخل ہو رہا ہے۔ ہمیں اب روشن اتراکھنڈ کے مستقبل کے لیے اگلے 25 سال کا سفر شروع کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے کونے کونے اور بیرون ملک سے بھی سیاح اتراکھنڈ آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ابھی دو دن پہلے پرواسی اتراکھنڈ کانفرنس کا بھی کامیابی سے انعقاد کیا گیا تھا۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ اتراکھنڈ کے تارکین وطن اتراکھنڈ کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ آپ اتراکھنڈ کے لوگ آنے والے 25 برسوں کے قراردادوں کے ساتھ پوری ریاست میں مختلف پروگرام منعقد کر رہے ہیں۔ ان پروگراموں کے ذریعے اتراکھنڈ کا افتخار بلند ہوگا اور ترقی یافتہ اتراکھنڈ کے ہدف کی بات بھی ریاست کے ہر شہری تک پہنچے گی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ہماری حکومت ترقی کے ساتھ ساتھ وراثت کے تحفظ میں مصروف ہے۔ دیوبھومی کی ثقافت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیدارناتھ دھام کی ایک عظیم الشان اور دویہ تعمیر نو کی جا رہی ہے۔ بدری ناتھ دھام میں ترقیاتی کام تیزی سے جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مانس کھنڈ مندر مالا مشن کے تحت پہلے مرحلے میں 16 پورانک مندروں کے علاقوں کو تیار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیدارناتھ مندر کے کپاٹ کچھ دن پہلے ہی بند ہوئے ہیں۔ کچھ سال پہلے بابا کیدار کے درشن کرنے کے بعد ان کے قدموں میں بیٹھ کر کہا تھا کہ یہ دہائی اتراکھنڈ کی دہائی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ برسوں میں اتراکھنڈ نے میرے اس یقین کو درست ثابت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پورا ملک جانتا ہے کہ دیوبھومی کے لوگ فطرت اور ماحول کے کتنے بڑے محبت کرنے والے ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ دیوبھومی اتراکھنڈ نے ہمیشہ ہم سب کو اور بی جے پی کو بہت پیار اور اپنا پن دیا ہے۔ بی جے پی بھی دیوبھومی کی خدمت کے جذبے سے اتراکھنڈ کی ترقی کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ کے لوگوں کو اپنی امیدوں اور امنگوں کو پورا کرنے کے لیے ایک طویل عرصے تک علیحدہ ریاست کے لیے جدوجہد کرنی پڑی تھی۔ یہ کوششیں اس وقت مکمل ہوئیں جب قابل احترام اٹل جی کی قیادت میں مرکز میں بھارتیہ جنتا پارٹی-راشٹریہ ڈیموکریٹک الائنس (بی جے پی-این ڈی اے) کی حکومت قائم ہوئی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ نو نمبر کو بہت مبارک سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے ریاست کے لوگوں اور اتراکھنڈ آنے والے یاتریوں اور عقیدت مندوں سے نو درخواستیں کیں۔ انہوں نے کہا کہ پانچ درخواستیں اتراکھنڈ کے لوگوں سے اور چار یاتریوں اور عقیدت مندوں سے۔ انہوں نے مقامی لوگوں سے اپنی آنے والی نسلوں کو اپنی گڑھوالی، کماؤنی، جونساری جیسی بولیاں سکھائیں۔ یہ بولیاں اتراکھنڈ کی شناخت کو مضبوط بنانے کے لیے بھی اہم ہیں۔ دوسرا، ایک پیڑ ماں کے نام تحریک کو ہم سب کو آگے بڑھانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مہم پورے ملک میں تیز رفتاری سے جاری ہے۔ اتراکھنڈ بھی اس سمت میں جتنی تیزی سے کام کرے گا، اتنا ہی ہم ماحولیاتی تبدیلی کے چیلنج سے لڑنے کے قابل ہوں گے۔ مسٹر مودی نے کہا، ”میری تیسری درخواست ہے کہ آپ سبھی ندیوں اور نالوں کو محفوظ رکھیں۔ پانی کی صفائی کو بڑھانے کے لیے مہم کو تیز کریں۔ وزیر اعظم نے چوتھی درخواست کی کہ اپنی جڑوں سے جڑے رہیں۔ اپنے گاؤں باقاعدگی سے جائیں اور وہاں سے مضبوط تعلقات رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ اتراکھنڈ کے لوگوں سے میری پانچویں درخواست ہے کہ وہ اپنے گاؤں کے پرانے مکانات کو بھی بچائیں۔

بی جے پی کا ’ہندتوا‘ جعلی، مہاراشٹر کی تمام صنعتیں گجرات جارہی ہیں: آدتیہ ٹھاکرے

ممبئی۔ مہاراشٹر میں اسمبلی انتخاب کے لئے تمام سیاسی پارٹیاں پورے زور و شور سے محنت کر رہی ہیں۔ ایسے میں ایک دوسرے پر سیاسی بیان بازی کا ماحول بھی گرم ہے، ایک دوسرے پر الزامات بھی لگائے جارہے ہیں۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے لیڈر اور سابق وزیر آدتیہ ٹھاکرے نے ملند دیوڑا اور راج ٹھاکرے پر آج زوردار حملہ بولا ہے۔ انہوں نے ملند دیوڑا کو ’ٹائم پاس‘ امیدوار بتاتے ہوئے کہا کہ ملند دیوڑا ورلی حلقہ اسمبلی میں صرف ’ٹائم پاس‘ کرنے آئے ہیں۔ وہ انتخاب کو لے کر سنجیدہ نہیں ہیں۔ دوبارہ سے لوگ ان کو پارلیمانی انتخاب میں مسترد کر رہے ہیں۔ آدتیہ ٹھاکرے نے ملند دیوڑا پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ اگر ہم انہیں راجیہ سبھا کا ٹکٹ دے دیتے تو وہ ہمارے خلاف نہیں بولتے۔ جس پارٹی (کانگریس) نے انہیں وزیر، رکن پارلیمنٹ بنایا ان کو ہی چھوڑ کر چلے گئے۔ ان کے ساتھ غداری کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت مجھ سے ڈرتی ہے اسی لئے مجھے گھیرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ آدتیہ ٹھاکرے کا کہنا ہے کہ کورونا کے وقت سب غائب تھے۔ ایم این ایس آج گجرات کے لوگوں کی بات کرتی ہے، مہاراشٹر کے لوگوں کی بات نہیں کرتی ہے۔ وزیر اعلیٰ شندے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ”وہ ڈھائی سال گھر بیٹھے اور کچھ کام نہیں کیا، انہوں نے صرف گجرات کے لئے کام کیا۔“

آدتیہ ٹھاکرے نے وزیر اعظم نریندر مودی اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے مہاراشٹر دورے کے متعلق کہا ”بی جے پی ایک ایسی پارٹی ہے، جس نے چھترپتی شیواجی مہاراج کی مورتی میں بھی گھوٹالہ کیا۔

جب مہاراشٹر کے کسان خودکشی کر رہے تھے، تب مہاراشٹر کی صنعتوں کو گجرات منتقل کیا جا رہا تھا۔ اس وقت وزیر اعظم نریندر مودی مہاراشٹر کیوں نہیں آئے؟ ابھی 5 سال کے بعد انتخاب ہے، تب کیوں ان کو مہاراشٹر کی یاد آ رہی ہے؟“ آدتیہ ٹھاکرے نے بی جے پی کے متنازعہ نعرہ ’بٹیں گے تو کٹیں گے‘ پر بھی بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا نعرہ ہے ’مہاراشٹر میں ایک رہیں گے تو بی جے پی سے محفوظ رہیں گے‘۔ ووٹ جہاد کی سیاست پر انہوں نے کہا کہ ”بی جے پی کا ہندتوا جعلی ہے۔ مسلمان تو ہمارے ملک کے شہری ہیں۔ مسلم، عیسائی اور بودھ سبھی ہمارے ملک کے شہری ہیں۔ اس میں غلط کیا ہے؟ وزیر اعظم نریندر مودی پاکستان جا کر نواز شریف سے گلے ملتے ہیں۔ جس بنگلہ دیش نے وہاں ہندوؤں پر ظلم کیا اسی کے ساتھ کرکٹ میچ کھیلتے ہیں۔ ہم ایسا نہیں کرتے ہیں۔“

مہاراشٹرا اسمبلی انتخاب

سنجے سنگھ نے بی جے پی کو ’بھارتیہ جیب کترا پارٹی‘ قرار دیا

ممبئی۔ مہاراشٹر میں اسمبلی انتخاب کے لئے تشہیری مہم جنگی پیمانے پر جاری ہے۔ اسی درمیان ایک انتخابی جلسے سے عام آدمی پارٹی کے لیڈر سنجے سنگھ نے بی جے پی پر جم کر حملہ بولا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”مجھے افسوس ہے کہ ملک کے وزیر اعظم گزشتہ 10 سالوں سے کہہ رہے ہیں، اگر آپ متحد رہیں گے تو محفوظ رہیں گے۔“ سنجے سنگھ نے یہ بیان مہا وکاس اگھاڑی کے امیدوار کی حمایت میں منعقد ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ اس تقریب سے خطاب کرتے ہوئے راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ نے بی جے پی پر طنز کستے ہوئے کہا کہ ”یہ بھارتیہ جیب کترا پارٹی ہے۔ یہاں مراٹھی لوگوں میں غصہ ہے کہ ادھو ٹھاکرے جی کی پارٹی توڑی گئی، ان کے تیر کمان کی چوری کی گئی۔ ان کے اراکین اسمبلی کو چرا لیا گیا۔ شرد پوار کی پارٹی بھی توڑی گئی۔“ انہوں نے مزید کہا کہ ”مہاراشٹر کی عوام کے ساتھ وزیر اعظم سوتیلی ماں جیسا سلوک کر رہے ہیں۔ تقریباً 2 لاکھ کروڑ روپے کا پروجیکٹ مہاراشٹر سے اٹھا کر گجرات لے کر چلے گئے۔ آج مہاراشٹر میں بے روزگاری نمبر 1 پر ہے، آج کسانوں کی خودکشی کے معاملے میں بھی ریاست ایک نمبر پر ہے۔ آپ نے ہی ریاست میں یہ حالت پیدا کی ہے۔ آج چھترپتی شیواجی مہاراج کی مورتی بنانے میں بھی لوگ بدعنوانی کر رہے ہیں۔“ سنجے سنگھ نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”ہندوستان کے وزیر اعظم 10 سال اقتدار میں رہنے کے بعد کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ متحد رہیں گے تو محفوظ رہیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ہندوؤں کو بزدل سمجھتے ہیں اور خود کو بھی بزدل سمجھتے ہیں۔ اگر آپ ملک کے لوگوں کو تحفظ فراہم نہیں کرا سکتے تو آپ کو فوری طور پر استعفیٰ دے دینا چاہئے۔ آپ کو اس عہدہ پر بنے رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔“ سنجے سنگھ نے مہاراشٹر کی عوام سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ”اگر آپ بٹیں نہیں اور بی جے پی کو نہیں ہرایا تو آپ کی جیب کٹ جائے گی۔ لوگوں کو 110 روپے کا پٹرول ملا اور 100 روپے کا ڈیزل ملا، 250 روپے کا سرسوں تیل ملا اور 300 روپے کا ٹماٹر ملا۔ یہ سب ہم نے کب دیکھا، بی جے پی کی حکومت میں ہی دیکھا۔“

’بہار میں مسلم کمیونٹی کیلئے کیے گئے ہمارے کام پر نظر ڈالیں، ان کے مسائل کو ہمیشہ اہمیت دی‘ نتیش کمار کا خطاب

نئی دہلی۔ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے ہفتے کے روز آرا میں ایک عوامی خطاب میں مسلم کمیونٹی کے لیے کیے گئے کاموں کا ذکر کیا اور دعویٰ کیا کہ ان کی حکومت نے تمام طبقات بشمول ہندو، مسلم، اعلیٰ ذات اور پسماندہ طبقات کے لیے مخلصانہ کام کیا ہے۔ نتیش کمار نے کہا، ہم نے مسلمانوں کے لیے بہت کام کیا ہے، جب کہ اپوزیشن نے ان کا ووٹ لینے کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ ہمارے دور میں مدرسوں کو سرکاری منظوری دی گئی اور ان کے اساتذہ کو وہی تنخواہ دی جا رہی ہے جو سرکاری اساتذہ کو ملتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو محتاط رہنا چاہیے اور دوسروں کے جھانسے میں نہیں آنا چاہیے۔ جب تک ہم ہیں، ہم سبھی کی خدمت کرتے رہیں گے۔“ اس موقع پر انہوں نے 1989 کے بھاگلپور فساد کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ”پہلے کی حکومتوں نے کچھ نہیں کیا، لیکن 2005 میں ہماری حکومت نے اس پر تحقیق کی اور قصورواروں کے خلاف کارروائی کی۔ نتیش کمار نے اپنی حکومت کی خواتین کے لیے بھی اقدامات کا ذکر کیا، جن میں خواتین کو بااختیار بنانے پر خصوصی توجہ شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت نے ریاست میں پسماندہ اور محروم طبقات کے ساتھ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے نمایاں اقدامات کیے ہیں۔

کجریوال نے مان اے اے پی امیدوار ایشانک چبیوال کے لیے مہم چلائی

چنڈی گڑھ، 09 نومبر (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے قومی کنوینر اروند کجریوال اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے چبیوال میں عام آدمی پارٹی امیدوار اشنک چبیوال کے لیے مہم چلائی۔ دونوں لیڈروں نے جیان میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کیا اور عوام سے اپیل کی کہ وہ اے اے پی امیدوار کو کامیاب بنائیں۔ اس موقع پر مسٹر کجریوال نے لوگوں سے ایشانک کی حمایت کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ڈھائی سال پہلے آپ نے تاریخی اکثریت دے کر جیت حاصل کی تھی۔ اس لیے آپ کی توقعات بھی زیادہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈھائی سال پہلے پنجاب کے عوام بجلی کے بلوں سے سب سے زیادہ پریشان تھے۔ کچھ کے پاس 2 لاکھ روپے اور کچھ کے پاس 1 لاکھ روپے تک کے پرانے بل باقی تھے۔ ہم نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ تمام پرانے بل معاف کر دیے جائیں گے اور اب آپ کا بل صفر ہو جائے گا۔ ہم نے یہ وعدہ پورا کیا۔ اب لوگوں کے بجلی کے بل زیرو آنے لگے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی تقریباً 20 ریاستوں میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) برسر اقتدار ہے اور باقی ریاستوں میں دوسری جماعتیں اقتدار میں ہیں۔ اے اے پی کے پاس پنجاب اور دہلی میں صرف دو مقامات ہیں اور دونوں جگہوں پر لوگوں کے پاس بجلی کے بل زیرو آتے ہیں۔ دیگر ریاستوں میں بجلی بہت مہنگی ہے۔ مفت بجلی کا ہونا ایک معجزہ ہے۔ آپ پنجاب بھر میں

جموں و کشمیر: بی جے پی اراکین ایوان کے وقار کا خیال رکھیں، مجھ پر بھروسہ نہیں تو تحریک عدم اعتماد لائیں: اسپیکر

سری نگر۔ جموں و کشمیر اسمبلی اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے ایوان کے ذریعہ پاس خصوصی درجہ کی قرارداد کو واپس لینے یا عہدہ چھوڑنے کے بی جے پی کے مطالبہ کو خارج کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی کو ان پر بھروسہ نہیں ہے تو اسے تحریک عدم اعتماد منظور کرانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اراکین کو ایوان کے وقار کا خیال رکھنا چاہیے، انہوں نے اسمبلی سکریٹری میز پر جہاں قومی علامتی نشان ہوتا ہے، پر کھڑے ہو کر اس کی توہین کی ہے۔ یہ ناقابل قبول ہے۔ ہمیں اپنے پرچم اور علامت کا احترام کرنا چاہیے۔ اراکین کو ایوان کے باہر لوگوں کے لیے مثال پیش کرنی چاہیے۔ ان کی ایسی حرکت سے عوام کے درمیان اچھا پیغام نہیں جائے گا۔ قبل ازیں جمعرات کو ایوان کی کارروائی معطل ہونے کے بعد صحافیوں سے بات چیت میں اسپیکر راتھر نے کہا تھا کہ بی جے پی اراکین کو ضابطہ کی جانکاری نہیں ہے، اسپیکر کے پاس قرارداد واپس لینے کا اختیار نہیں ہوتا ہے۔ ایوان کے ذریعہ پاس کسی بھی چیز کو صرف ایوان ہی رد کر سکتا ہے۔ ایسے معاملوں میں اسپیکر کے اختیارات محدود ہی ہوتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی نے بدھ کو جموں و کشمیر کا خصوصی درجہ بحال کرنے کے لیے ایک قرارداد منظور کیا ہے۔

مصنوعی ترجمہ ہماری ذہانت کا ہی انعکاس ہوتا ہے: پروفیسر غضنفر

معاصر اردو کے فروغ میں ٹیکنالوجی کے تئیں خواجہ اکرام الدین کی کاوشیں قابل رشک ہیں: پروفیسر شہاب عنایت ملک

قومی اردو کونسل اور سینٹر آف انڈین لنگویج کے زیر اہتمام جے این یو میں سہ روزہ قومی سمینار کا دوسرا دن

نئی دہلی (پریس ریلیز) آج اردو ادب کا جو منظر نامہ ہے اس میں افسانچہ اور ناول بہت زیادہ لکھے جا رہے ہیں۔ افسانچہ کے نام پر جو لکھا جا رہا ہے اس کا جائزہ لینے اور ادبی حیثیت متعین کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ مصنوعی ترجمہ ہماری ذہانت کا ہی انعکاس ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ اچھی، معلوماتی اور کارآمد چیزیں اَپ لوڈ کی جائیں تاکہ مصنوعی ذہانت سے ہم خاطر خواہ استفادہ کر سکیں۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز فکشن نگار پروفیسر غضنفر نے قومی اردو کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیر اہتمام ہندوستانی زبانوں کا مرکز جواہر لعل نہرو یونیورسٹی نئی دہلی کے اشتراک سے منعقدہ سہ روزہ قومی سمینار بعنوان ’معاصر اردو ادب کا تحقیقی، تنقیدی اور تخلیقی منظر نامہ‘ کے دوسرے دن کے پہلے سیشن میں کیا۔ اس نشست میں پروفیسر عباس رضا نیر، پروفیسر ابوبکر عباد، ڈاکٹر شمیم احمد اور ڈاکٹر عبدالحی نے مقالات پیش کیے۔ اس سیشن کے دوسرے صدر پروفیسر شہاب عنایت ملک نے تمام مقالات پر مختصراً گفتگو کی اور مقالہ نگاران کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا یقیناً یہ تمام مقالے انتہائی وقیع اور دلجمعی کے ساتھ لکھے گئے ہیں اور میں اس طرح کے پروگراموں کی نہ صرف ستائش کرتا ہوں بلکہ قومی کونسل اور ڈاکٹر شمس اقبال کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انھوں نے مزید کہا کہ کونسل ایسا ادارہ ہے جو ملکی ہی نہیں بلکہ عالمی سطح پر اردو کے فروغ کے لیے کوشاں ہے اور موجودہ صدی سوشل میڈیا اور کمپیوٹر کی صدی ہے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر شفیع ایوب نے کی۔ سمینار کے دوسرے اجلاس پروفیسر شمس الہدیٰ دریابادی، مشتاق عالم قادری، ڈاکٹر خاور نقیب اور ڈاکٹر افضل مصباحی نے مقالات پیش کیے۔ صدارتی خطبے میں پروفیسر قمر الہدیٰ فریدی نے کہا کہ ادب ماضی کو حال کا حصہ اور حال کو مستقبل کا حصہ بناتا ہے۔ ادب مسائل و مشکلات اور انسانی فطرت کی کج رویوں کو مارتا نہیں ہے بلکہ ڈنک نکال کر کمزوریوں کو دور کر دیتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ کسی بھی زمانے کی کوئی بھی سائنسی ترقی انسانی ذہن کی مرہون منت ہوتی ہے۔ چونکہ یہ آرٹی فیشیل انٹیلی جنس کا دور ہے تو ایسے وقت میں نئے نئے چیلنجز اور نئے موضوعات بھی آئیں گے۔ پروفیسر فضل اللہ مکرم نے اپنے خطاب میں کہا کہ موجودہ دور ٹکنالوجی کا دور ہے اور آج کے دور میں ٹکنالوجی کو اپنانا بے حد ضروری ہے۔ اس سے راہِ فرار ممکن نہیں۔ اس اجلاس کی نظامت کے فرائض جے این یو کی ریسرچ اسکالر شہلا کلیم نے انجام دیے۔ تیسرے اجلاس میں ڈاکٹر عقیلہ سید غوث، ڈاکٹر مشتاق صدف، ڈاکٹر انوپما پال اور ڈاکٹر ابوبکر رضوی نے مقالات پیش کیے۔ اپنے صدارتی خطاب میں پروفیسر کوثر مظہری نے کہا کہ اس موضوع کا کینوس بہت وسیع ہے۔ یہ موضوع سردست امکانات کی تلاش کے لیے ہے اور اس موضوع کے تمام جہات اور زاویوں پر مزید گفتگو اور جستجو کی ضرورت ہے۔ پروفیسر محمد علی جوہر سابق چیئرمین شعبۂ اردو اے ایم یو نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر رکن الدین نے کی۔ چوتھے سیشن کی صدارت پروفیسر اعجاز محمد شیخ اور پروفیسر ناشر نقوی نے کی۔ اس سیشن میں ڈاکٹر درخشاں زریں، ڈاکٹر روبینہ شبنم، ڈاکٹر مجاہد الاسلام اور ڈاکٹر درانی شبانہ خان نے مقالات پیش کیے اور نظامت نثار احمد نے کی۔

’شرد پوار ای ڈی کے نوٹس سے نہیں ڈرتے‘، سپریا سولے نے سنیل ٹنگرے کو دیا منہ توڑ جواب

ممبئی۔ مہاراشٹر میں اسمبلی انتخاب کی تاریخ قریب آنے کے ساتھ ہی سیاسی لیڈران کے درمیان حملہ اور جوابی حملہ کا سلسلہ بھی بڑھ گیا ہے۔ این سی پی (شرد پوار گروپ) کی کارگزار صدر سپریا سولے نے آج ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے اجیت پوار کی قیادت والی این سی پی کے رکن اسمبلی سنیل ٹنگرے پر بالواسطہ حملہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ سنیل ٹنگرے نے ان کے والد اور این سی پی چیف شرد پوار کو قانونی نوٹس بھیجا ہے، جس میں پونے پورش کار ہٹ اینڈ رن معاملے میں بدنام نہ کرنے کی تنبیہ دی ہے۔ انھوں نے یہ تبصرہ وڈگاؤں شیری انتخابی حلقہ سے پارٹی امیدوار باپو پٹھارے کی حمایت میں منعقد ایک ریلی میں کیا۔ مہاراشٹر کے بارامتی سے رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے ریلی سے خطاب کے دوران براہ راست طور پر سنیل ٹنگرے کا نام ضرور نہیں لیا، لیکن انھوں نے ان کا نام لیے بغیر یہ ضرور کہا کہ جس شخص کو پارٹی نے پچھلی بار ٹکٹ دیا تھا، اس نے اب نوٹس بھیجا ہے کہ اگر پورش کار معاملے میں اسے بدنام کیا گیا تو وہ شرد پوار کو عدالت میں گھسیٹے گا۔ سپریا سولے مزید کہتی ہیں کہ ”شرد پوار تو ای ڈی کے نوٹس سے بھی نہیں ڈرتے، کیا آپ کو لگتا ہے کہ وہ آپ کے نوٹس سے ڈریں گے؟“ انھوں نے یہ بھی واضح کیا کہ جو نوٹس بھیجا گیا ہے اس کا جواب دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ اجیت پوار کی قیادت والی این سی پی کے وڈگاؤں شیری سیٹ سے امیدوار ٹنگرے پر پورش حادثہ معاملے میں ملزمین کو بچانے کے لیے اپنے اثرات کا استعمال کرنے کا الزام ہے۔ پونے کے کلیانی نگر علاقہ میں 19 مئی کو صبح مبینہ طور پر شراب کے نشے میں ڈوبے 17 سالہ ایک لڑکے نے بہت تیز رفتار میں پورش کار چلاتے ہوئے دو آئی ٹی پیشہ وروں کو ٹکر مار دی تھی۔ اس میں ایک خاتون بھی تھی۔ اس حادثہ میں دونوں کی موت ہو گئی تھی۔

قرآن مقدس پوری انسانیت کیلئے مشعل ہدایت: محمد فیضی

کالی کٹ مرکز میں ریاستی سطح پر حفظ القرآن مسابقہ کا انعقاد

کالی کٹ۔ کالی کٹ میں جامعہ مرکز الثقافۃ السنیہ کے زیر اہتمام تین روزہ عظیم الشان ریاستی سطح پر حفظ القرآن مسابقہ کا افتتاح آج یہاں شاندار طریقے سے ہوا۔ مسابقہ کا افتتاح جامعہ کے ڈائریکٹر جنرل مولانا سی محمد فیضی نے اپنے خطاب سے کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ قرآن مقدس انسانیت کی رشد و ہدایت کیلئے نازل ہوا ہے۔ تلاوت قرآن سے انسان کا سینہ نور سے معمور ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس گھر میں قرآن کی تلاوت ہوتی ہے، اس گھر میں خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے، رزق میں کشادگی اور عذاب قبر سے محفوظ کا بہترین ذریعہ ہے۔ سی فیضی نے کہا کہ قرآن پر عمل پیروی پوری انسانیت کیلئے سرچشمہ ہدایت ہے جو اقوام عالم کو گمراہی سے سچائی کا راستہ دکھاتی ہے۔ جس پر عمل کیے بغیر انسان فلاح نہیں پا سکتا ہے۔ سی محمد فیضی نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس بات پر زور دیا ہے کہ تعلیمات قرآن کو عام کیا جائے۔ واضح رہے کہ مرکز الثقافۃ میں شعبہ حفظ القرآن کے دوسرے ایڈیشن یعنی آل کیرالا قرآن مسابقہ سہ روزہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ریاست بھر کے مختلف اضلاع کے ۲۹ کیمپس سے ۸۰۰ طلبا نے شرکت کیا ہے۔ قرآن فیسٹول کی توجہ کا مرکز ۲۸ قرآن تفہیم مقابلہ ہوگا۔ مرکز قرآن فیسٹول کا مقصد بہترین قرآن کی تربیت دینا اور لب و انداز میں نکھار پیدا کر کے عمدہ قاری بنا کر عالمی سطح پر مقابلوں کیلئے تیار کرنا ہے۔ پروگرام کے اختتامی سیشن سے شیخ ابوبکر احمد خطاب کریں گے اور ایوارڈ تقریب کا اختتام بھی ہوگا، جس میں مرکز قرآن اکیڈمک کے پرنسپل ابوبکر ثقافی، سی پی عبیداللہ ثقافی (ڈائریکٹر مرکز)، وی ایم رشید ثقافی، ایڈوکیٹ محمد شریف نے بھی خطاب کیا۔ اہم شرکاء میں حنیف ثقافی، شمیم کے کے، اکبر بدوشاہ ثقافی، محمود کورت، ہیں۔ پروگرام سے استقبالیہ خطاب عبدالصمد ثقافی جبکہ تمام سامعین کا تہہ دل سے شکریہ عبدالناصر ثقافی نے پیش کیا۔

وارانسی گپتا فیملی قتل: پولیس کو قاتل وکی کا ملا لوکیشن!

1370 کلومیٹر دور جا کر ہاتھ لگی اہم معلومات

وارانسی 9 نومبر (پی این ایس) یوپی کے وارانسی میں منگل 5 نومبر کو ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کے قتل کے معاملے میں پولیس کے ہاتھ ابھی تک خالی ہیں۔ پولیس کی ایک ٹیم بڑے بھتیجے وشال گپتا عرف وکی کی تلاش میں 1370 کلومیٹر سے زیادہ دور احمد آباد میں ڈیرا ڈالے ہوئے ہے، جو خاندان کے پانچ افراد کے قتل میں شک کے دائرے میں ہے۔ ملزم وکی کے کرائے کے کمرے اور دفتر کے علاوہ پولیس ٹیم نے اس کے دوستوں کے ٹھکانوں پر چھاپے مارے۔ ذرائع سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق پولیس کو کئی اہم شواہد ملے ہیں تاہم فی الحال اس حوالے سے سرکاری معلومات سامنے نہیں آئیں۔ جانچ سے پتہ چلا ہے کہ وکی نے 23-24 اکتوبر سے اپنا موبائل نمبر بند کر رکھا تھا۔ وہ واقعہ سے ایک دن پہلے 4 نومبر تک بنارس میں تھا۔ وہ 3 نومبر کو بنارس سے نہیں نکلا۔ مانا جا رہا ہے کہ جلد ہی وکی پولیس کی گرفت میں ہوگا۔ ڈی سی پی کاشی زون گورو بنسوال نے کہا کہ پولیس ٹیمیں وکی کی تلاش کی کوشش کر رہی ہیں۔ اس کے دوستوں سے رابطہ کیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب وکی کے چھوٹے بھائی جگنو نے پولیس تفتیش کے دوران بتایا کہ اس کا بڑا بھائی ایک انٹروورٹ ہے۔ وکی اس سے اور یہاں تک کہ اپنی بہن ڈولی سے بھی زیادہ بات نہیں کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو برقرار رکھتا ہے اور زیادہ تر وقت خاموش رہتا ہے۔ جگنو نے بڑے پاپا اور ان کے خاندان کے افراد کے قتل کے واقعے سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ پولیس کی تفتیش سے پتہ چلا کہ وکی کی ایک گرل فرینڈ ہے اور وہ مہاراشٹر میں رہتی ہے۔ پولیس وکی کی گرل فرینڈ تک پہنچنے کی کوشش بھی کر رہی ہے۔ ایسے میں سوال یہ اٹھ رہا ہے کہ کیا اس قتل میں گرل فرینڈ کا بھی کوئی کردار ہے؟ ان تمام سوالات کے جوابات تب ہی ملیں گے جب وہ گرفت میں ہوں گے۔ راجندر کے گھر میں ڈھائی دہائیوں تک کام کرنے والا نارائن بھی پولیس کو ایسی کوئی اطلاع نہیں دے سکا جس سے وکی تک پہنچ سکے۔ بھدینی کے رہائشی راجندر پرساد گپتا، ان کی بیوی نیتو، بیٹوں نمیندرا اور سبیندرا اور بیٹی گورنگی کو 15 گولیاں ماری گئیں۔ واردات کا اہم پہلو یہ تھا کہ منگل کی رات تقریباً 11 گھنٹے بعد تمام لاشیں ملنے کے بعد ایک جاننے والے کی شکایت پر بھیلوپور تھانے میں صرف چار لوگوں کے قتل کا مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اسی دوران بدھ کی رات 8 بجکر 15 منٹ پر تقریباً 32 گھنٹے بعد پوسٹ مارٹم شروع ہوا جو صبح تک جاری رہا۔ نیتو اور اس کے بڑے بیٹے نمیندر کو سب سے زیادہ چار گولیاں ماری گئیں۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق، راجندر پرساد گپتا، جو نیم برہنہ پائے گئے تھے، کو تین گولیاں ماری گئیں۔ اس کے دائیں مندر میں دو گولیاں چلائی گئیں۔ جبکہ ایک گولی سینے پر لگی۔ ان کے بڑے بیٹے نمیندر کو چار گولیاں ماری گئیں۔ دو گولیاں سر پر اور دو سینے پر لگیں۔ راجندر کی بیوی نیتو کو چار گولیاں ماری گئیں، ان کی بیٹی گورنگی کو دو بار اور چھوٹے بیٹے سبیندر کو دو گولیاں ماری گئیں تھیں۔

شوہر سے دلوایا طلاق، پھر خود سے شادی سے کیا انکار

بی جے پی لیڈر پر خاتون عہدیدار کا الزام

بریلی 9 نومبر (پی این ایس) بی جے پی اقلیتی مورچہ کے مہانگر صدر کے عہدے پر فائز انیس انصاری اپنی ہی پارٹی کے ایک عہدیدار کے ساتھ غیر ازدواجی تعلقات میں الجھ گئے ہیں۔ انیس اور خاتون کے درمیان ہونے والی گفتگو کی متعدد آڈیو ریکارڈنگز وائرل ہونے کے بعد سیاسی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ تنقید کی وجہ سے پارٹی نے انیس انصاری سے استعفیٰ لے لیا ہے۔ ہفتہ کو خاتون لیڈر اپنے بچوں کے ساتھ ایس ایس پی آفس پہنچی اور پورے معاملے کی شکایت کی۔ خاتون نے ایس ایس پی کو بتایا کہ انیس انصاری اس کی غریبی کا فائدہ اٹھا کر اس کے قریب ہو گیا۔ اسے مہانگر پارٹی میں ہی بڑا عہدہ دیا گیا اور اس کی مالی مدد کی۔ اس بہانے انیس انصاری نے اس کا جسمانی استحصال کیا۔ جب اس نے انیس سے اپنا اعتراض ظاہر کیا تو انیس نے کہا کہ اگر تم اپنے شوہر کو طلاق لے لو تو میں تم سے شادی کروں گا۔ انیس کے افیئر کی وجہ سے اس نے اپنے شوہر سے بھی طلاق لے لی۔ خاتون کا الزام ہے کہ اب شادی کے بجائے انیس نے اس پر ہنی ٹریپ سے رقم بٹورنے کا الزام لگاتے ہوئے رپورٹ درج کرائی ہے۔ خاتون نے اپنے خلاف درج مقدمہ کو بند کرنے کا مطالبہ کیا اور انیس انصاری کے خلاف کارروائی کا بھی مطالبہ کیا۔ ایس ایس پی نے معاملے کی جانچ کا حکم دے دیا ہے۔ انیس انصاری نے ان الزامات کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ آڈیو میں آواز ان کی نہیں ہے بلکہ یہ اے آئی ٹیکنالوجی سے کی گئی ہے۔ بی جے پی لیڈر انیس انصاری نے ہنی ٹریپ سے غیر قانونی طور پر رنگداری وصول کرنے کے لیے خاتون اور اس کے ساتھیوں کے خلاف دو رپورٹیں درج کرائی ہیں۔ اب خاتون نے اپنے قریبی رشتہ داروں کے خلاف دھمکیاں دینے کی شکایت درج کرائی ہے۔ بارہری پولیس اسٹیشن میں درج کرائی گئی رپورٹ میں خاتون نے کہا کہ انیس انصاری کے قریبی دوست جاوید انصاری اور اس کے ساتھی عرفان وغیرہ اس کے گھر آئے اور اسے دھمکیاں دیں۔ انیس نے اس سے شادی کا وعدہ کیا ہے۔ جاوید انصاری انیس کے لیے خاص ہیں اور وہ اسے شادی کی اجازت نہیں دے رہے ہیں۔ جب وہ مدد مانگنے کے لیے جاوید کے گھر گئی تو اس نے اسے دھکا دے کر بھگا دیا۔ خاتون نے الزام لگایا کہ جاوید اس کے گھر آیا اور اسے دھمکی دی کہ چند سال قبل عرفان نے اس کے بھتیجے ایان کو قتل کیا تھا۔ اسی طرح عرفان اس کے بچوں کو بھی مار ڈالے گا۔ آشیانہ کالونی کے رہنے والے بی جے پی لیڈر انیس انصاری نے میڈیا سے بات چیت کے دوران واضح کیا کہ یہ خاتون ان کی پارٹی سے وابستہ ہے۔ غربت کی وجہ سے اس کی مالی مدد کی۔ انہیں پارٹی میں ذمہ داری بھی سونپی گئی۔ اب وہ اپنے دوستوں سے ملنے اور ان سے رقم وصول کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ وائرل ہونے والی ریکارڈنگ پر انہوں نے کہا کہ آواز ان کی نہیں ہے بلکہ یہ بالکل الگ ہے اور اے آئی ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے بنائی گئی ہے۔

شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال کی شاعری امت کی بیداری

حب الوطنی، اور ایمان کی مضبوطی میں معاون!

سہارنپور (احمد رضا) اس حقیقت سے آپ انکار نہیں کر سکتے کہ اردو در حقیقت دلوں کو جوڑ کر آپس میں پیار اور محبت بڑھانے والی شیریں زبان ہے ہم کو عہد لینا ہے کہ اردو زبان کی ہر ممکن مدد کریں اور کرائیں اردو میں جس قدر ادبی ذخیرہ ہے اسکو نئی نسل تک پہنچائیں تبھی ہم سب اردو زبان کا حق ادا کر سکتے ہیں آج ضلع بھر میں یوم اردو کے حوالہ سے درجن بھر ادبی پروگرام منعقد ہوئے سبھی اداروں نے اپنے اپنے طور سے بڑے شاندار انداز میں یوم اردو کا جشن منایا اور شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کو یاد کیا آج کا سب سے خاص پروگرام براؤن ووڈ پبلک اسکول میں منایا گیا جسمیں اسکول کے طلبہ نے بڑی اہم حصہ داری نبھاتے ہوئے شاعر مشرق کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا براؤن وڈ پبلک اسکول کی انتظامیہ اور طلباء کی جانب سے علامہ اقبال کی یوم پیدائش 9 نومبر آج بڑے خلوص اور احترام کے ساتھ براؤن ووڈ پبلک اسکول کے پرنسپل عبد الباسط اور قابل احترام صفیہ صبوحی (ڈائیریکٹر) کی زیر نگرانی دھوم دھام سے منایا گیا اس موقعے پر مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر ماجد جمیل صاحب (پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ) مہمان ذی وقار جناب تنویر چشتی صاحب (لیکچر کوچرا انٹر کالج، رام پور منیہاران) ڈاکٹر قدسیہ انجم کی شرکت قابل ذکر رہی! اس خاص موقعے پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی نے آج کے خاص دن کی اہمیت پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی آپنے کہا کہ دنیا بھر میں آج کا خاص دن 9 نومبر عالمی یوم اردو کے طور پر منایا جاتا ہے یہ دن اردو زبان کے عظیم شاعر، فلسفی اور مفکر علامہ اقبال کے یوم پیدائش کے طور پر بھی مشہور ہے علامہ اقبال کی شاعری اور فلسفہ اردو زبان اور ادب کے لیے ایک اہم اثاثہ ہیں جنھوں نے اپنے وقت اور بعد کے ادوار کو گہرائی سے متاثر کیا آل انڈیا ملی کونسل کے شعبہ دینی تعلیم کے سکریٹری مولانا ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی نے آج کے خاص دن یعنی عالمی یوم اردو کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا کہ "اردو زبان کے فروغ اور ترقی میں علامہ اقبال کا کردار بے مثال ہے ان کی شاعری اور فلسفیانہ خیالات نے اردو ادب کو نئی جہت عطا کی ہے خاص طور پر ان کی وہ نظمیں جو امت مسلمہ کو بیداری، حب الوطنی، اور ایمان کی مضبوطی کا درس دیتی ہیں، آج بھی مشعل راہ ہیں! مولانا نے اردو زبان کو ایک قومی ورثہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اردو کی حفاظت اور فروغ کے لیے سنجیدہ کوششوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا "یہ زبان نہ صرف ایک ادبی سرمایہ ہے بلکہ ہماری دینی اور ثقافتی شناخت کی بھی علامت ہے اگر ہم نے اس زبان کو نظر انداز کیا تو یہ ہماری تہذیبی جڑوں کے لیے نقصان دہ ہوگا" مولانا نے مزید کہا کہ نئی نسل کو اردو زبان کی اہمیت سے روشناس کرانا ضروری ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اردو سے دوری صرف ادبی نقصان نہیں بلکہ ہماری نئی نسل کو دینی اور ثقافتی ورثے سے بھی محروم کر دے گی!

یوم قانونی خدمات کے موقع پر آگاہی پروگرام اور ریلیوں کا انعقاد

فیروز آباد۔ ڈسٹرکٹ جج/چیئرمین، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، مسٹر ہرویر سنگھ کی رہنمائی میں، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، فیروز آباد کے زیر اہتمام، 09 نومبر 2024 کو قانونی خدمات کے دن کے موقع پر آگاہی پروگرام منعقد کیے گئے اور ریلیاں نکالی گئیں۔ ڈسٹرکٹ جج کی ہدایات کے تحت اتھارٹی کے، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج، مسٹر پیوش سدھارتھ نے قانونی حقوق اور انصاف سب کے لیے ※ کے بارے میں بیداری ریلی نکالی۔ اس سلسلے میں ٹول فری نمبر 15100 اور ریاستی اتھارٹی کا ٹول فری نمبر۔ 1800-419-0234 بھی جاری کیا گیا۔ اس موقع پر اتھارٹی کے سکریٹری ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مسٹر پیوش سدھارتھ نے عام لوگوں کو لیگل سروسز ڈے کی اہمیت اور مفت قانونی امداد حاصل کرنے کے اہل افراد کے آئینی حق کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے بلاک اور تحصیل سطح کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں بھی پنچایت سکریٹریوں، لیکھپالوں، قانونی رضا کاروں/حقوق دوستوں، قانونی امداد دفاعی کونسلوں/ انصاف کے محافظوں کے ذریعے وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی۔ اس کے علاوہ عوامی فلاحی اسکیموں اور مختلف قوانین کے بارے میں بھی جانکاری دی گئی۔ تحصیلداروں نے تمام تحصیلوں میں آگاہی پروگرام منعقد کیے اور قانونی خدمات کے دن کی تشہیر کی۔ آنگن واڑی ورکرس، آشا ورکرس، اسکولی طلباء وغیرہ نے بھی ریلیوں میں حصہ لیا اور وسیع تشہیر کی۔ اتھارٹی کے سکریٹری نے قانونی امداد کے پروگراموں میں قانون کے طلباء کی شمولیت کی اہمیت پر زور دیا جس کا مقصد شہریوں کے آئینی حقوق کے بارے میں لاعلمی کا خاتمہ کرنا ہے۔ قومی اتھارٹی کے ہیلپ لائن ٹول فری نمبر 15100 اور ریاستی اتھارٹی کے ٹول فری نمبر 1800-419-0234 کو بھی فروغ دینے کی اپیل کی گئی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے کہا کہ آئندہ قومی لوک عدالت 14 دسمبر 2024 کو تجویز کی گئی ہے جس میں عوام اپنے جائز تنازعات باہمی مفاہمت کے معاہدوں کے ذریعے حل کر سکتے ہیں۔

مدرسہ نورالہدیٰ بجلی پورہ میں منایا گیا عالمی یوم اردو

شاہجہاں پور: 9 نومبر (پی این ایس) 'سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہمارا' کے مصنف ڈاکٹر علامہ اقبال کا یوم پیدائش عالمی یوم اردو کے طور پر منایا گیا، مدرسہ نورالہدیٰ میں عالمی یوم اردو کے موقع پر مختلف تعلیمی اداروں میں مباحثے اور مضمون نویسی کے مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔ مدرسہ نورالہدیٰ بجلی پورہ کے پرنسپل اقبال حسین عرف پھول میاں نے ڈاکٹر علامہ اقبال کے بارے میں تفصیل سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا کہ آج مدرسوں میں جو ترانہ اور دعا لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری پڑھی جاتی ہے اس کے مصنف ڈاکٹر اقبال ہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دن ان کا یوم پیدائش ہے اور پوری دنیا میں عالمی یوم اردو کے طور منایا جا رہا ہے۔ پھول میاں نے کہا کہ اردو وہ زبان ہے جس کی مٹھاس پڑھنے اور بولنے میں ملتی ہے۔ حکومتی سطح پر بھی اردو کو دوسری زبان کا درجہ حاصل ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اردو ڈے کے لئے کوئی دن مقرر نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج محبین اردو آج اپنی سطح پر اردو ڈے منا رہے ہیں اور بول رہے ہیں۔ اس موقع پر مدرسہ غریب نواز کڑہ کلاں، مدرسہ ضیاء القران میں بھی اردو ڈے منایا گیا اور محبین اردو نے شرکت کی۔

اُوّر انڈیا انٹرنیشنل اسکول میں یوم اردو

کاندھلہ (پریس ریلیز) 9 نومبر یوم اردو کی مناسبت سے ہر سال کی طرح اس سال بھی اور انڈیا انٹرنیشنل اسکول کاندھلہ میں یوم اردو منایا گیا، جس میں اساتذہ کے خصوصی خطاب کے علاوہ بچوں کی طرف سے تقریری، تحریری، پوسٹر میکنگ، ایکشن ترانے اور تمثیلی مشاعرہ کے ساتھ کئی طرح کے پروگرام منعقد کئے گئے۔ بچوں کی طرف سے اردو کی بیداری کے لئے ریلی بھی نکالی گئی۔ ریلی کے دوران بچوں کے ہاتھوں میں پلے کارڈ بھی تھے جس میں اردو زبان و ادب کے حوالے سے اقوال لکھے ہوئے تھے۔ پروگرام کے دوران طلبہ سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے اسکول پرنسپل محترمہ فرحہ منیر نے کہا کہ اردو ہمارے ملک ہندوستان کی زبان ہے جسے گنگا جمنی تہذیب کی زبان بھی کہا جاتا ہے۔ آج ہماری اردو زبان بہت سے مسائل کا شکار ہے اور اس کی عوامی مقبولیت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ ہمیں نہ صرف اردو سیکھنی ہے بلکہ اپنے علاقوں میں جا کر سکھانی بھی ہے، تاکہ لوگوں کے دلوں پیار ومحبت بڑھے اور وہ پہلے کی طرح مل جل کر رہنے کی کوشش کریں۔ مولانا عمیر اختر قاسمی نے طلبہ و اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کا دن ہمارے لئے بہت اہم ہے اس لئے کہ آج یوم اردو کے ساتھ ساتھ یوم اقبال بھی ہے۔ علامہ اقبال اردو کے مشہور شاعر کے علاوہ ہمارے قومی شاعر بھی ہیں جن کا ترانہ ہندی "سارے جہاں سے اچھا" ہم اسکولوں میں پڑھتے رہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب تک ہماری طرح اردو سے محبت کرنے والے موجود ہیں اردو ختم نہیں ہو سکتی۔ بہت سی زبانیں اس دنیا سے ختم ہو گئیں اس لئے کہ اس کے چاہنے والے نہ تھے۔ جناب فرحان نعیم نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ دہلی و اطراف کا یہی وہ علاقہ ہے جس کے بارے میں اردو کے محققین اور ناقدین کا کہنا ہے کہ اردو کی شروعات انہیں علاقوں سے ہوئی ہے، اس لئے ہماری ذمہ اور بڑھ جاتی ہے کہ ہم اردو کے فروغ کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ جو لوگ اردو سے ناواقف ہیں انہیں اردو سکھائیں، تاکہ یہ بات ثابت ہو جائے کہ ان ہی علاقوں سے اردو کی شروعات ہوئی ہے، اور ہم اردو زبان کو مٹنے نہیں دیں گے۔ پروگرام کے آخر میں جناب ابوالفیض اعظمی نے طلبہ، اساتذہ اور تمام اسکول اسٹاف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اردو نہ صرف ایک زبان ہے بلکہ ہندوستانی تہذیب وثقافت کا اہم حصہ ہے۔ جو لوگ بھی ہندوستانی تہذیب وثقافت کو صحیح معنوں میں دیکھنا چاہتے ہوں انہیں اردو زبان و ادب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ اردو یہاں کی تہذیب وثقافت میں پوری طرح رچی بسی ہے۔ تمثیلی مشاعرہ میں بچوں نے جون ایلیا، بشیر بدر، عادل لکھنوی، پروین شاکر، راحت اندوری، ابرار کاشف اور ماجد دیوبندی کے کردار میں نظمیں اور غزلیں پیش کیں۔ آخر میں محترمہ مصباح مرزا کی نگرانی میں چھوٹے بچوں نے علامہ اقبال کی مشہور نظم "کھول آنکھ زمیں دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ" پر ایکشن ترانہ بھی پیش کیا۔ اقبال اشہر کی مشہور نظم "اردو ہے میرا نام میں خسرو کی پہیلی" پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ محترمہ مریم مرسینا نے پروگرام کے اختتام پر پروگرام کے بحسن وخوبی انجام تک پہنچنے پر سب کو مبارکباد پیش کی۔ پروگرام میں جناب عبداللطیف، سجاد محی الدین میر، واصل چودھری، انم جنگ، محمد نسیم مرزا، نیا جبین، ونیت سنگھ اسما قریشی کے علاوہ اسکول کے دوسرے اساتذہ بھی موجود تھے۔

جسرانہ میں ڈی اے پی نہ ملنے کی وجہ سے کسان پریشان

گھنٹوں لائن میں کھڑے رہنے کے باوجود نہیں مل کھاد

فیروز آباد۔ جسرانہ تحصیل کے کسانوں کے لیے آلو اور گندم کی بوائی کا وقت بہت اہم ہے لیکن ان دنوں کسانوں کو ڈی اے پی کی کمی کا سامنا ہے۔ جسرانہ کے علاقے میں آلو کی کاشت بڑے پیمانے پر کی جاتی ہے اور بوائی کے لیے ڈی اے پی ضروری ہے۔ لیکن اس وقت ڈی اے پی کی کمی کی وجہ سے کسانوں میں شدید غصہ پایا جاتا ہے۔ سرکاری خریداری مراکز پر صبح سے شام تک لمبی قطاریں لگی رہتی ہیں اور وہاں بھیڑ جمع ہونے کی وجہ سے افراتفری جیسی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے۔ مقامی کاشتکاروں کا کہنا ہے کہ انہیں مارکیٹ میں مہنگی اور جعلی ڈی اے پی مل رہی ہے جبکہ سرکاری خریداری مراکز پر بھی انہیں مناسب مقدار میں کھاد نہیں مل رہی۔ حالات اتنے خراب ہو گئے کہ مراکز پر ہنگامہ آرائی کے بعد پولیس کو تعینات کرنا پڑا۔ اس کے باوجود ڈی اے پی کی تقسیم کے دوران کسانوں کے درمیان لڑائی جھگڑے کے واقعات مسلسل رونما ہو رہے ہیں۔ پیر سے کسان جسرانہ خاص اور منڈی کمیٹیوں میں آ رہے ہیں اور ڈی اے پی کے لیے اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں۔ منگل کو جسرانہ خاص میں ڈی اے پی ختم ہو گئی تھی اور بدھ کو منڈی میں بھی تقسیم کے دوران زبردست ہنگامہ ہوا۔ پولیس کے موقع پر پہنچنے کے بعد بھی ہنگامہ کو روکنا مشکل ہو گیا۔ اس پورے واقعے کا ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا، جس میں کسان اور اہلکار آپس میں آمنے سامنے نظر آ رہے ہیں۔ دریں اثناء جسرانہ کی دونوں کمیٹیوں کی مقامی لوگوں اور کسان تنظیموں کی جانب سے ڈی اے پی کی کمی اور اس کی تقسیم میں بے ضابطگیوں کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ اکھلیش یادو نے بھی اس معاملے پر اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کسانوں کو ریلیف دینے کے بجائے انہیں پریشان کیا جا رہا ہے، جب کہ بی جے پی حکومت ڈی اے پی بحران کو حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔

مولانا ممتاز علی کے علم و عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ علی والا ممتاز ہوتا ہے: ڈاکٹر شجاعت حسین

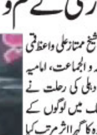

علی گڑھ۔ مولانا شیخ ممتاز علی واعظ قمی غازی پوری، امام جمعہ و الجماعت، امامیہ حال، پچکوئیاں روڈ، دہلی کی رحلت نے ہندوستان و بیرون ملک میں لوگوں کے ذہن و قلب پر غم واندوہ کا گہرا اثر مرتب کیا ہے۔ مسلسل مجلس، کانفرنس اور تعزیتی جلسے ہو رہے ہیں۔ مرحوم شیخ ممتاز علی واعظ قمی ابن مرحوم شیخ محمد صدیق جامعہ جوادیہ، جامعہ امامیہ (بنارس)، مدرسۃ الواعظین (لکھنو)، نجفیہ، قم المقدسہ، افریقہ، جرمنی، ہالینڈ سے درس وتدریس وتبلیغ کے بعد 1993 میں آخری سانس تک انجمن اثناء عشری کی زیر تولیت قائم، امامیہ حال، امام جمعہ و الجماعت انجام دیتے رہے۔ 30 سال پرانا پروگرام یعنی 4 اگست 1994، غالب اکیڈمی، بستی نظام الدین، دہلی میں ڈاکٹر شجاعت حسین کی کتاب، وزڈم آف علیؑ کے رسم اجرا میں شیخ ممتاز علی واعظ قمی طاب ثراہ بڑی خوشی سے شریک ہوئے کیونکہ وہ اہل علم و قلم دوست وشفیق تھے۔ اس رسم اجرا پروگرام میں آپ کے علاوہ پروفیسر شارب رودولوی، فتح پوری مسجد کے امام ڈاکٹر مفتی مکرم، ایم پی سجن کمار، ایم ایل اے، شعیب اقبال، ذہین نقوی، افتخار جیلانی، عبدالسنان و عبدالباری وغیرہ مہمانان خصوصی تھے۔ مولانا شیخ ممتاز علی واعظ قمی صاحب نے شرکاء مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے ڈاکٹر شجاعت حسین سے سوال کیا تھا کہ آخر آپ نے وزڈم آف علیؑ ہی کیوں تحریر کیا؟ آپ کے جواب میں ڈاکٹر شجاعت حسین نے اپنے خطاب میں جواب دیا کہ اگر ہم امام علی علیہ السلام پر لکھی گئی کتابوں کو شیلف پر تلاش کرتے ہیں تو زیادہ تر کتابیں امام علیؑ کی جنگوں میں شجاعت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ چونکہ میں اس دوران نہج البلاغہ کا مطالعہ کر رہا تھا، میرا ذاتی نتیجہ یہ تھا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت علی علیہ السلام کی ذوالفقار بھی علم کی روشنی میں کفار کے سر قلم کرتی تھی۔ میرے علمی جواب سے مولانا ممتاز علی صاحب بہت خوش ہوئے اور پروگرام کے بعد ڈاکٹر شجاعت حسین کو گلے لگایا اور قلم میں اور بھی زور آنے کی دعائیں دی۔ مولانا شیخ ممتاز علی واعظ قمی طاب ثراہ عابد، عالم، عاقل، صالح، مخلص و منکسر المزاج شخصیت کے حامل تھے۔ آپ منبر ومحراب، درس وتدریس، قلم وزبان، علم و عمل سے خدمت دین وخدمت خلق میں شب وروز مصروف رہے۔ ترک دنیا، لالچ، مال و دولت کی تبلیغ کرتے رہے، اور قرب اللہ، اور عشق محمدؐ اور آل محمد مصطفی ﷺ میں کی طرف مائل کرنے میں اپنی 67 سالہ زندگی صرف کی۔ آپ کے علم و عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ علیؑ والا روز روشن کے مانند اپنے کارنامے سے ممتاز ہوتا ہے۔

گھر سے ایک ساتھ نکلے دو جنازے، گاؤں میں سوگ کی لہر

جھانسی 9 نومبر (پی این ایس) ضلع کے پونچھ تھانہ علاقے کے تحت گاؤں ڈھورکا میں ایک خاتون اپنے شوہر کی موت کو برداشت نہ کر سکی۔ شوہر کی موت کے چند منٹ بعد بیوی بھی چل بسی۔ تھانہ صدر کے تحت گاؤں ڈھورکا کا رہائشی 75 سالہ رتی رام کھنگر کافی عرصے سے بیمار تھا۔ رتیرام کا جمعہ کی رات تقریباً 8:00 بجے بیماری کی وجہ سے گھر میں ہی انتقال ہو گیا۔ رتیرام کی موت کے وقت ان کے تین بیٹے ونود، پرمود، پروین اور بیوی جانکی موجود تھے۔ جانکی اپنے شوہر کی موت کو برداشت نہ کر سکی۔ جانکی وہیں گر گئی۔ کچھ دیر بعد جانکی دیوی کی بھی سانسیں رک گئیں۔ دونوں کی اچانک موت سے گھر میں کہرام مچ گیا۔ رتیرام اور جانکی کی موت کے بعد خاندان میں سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ ہفتہ کو ونود نے اپنے والد رتیرام اور ماں جانکی کی آخری رسومات ادا کیں۔ جب میاں بیوی ایک ساتھ فوت ہوئے تو گاؤں میں دن بھر طرح طرح کے چرچے ہوتے رہے۔

کانپور میں کوچنگ کے دو ٹیچروں پر طالبہ کی عصمت دری کا الزام، دو ملزمان گرفتار

کانپور: 9 نومبر (پی این ایس) کاکادیو تھانہ علاقے میں ایک کوچنگ کلاس میں نیٹ کی تیاری کر رہی ایک طالبہ کے ساتھ اس کے کوچنگ کے دو ٹیچروں نے عصمت دری کی۔ الزام ہے کہ اس کے کوچنگ ٹیچر نے اپنے ساتھی استاد کے ساتھ مل کر اسے پہلے شراب پلائی۔ اس کے بعد وہ اسے ایک فلیٹ میں لے گئے اور اس کی عصمت دری کی۔ اس دوران طالبہ کی ایک فحش ویڈیو بھی بنائی گئی۔ بعد ازاں اس نے اسے وائرل کرنے کی دھمکی دے کر اس کے ساتھ گندی حرکتیں بھی کیں۔ پولیس نے ملزم اساتذہ کو گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس کو دی گئی شکایت کے مطابق طالبہ نیٹ کی تیاری کر رہی ہے۔ کوچنگ ٹیچر ساحل صدیقی، جو بائیولوجی پڑھاتے ہیں، اپنے ساتھی استاد وکاس پوروال کے ساتھ مل کر سب سے پہلے اسے شراب پینے کی پیش کش کی۔ اس کے بعد وہ اسے ایک فلیٹ میں لے گئے اور اس کی عصمت دری کی۔ اس دوران ملزم نے ایک فحش ویڈیو بھی بنائی۔ انہوں نے اسے وائرل کرنے کی دھمکی دے کر بلیک میل کیا اور کئی بار اس کی عصمت دری کی۔ طالبہ کی شکایت پر کلیان پور پولیس نے دونوں ملزم اساتذہ کے خلاف رپورٹ درج کر کے انہیں گرفتار کر لیا ہے۔ اے سی پی کلیان پور ابھیشیک پانڈے نے بتایا کہ طالبہ کے مطابق، ساحل صدیقی، جو حیاتیات پڑھاتا ہے، نے جنوری 2022 میں نیو ایئر پارٹی کے نام پر اسے مکڑی کھیڑا کے ایک فلیٹ میں بلایا تھا۔ جب طالبہ وہاں پہنچی تو وہاں کوئی اور موجود نہیں تھا۔ اس دوران ساحل نے اسے شراب پلایا۔ جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی۔ اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ساحل نے اس کی عصمت دری کی اور اس کی فحش ویڈیو بھی بنائی۔ ساحل نے ویڈیو وائرل کرنے کی دھمکی دے کر کئی بار اس کی عصمت دری کی۔ اس کے بعد ایک دن ساحل کا دوست کیمسٹری ٹیچر وکاس پوروال بھی نشے کی حالت میں فلیٹ میں داخل ہوا اور اس کی عصمت دری کی۔ جب اس نے یہ بات اپنی ماں کو بتائی تو انہوں نے اسے کسی طرح ساحل صدیقی کے چنگل سے بچایا۔

جی ایس ٹی ٹیم کی صرافہ بازار میں چھاپہ ماری

دیوبند، 9 نومبر (ایچ ایف خان) گڈس اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) ٹیم نے شہر کے صرافہ بازار میں چھاپہ ماری کرتے ہوئے صرافہ تاجروں کے لائسنس اور ہال مارک کی جانچ کی۔ اس دوران بازار میں افراتفری کا ماحول بنا رہا۔ تاجر رہنماؤں نے ٹیم کو یقین دلایا کہ تمام تاجروں کے ذریعہ ضروری دستاویزات جلد مکمل کر لئے جائیں گے۔ جی ایس ٹی افسر شری کانت مشرا کی قیادت میں جی ایس ٹیم نے دیوبند پہنچ کر صرافہ بازار میں چیکنگ مہم چلائی۔ جی ایس ٹی ٹیم کے ذریعہ کی جا رہی چھاپہ ماری کی خبر سے صرافہ تاجروں میں افراتفری کا ماحول بنا رہا۔ ٹیم نے ایک درجن سے زیادہ دکانوں پر پہنچ کر لائسنس اور ہال مارکس وغیرہ کو چیک کیا۔ جس میں کئی تاجر جی ایس ٹی ٹیم کو جی ایس ٹی اور ہال مارک سے متعلق دستاویزات نہیں دکھا سکے۔ چھاپے کی اطلاع ملتے ہی نگر ادیوگ ویاپار منڈل کے صدر منوج سنگھل اور وارڈ ممبر وپن تیاگی ایڈوکیٹ وغیرہ موقع پر پہنچ گئے اور ٹیم میں شامل افسران سے بات کی۔ ٹیم کی قیادت کر رہے شری کانت مشرا نے بتایا کہ ٹیم کسی کی شکایت پر یہاں پر نہیں آئی ہے بلکہ روٹین معائنہ کے لئے یہاں پر پہنچی ہے، انہوں نے بتایا کہ کاروبار کے لئے صرافہ تاجروں کے پاس ہال مارک لائسنس اور جی ایس ٹی نمبر کا ہونا ضروری ہے۔ بصورت دیگر اس کے بغیر کاروبار کرنا قانونی جرم ہے۔

نصابی کتابیں ایسی ہوں جو بچوں کے ذہن میں نئے جذبات جگا سکیں

وزیر اعلیٰ یوگی نے 'گومتی بک فیسٹیول کے تیسرے ایڈیشن کا کیا افتتاح

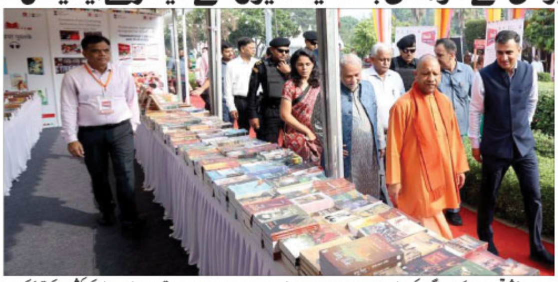

لکھنؤ: 09 نومبر۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے کہا ہے کہ ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ہم نصابی کتابوں کے ساتھ ایسی کتابیں بھی بچوں کو دیں، جو ان کے ذہنوں میں نئے جذبات کو جگا سکیں۔ طلباء کو چاہیے کہ وہ کتابوں کا مطالعہ کریں اور ان پر غور کریں اور اچھی چیزوں کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا تھا کہ جب شہری پڑھتے ہیں تو ملک آگے بڑھتا ہے یعنی جب لوگ پڑھتے ہیں تو ملک آگے بڑھتا ہے۔ ملک کو آگے لے جانے کے لیے ہم سب کو نیک کاموں میں دلچسپی لینا ہو گی۔ وزیر اعلیٰ آج گومتی ریور فرنٹ پر گومتی بک فیسٹیول کے تیسرے ایڈیشن کا افتتاح کرنے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کررہے تھے۔ اس سے قبل انہوں نے بک اسٹالز کا دورہ کیا اور بچوں سے بات چیت کی اور انہیں کتابیں اور چاکلیٹ تحفے میں دیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کے ڈیجیٹل دور میں ہر کوئی سمارٹ فون جیسی ڈیوائسز پر منحصر ہو گیا ہے۔ پہلے ٹیکنالوجی انسان استعمال کرتے تھے، اب ٹیکنالوجی انسانوں کو استعمال کر رہی ہے۔ نوجوانوں کے 24 گھنٹے کے یومیہ معمول میں اوسطاً 6 0 گھنٹے اسمارٹ فون یا کسی اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر صرف ہوتے ہیں۔ اگر نوجوان اپنی زندگی کا چوتھائی حصہ کسی اور بامعنی کام میں گزاریں تو یہ ان کی صحت، ملک اور معاشرے کے لیے مفید ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اچھی لکھنے اور لکھنے والوں کی طرف عام لوگوں کی دلچسپی کم ہوتی جا رہی ہے۔ ٹیکنالوجی کا استعمال اچھی بات ہے لیکن اگر ہم ٹیکنالوجی کے غلام بن گئے تو یہ ملک اور معاشرے کے ساتھ انصاف نہیں ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہے کہ عام لوگوں کی سہولت کے لیے ویدک سنسکرت کو عملی سنسکرت کی شکل دینے والے مہارشی والمیکی اتر پردیش کی سرزمین پر پیدا ہوئے۔ اس نے رامائن کی شکل میں دنیا کی پہلی مہاکاوی تحریر کی۔ زمانے کے مطابق سنسکرت کے علاوہ دوسری زبانوں میں بھی ادب تخلیق ہوا۔ جب گوسوامی تلسی داس جی نے سنسکرت میں رامائن لکھنا شروع کی تو وہ جتنا زیادہ لکھتے گئے، اتنا ہی غائب ہوتا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ہنومان جی ان کے سامنے آئے اور ان سے مقامی زبان میں رامائن لکھنے کو کہا۔ اس کے بعد انہوں نے اودھی زبان میں شری رام چرت مانس کی تصنیف کی۔ آج ہر گھر میں اودھی زبان میں شری رام چرت مانس کا ورد کیا جاتا ہے۔ لکھنے والوں کو بے وقت کام شائع کرنے کی ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ ہمیں عوام الناس کو بھی آگاہ کرنا چاہیے۔ کلاسیکی تخلیقات لکھنے والے مصنفین کے لیے احترام کا جذبہ ہونا چاہیے۔ اس کی تخلیقات کو ہر گھر تک پہنچانے کا کام کیا جائے۔ ہندوستانی روایت ہمیشہ سے اس کام سے وابستہ رہی ہے۔ قارئین کو اس کام میں مشغول ہونے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ سوچنے کی روایت کو پروان چڑھانا ہوگا۔ مصنفین کو بچوں، نوجوانوں اور بوڑھوں وغیرہ سے متعلق مختلف موضوعات پر کلاسک کام لکھنا ہوں گے۔ قارئین کی دلچسپی کا خیال رکھنا ہوگا۔ ایک زمانہ تھا کہ لوگ بڑی تعداد میں کتابیں خریدا کرتے تھے۔ آج کے دور میں لوگوں کو کم صفحات کے تخلیقی کاموں کو دلچسپ انداز میں فراہم کرنے پر توجہ دینی ہوگی۔ انہوں نے ادیبوں، معاشرے کے نیک نیت لوگوں اور قیادت طبقے سے تحریری کام کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اس سے آنے والی نسلوں اور معاشرے کو رہنمائی ملے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم سب اس عظیم روایت کے وارث ہیں، جہاں میدان جنگ میں سریمد بھگواد گیتا کی شکل میں بہترین صحیفہ لکھا گیا ہے۔ سریمد بھگواد گیتا 5000 سالوں سے ہم سب کے لیے تحریک کا مرکز رہی ہے۔ کروکشیتر ایک مذہبی علاقہ بن گیا۔ آج بھی سناتن مذہب کا ہر پیروکار کروکشیتر جا کر قدیم کنویں میں نہانا چاہتا ہے۔ ہندوستانی روایت قدیم زمانے سے علم کی تڑپ رہی ہے۔ یہ روایت بنیادی طور پر سننے، غور کرنے اور غور کرنے کی ہے۔ اس کا مطلب ہے اپنی زندگی میں اچھے خیالات کو سننا، غور کرنا اور ان پر عمل کرنا۔ سریمد بھاگوت گیتا میں بیان کردہ " ناہی گیان سدرشم پاویترامیہ ودیتے" کا جذبہ ہم سب کو ترغیب فراہم کرتا ہے۔ ایک مدت کے بعد ہماری رشی روایت کو یہ احساس ہوا ہوگا کہ ایک وقت آئے گا جب لوگ اس روایت پر اصرار نہیں کر پائیں گے، اس لیے ہزاروں رشی سیتا پور کے نیمیشرنیا میں ہندوستان کے ویدک علم کی روایت کو محفوظ کر سکیں گے۔ لکھنؤ کے قریب حکیموں نے اسے اپنے خیالات اور مراقبہ سے لکھا تھا۔ نتیجے کے طور پر Naimisharanya ایک زیارت گاہ کے طور پر تیار ہوا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گومتی نہ صرف ایک دریا ہے بلکہ یہ ایک ثقافت بھی ہے۔ ملک میں دریاؤں کو ثقافت کی ایک شکل کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ ہم سب نے اس ثقافت کو تہذیب سے جوڑا ہے۔ دنیا کی تمام قدیم ثقافتیں کسی نہ کسی دریا کے کنارے پروان چڑھی ہیں۔ وزیر اعظم کی رہنمائی میں لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور ضلع انتظامیہ کے تعاون سے لکھنؤ کی لائف لائن دریائے گومتی کے کنارے پر گومتی بک فیسٹیول کے تیسرے ایڈیشن کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ یہ کتاب میلہ 09 سے 17 نومبر 2024 تک منعقد کیا جائے گا۔ نیشنل بک ٹرسٹ نے ریاستی حکومت کے ساتھ مل کر یہ اچھی پہل کی ہے۔ اس اقدام کو ہر گھر تک پہنچانا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نیشنل بک ٹرسٹ کی اس کوشش کو لکھنؤ کے ساتھ ساتھ ریاست کے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرس میں بھی آگے بڑھانا ہوگا۔ ضلع انتظامیہ کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ لکھنؤ کا ہر ادارہ اگلے 09 دنوں تک اس کتاب میلے میں موجود رہے۔ کتاب میلے میں جو بھی آئے وہ اپنی دلچسپی کے مطابق کوئی نہ کوئی کتاب ضرور خریدے۔ یہاں وہ اپنی دلچسپی پر تبصرہ بھی کریں۔ ہمیں پڑھنے میں دلچسپی پیدا کرنی ہوگی۔ اگر نوجوان کچھ وقت دلچسپ کتابیں پڑھنے اور ڈیجیٹل دنیا کے ساتھ تخلیقی کام کرنے میں صرف کریں تو انہیں اس کا فائدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ گومتی بک فیسٹیول مزید بلندیوں کو حاصل کرے گا۔ ہمیں اسے ریاست کی آبادی کے لحاظ سے ملک کے سب سے بڑے کتاب میلے کے طور پر آگے بڑھانا ہوگا۔ نیشنل بک ٹرسٹ کے چیئرمین پروفیسر ملند سدھا کر مراٹھے اور ڈائریکٹر مسٹر یوراج ملک نے بھی پروگرام سے خطاب کیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ کے مشیر اونیش کمار اوستھی، ڈویژنل کمشنر محترمہ روشن جیکب اور دیگر معززین موجود تھے۔

عدالت عظمیٰ کا علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار بحالی کا فیصلہ قابل ستائش: ڈاکٹر عمار رضوی

لکھنؤ۔ مائنارٹیز فورم نے آرٹیکل 30(1) میں ملے حق کی روشنی میں فیصلہ کو حق و انصاف کی جیت قرار دیا۔ آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کی ایک میٹنگ فورم کے لکھنؤ واقع دفتر پارک روڈ پر علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار بحالی کے عدالت عظمیٰ کے خوش آئند فیصلہ پر منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں فورم کے متعدد عہدیداران اور اراکین شامل ہوئے۔ فورم کے قومی صدر ڈاکٹر رضوی، سابق کارگزار وزیر اعلیٰ حکومت اتر پردیش نے اپنے صدارتی تقریر میں کہا کہ یہ فیصلہ ملک کی تمام اقلیتوں کے لیے قابل مسرت اور قابل استقبال ہے۔ ہندوستان کا آئین آرٹیکل 30(1) اقلیتوں کو تعلیمی اداروں کے قیام اور انکے انتظامیہ کا حق فراہم کرتا ہے۔ عدالت عظمیٰ کی ۷ رکنی ججوں کی بینچ نے اپنے ہی فیصلہ کو پلٹتے ہوئے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار بحالی کی راہ ہموار کردی۔ ڈاکٹر رضوی نے اس فیصلہ کو ملک گیر سطح پر اقلیتوں کے حقوق اور انکی تعلیمی و تدریسی اداروں کی منفرد شناخت کی بقا اور اقلیتوں کو تعلیمی موقع ملنے میں آسانی سے تعبیر کیا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا قیام اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں میں تعلیمی بیداری اور انکی ترقی کے لئے جس مقصد سے ہوا تھا وہ ہر ہوشمند شخص پر عیاں ہے۔ مستقبل قریب میں بھی اس ادارے سے فارغ ہو کر طلبہ ملک کا نام پوری دنیا میں روشن کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ میٹنگ میں مختلف عہدیداران نے اپنے اپنے خیالات سے اس فیصلہ کو اقلیتی تعلیمی اداروں کے لئے خوش آئند بتایا۔ میٹنگ میں ڈاکٹر رضوی نے سرسید احمد خان کی ملت میں تعلیمی بیداری کے لئے کئے گئے کاموں کا ذکر کرتے ہوئے انکی کاوشوں کو سراہا اور سبھی فورم کے ممبران نے انکو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس میٹنگ میں ڈاکٹر عمار رضوی کے علاوہ خصوصی طور پر مرزا اسلم بیگ، ڈاکٹر ہارون رضوی، اسد معروف مونی، شہاب الدین خان، فرقان بیگ، ڈاکٹر احتشام خان، جمیل حسن نقوی، جیتیندر ورما، روی پرکاش یادو، سردار دویندر سنگھ نارنگ، عطیق احمد انصاری، اعجاز احمد، اظہر عباس زیدی بھللو وغیرہ شامل ہوے۔

اُردو رسم الخط کا استعمال مدارس کے طلباء دیانتداری سے کرتے ہیں: ڈاکٹر اسلم مرتضیٰ

لکھنؤ پریس ریلیز۔ اُردو بولنے والوں کی تعداد میں عالمی سطح پر روز بہ روز اضافہ ہو رہا ہے۔ اردو ادب کی دیگر اصناف شاعری اور ڈراما بھی مقبول ہو رہا ہے لیکن ان سب پروگرام میں حصہ لینے والے انگریزی یا ناگری رسم الخط کے استعمال کا چلن کثرت سے ہو گیا ہے۔ مشاعروں اور سیمینار کے علاوہ اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے مقابلوں میں حصہ لینے والے اُردو رسم الخط کے بجائے مختلف زبانوں کے رسم الخط کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ بات دیگر ہے کہ ان کی زبان اردو ہوتی مگر کوئی بھی زبان اپنے رسم الخط کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ دور حاضر میں مدارس ہی سب سے زیادہ اُردو رسم الخط کے محافظ ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مدرسہ جامعہ شیخ البنات پہیا اعظم پور کاکوری میں منعقد عالمی یوم اُردو کی تقریب میں ڈاکٹر اسلم مرتضی نے کیا۔ محترمہ چاند بانو کی صدارت میں ہونے والے اس پروگرام کا آغاز واعظہ جمال کی تلاوت کلام پاک سے ہُوا۔ اقراء عشرت اور فردوس مہربان حمد اور نعت شریف کے ذریعہ بارگاہ خداوندی اور بارگاہ رسالت میں نذرانہ عقیدت پیش کیا گیا۔ اسماء قمر الدین نے اُردو کی شیرینیت پر روشنی ڈالی۔ فرح چاند نے اقبال کی شاعری کے حوالے سے ان کی کچھ مکالماتی نظموں کی خصوصیات کو بیان کیا۔ مدرسہ کی پرنسپل شگفتہ چاند نے تمام معلمات اور طالبات کو عالمی یوم اُردو پروگرام منعقد کرنے خدمات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض ساریہ شریف نے انجام دیا۔ شگفتہ، حنا، ندا، زیبا، بقا، فاطمہ، درخشاں مہنور، اسماء معروف، عفیرہ، نمرہ آور نازیہ نے عالمی یوم اُردو پروگرام مختلف موضوع پر ثقافتی پروگرام پیش کئے۔

اردو زبان ہندوستان کی مشترکہ تہذیب وثقافت کی ترجمان ہے: پروفیسر فخر عالم

لینگویج یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں عالمی یوم اردو کے موقع پر ایک پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ، 11 نومبر۔ خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں عالمی یوم اردو کی مناسبت سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کے صدر پروفیسر فخر عالم نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان کسی خاص مذہب کے ماننے والوں کی زبان نہیں ہے بلکہ یہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیب وثقافت کی ترجمان ہے اور یہ ایک ایسا مشترکہ ورثہ ہے جو مختلف زبانوں، مذاہب اور ثقافتوں کا حسین امتزاج ہے۔ اردو نہ صرف ایک زبان ہے بلکہ ایک ثقافت، ایک ورثہ اور ایک شعور کی علامت ہے۔ عالمی یوم اردو ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمیں اپنی زبان، ثقافت اور تاریخ کو بچانے اور اس کا فروغ کرنے کے لیے اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لانا چاہیے۔ انھوں نے آج کی تاریخ کی مناسبت سے اردو زبان وادب کی دو نابغہ روزگار اور عبقری شخصیتوں علامہ اقبال اور مولانا ابوالکلام آزاد کے بارے میں بھی اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ان دونوں شخصیتوں نے ادبی و علمی اور قومی تاریخ کے دھارے کو ایک نیا رخ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کا ادبی اور علمی سرمایہ اتنا وقیع اور معنی خیز ہے کہ اس کی تفہیم وتعبیر کے لئے مسلسل مطالعے کی ضرورت ہے۔ اس پروگرام میں مختلف ریسرچ اسکالرس کے ذریعے سے علامہ اقبال اور مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیتوں اور ان کے کارناموں کو بنیاد بنا کر اہم مقالات پڑھے گئے۔ ریسرچ اسکالر راشدہ خاتون نے "مولانا ابوالکلام آزاد کثیر الجہات شخصیت" کے عنوان سے مقالہ پیش کیا ہے۔ انھوں نے اپنے مقالے میں آزاد کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ آزاد کے ادبی و علمی اور سیاسی کارناموں کے ساتھ وزیر تعلیم رہتے ہوئے انھوں نے ہندوستان کے تعلیمی نظام میں بہتری لانے کے لئے جو عملی اقدامات کئے ہیں، اس پر گفتگو کرنے کی اہم ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ اس پروگرام میں ریسرچ اسکالر ام ایمن نے " مولانا ابوالکلام آزاد تصور تعلیم" ریسرچ اسکالر معین الدین نے " ریسرچ عرفی خانم نے " بچوں کے اقبال" ریسرچ اسکالر عبداللہ نے " تفہیم آزاد غبار خاطر کے آئینے میں" اور انوری خاتون نے مولانا ابوالکلام آزاد بہ حیثیت صحافی کے عنوانات مقالے پیش کئے۔ ان مقالات پر ریسرچ اسکالرس اور طلبہ نے مختلف سوالات بھی قائم کئے جس کا مقالہ نگاروں نے جوابات دیئے۔ اس پروگرام میں سابق طالب علم محمد احمد نے شعبہ اردو اور اردو زبان کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مقالہ خوانی کے بعد بی اے کے طلبہ علاؤالدین، غلام وارث، محمد انس، محمد ارباز اور محمد ذاکر نے کلاسیکی شاعروں کی غزلیں اور اقبال کی نظمیں پیش کیں۔ ریسرچ اسکالر حسن اکبر نے اقبال کی نظم ترنم میں سنائی جس سے طلبہ محظوظ ہوئے۔ اس پروگرام کی نظامت عبد القادر اور کلمات تشکر ریسرچ اسکالر محمد کیم نے انجام دی۔ اس پروگرام میں پروفیسر ثوبان سعید، ڈاکٹر اکمل شاداب، ڈاکٹر مرتضی اطہر، ڈاکٹر ظفر التقی، ڈاکٹر منور حسین، ڈاکٹر سدھارت سدیپ اور ڈاکٹر موسیٰ رضا کے علاوہ شعبے کے طلبہ کثیر تعداد میں موجود تھے۔

اردو وطن عزیز کی خوبصورت زبان ہے: مولانا خالد رشید

دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل میں یوم اردو کا اہتمام کیا گیا

لکھنؤ، ۹ نومبر۔ اردو ایک ایسی زبان ہے جو اپنی لطافت، سلاست شیریں بیانی اور گوناگوں خصوصیات کے باعث ہر ایک کے دل میں جلد گھر کر جاتی ہے۔ یہ زبان اب جغرافیائی، علاقائی اور قومی حدود سے نکل کر عالم گیر ہو چکی ہے۔ اس کا ثبوت پوری دنیا میں آباد اردو بستیاں ہیں۔ آج اس عظیم شاعر اور مفکر کو یاد کیا جا رہا ہے جس نے اردو کے دامن کو اپنی شاعری سے مالا مال کیا۔ وہ اپنی اردو شاعری کی وجہ سے میر، غالب اور داغ کے ہم پلہ ہیں۔ ان خیالات کا اظہار امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی ناظم دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل نے کیا۔ وہ آج دارالعلوم میں "یوم اردو" کے سلسلے میں سیمنار کو خطاب کر رہے تھے۔ مولانا نے علامہ محمد اقبال کو ان کے یوم ولادت پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی شاعری کو اسلامیت اور صالح مشرقی اقدار وروایات کے فروغ وتحفظ کے لیے وقف کر دیا تھا۔ اسی وجہ سے انہیں شاعر اسلام اور شاعر مشرق کے القاب دیے گئے۔ آج بھی وہ اردو والوں کے دلوں میں بستے ہیں۔ اردو وطن عزیز کی سب سے خوبصورت زبان ہے۔ مولانا فرنگی محلی نے کہا کہ اقبال اپنے فلسفہ خودی، طلوع اسلام، مسجد قرطبہ، ساقی نامہ اور شکوہ جواب شکوہ جیسی معرکتہ الآرا نظموں کے سبب بہت مقبول ہوئے۔ انہوں نے ملی ترانہ اور متعدد ملی نظمیں لکھیں۔ انہوں نے وطن عزیز کے لیے "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" جیسا بہترین اور لازوال قومی ترانہ لکھ کر محبان وطن کی صف میں اپنا نام محفوظ کرا دیا۔ علامہ نے "ہندوستانی بچوں کا قومی گیت" "رام" اور "نیا شوالہ" جیسی نظمیں لکھ کر ہندو مسلم بھائی چارہ اور قومی یک جہتی کے جذبات اور اقدار کو فروغ دیا۔ مولانا خالد رشید نے اردو زبان کی ترویج، اشاعت اور تحفظ کے لیے والدین اور سرپرستوں سے درخواست کی وہ اپنے بچوں کو اردو کی تعلیم کے لیے کم از کم آدھا گھنٹہ ضرور دیں۔ انہوں نے محبان اردو سے گزارش کی کہ وہ اردو اخبارات اور کتابیں خرید کر پڑھیں۔ مولانا نعیم الرحمن صدیقی مہتمم دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل نے سیمنار میں اردو زبان پر مقالہ پڑھا۔ انہوں نے اپنے مقالے میں کہا کہ اردو کی خوش بختی ہے کہ اس کے ابتدائی ادوار کے بنیاد گزاروں کی بڑی تعداد داعیان اسلام اور علمائے کرام کی تھی۔ اسی بنا پر مذہب اسلام نے اردو پر اپنا دست شفقت رکھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام کی دیگر زبانوں کے مقابلے میں یہ سب سے صغیر السن تو ضرور ہے لیکن مذہبی ادبیات کے ذخیرے میں یہ قطعاً سر افگندہ نہیں ہے۔ آج بھی مدارس و مکاتب اسلامی، تبلیغی جماعتوں اور اصلاحی جلسوں کے ذریعے اردو کی حفاظت ترویج، فروغ واشاعت کا کام جاری ہے۔ انہوں نے مقالے میں آگے کہا کہ کسی بھی زبان کے تحفظ اور ترویج کی ذمہ داری جتنی حکومت وقت کی ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ عام آدمی کی ہوتی ہے۔ اس لیے کہ جب ہماری نئی نسل اردو سے ناواقف ہوگی تو اسکولوں میں اردو اساتذہ کا تقرر کیوں ہوگا؟ جب ہمارے گھروں میں ہندی، انگریزی اور دیگر زبانوں کے اخبارات اور کتابیں تو آئیں گی لیکن اردو اخبارات اور کتابیں نہیں ہوں گی تو اردو کیسے عام ہوگی؟ سیمنار کو مولانا محمد مشتاق اور مولانا محمد سفیان نظمی نے بھی خطاب کیا۔ نظامت کے فرائض قاری محمد ہارون نے انجام دیے اور سیمنار کا آغاز قاری قمر الدین استاد دارالعلوم فرنگی محل کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

کمپیوٹر ٹریننگ نوجوانوں کے روزگار اور خود انحصاری کے لیے نئی سمت

لکھنؤ، 9 نومبر، 2024 وفا عباس کی قیادت میں عنبر فاؤنڈیشن نے آج "بی ایمپلائی ایبل" کمپیوٹر لٹریسی پروگرام کے تحت ایک خصوصی اورینٹیشن سیشن کا انعقاد کیا، جس میں زیر تربیت بچوں کو آگے کی راہ دکھانے کے لیے رہنمائی فراہم کی گئی۔ یہ پروگرام یکم اگست کو شروع ہوا اور اب تک تقریباً 750 بچوں کو تربیت دی جا چکی ہے۔ وفا عباس کی دور اندیشی کاوشوں کی وجہ سے ان میں سے تقریباً 25 بچے روزگار کے مختلف مواقع سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ امبر فاؤنڈیشن کی یہ مہم لکھنؤ کے نوجوانوں کو خود کفیل بنانے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ پروگرام میں ماہر نفسیات شازیہ حسن، سماجی کارکن زمانت علی اور انسٹی ٹیوٹ کے مالک عادل مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ شازیہ حسن نے کہا کہ وفا عباس اور عنبر فاؤنڈیشن کا یہ اقدام بچوں کو خود انحصاری میں نمایاں مدد فراہم کر رہا ہے۔ وفا عباس کی تعریف کرتے ہوئے زمانت علی نے کہا کہ وفا عباس کی یہ کاوش معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے ایک منفرد قدم ہے۔ عادل نے اس پروگرام کا حصہ بننے اور لکھنؤ کے نوجوانوں کو روزگار کی طرف لے جانے پر فخر محسوس کیا۔ بچوں کی تعلیمی اور کمپیوٹر کی مہارت کی نشوونما پر زور دیتے ہوئے، وفا عباس نے کہا، "ہمارا مقصد یہ ہے کہ لکھنؤ کے بچے اور نوجوان خود انحصار بنیں اور اپنے مستقبل کو محفوظ بنائیں۔" انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس مہم کو آہستہ آہستہ لکھنؤ کے مختلف علاقوں تک بڑھایا جائے گا تاکہ شہر کے تمام نوجوان اس کا فائدہ اٹھا سکیں۔ وفا عباس نے اس واقفیت کے ذریعے پیغام دیا کہ عنبر فاؤنڈیشن کا مقصد نہ صرف روزگار فراہم کرنا ہے بلکہ معاشرے میں مثبت تبدیلی لانا بھی ہے۔

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں آن لائن ورکشاپ

لکھنؤ، 9 نومبر 2024: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبہ کمپیوٹر سائنس اور انفارمیشن ٹکنالوجی میں "جاوا کا استعمال کرتے ہوئے 3 درجے کی ویب ڈیولپمنٹ" کے موضوع پر ایک آن لائن ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ورکشاپ میں جاوا ویب ڈیولپمنٹ کے بارے میں لکھنؤ انفوٹیک کے پروجیکٹ مینیجر جناب پنکج مشرا نے طلبہ سے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انھوں نے طلبہ کے لئے ایس کیو ایل ڈیٹا بیس کنکشن اور انٹرفیس ڈیزائننگ کا آن لائن مظاہرہ کیا تاکہ طلبہ ان کی تکنیکی اور فنی باریکیوں کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ اس کے علاوہ انھوں نے سرور سائیڈ پروگرامنگ اور JDBC کے مختلف تصورات اور ان کے عملی استعمال کو دکھایا۔ اس ورکشاپ کے کنوینر ڈاکٹر مظہر خالق سبجیکٹ انچارج اور کوآرڈینیٹرز ڈاکٹر رضا عباس حیدری، اسسٹنٹ پروفیسر، اور محترمہ شگفتہ خان، اسسٹنٹ پروفیسر (عارضی) کے علاوہ اس ورکشاپ میں شعبہ کے طلبہ کثیر تعداد میں موجود تھے۔

ضمنی انتخابات سے پہلے کانگریس کا بڑا پلان

سپا امیدواروں کو ملے گا فائدہ

لکھنؤ 9 نومبر (پی این ایس) کانگریس جو یوپی اسمبلی انتخابات کی تیاری کر رہی ہے، اب بی ایس پی پس منظر والے لیڈروں پر نظریں جما رہی ہے۔ ان لیڈروں کو کانگریس کیمپ میں شامل کر کے سماجی انصاف کے معاملے کو تیز کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ اگر پارٹی ضمنی انتخابات سے پہلے کچھ لیڈروں کو شامل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو یہ یقینی ہے کہ ایس پی امیدواروں کو اس کا سیدھا فائدہ پہنچے گا۔ ریاست میں نو نشستوں پر ضمنی انتخابات ہو رہے ہیں۔ کانگریس نے اس الیکشن میں کوئی امیدوار کھڑا نہیں کیا ہے لیکن وہ اتحاد میں شامل ہونے کا دعویٰ کر رہی ہے۔ پارٹی کے پالیسی سازوں کا ماننا ہے کہ اگر اس کے کیمپ میں دلتوں اور انتہائی پسماندہ طبقات کے ووٹ بینک کو شامل کیا جائے تو اس کا ووٹ بینک بڑھ سکتا ہے۔ اس حکمت عملی کے تحت اب بی ایس پی پس منظر والے لیڈروں کو شامل کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ تمام ضلع صدور کو بی ایس پی لیڈروں سے رابطہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے جو نظر انداز ہوئے ہیں۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی اور کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی کے ذریعہ اٹھائے جانے والے سماجی مسائل کے بارے میں معلومات فراہم کی جانی چاہئے۔

یوم اردو پر مضمون نویسی مقابلے کا انعقاد

نسل نو کے لیے علامہ اقبال کی تعلیمات اور ان کا پیغام

لکھنؤ 09/نومبر: شعبۂ اردو ممتاز پی جی کالج کی جانب سے یوم اردو کی مناسبت سے مضمون نویسی مقابلہ کا انعقاد کیا گیا جس میں سائنس، آرٹس اور کامرس فیکلٹی کے طلباء وطالبات نے حصہ لیا۔ طلبا و طالبات کے درمیان "نسل نو کے لیے علامہ اقبال کی تعلیمات اور ان کا پیغام" کے عنوان پر مضمون نگاری کا یہ مقابلہ اردو، ہندی اور انگریزی تینوں زبانوں میں منعقد کیا گیا۔ اس مقابلے کے نتائج کا اعلان 11 نومبر کو مولانا ابوالکلام آزاد کی یوم پیدائش قومی یوم تعلیم کے موقع پر کیا جائے گا جس میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا وطالبات کو میڈل بمرانی اور سرٹیفیکیٹ تقسیم کیے جائیں گے۔ اقبال کے یوم پیدائش کے موقع پر یوم اردو کی مناسبت سے علامہ اقبال کی شاعری، ان کی تعلیمات اور ان کے افکار و خیالات کے حوالے سے ایک تعارفی نشست کا بھی اہتمام کالج کے کارگزار پرنسپل پروفیسر نسیم احمد خان کی صدارت میں کیا گیا۔ انھوں نے کہا کہ اقبال کا فلسفہ اور ان کی تعلیمات نوجوان نسل کے لیے مشعل راہ ہیں۔ ان کی علمی بصیرت اور عالمانہ افکار ہمارے درمیان ہمیشہ زندہ رہنے والے ہیں۔ ان کی تعلیمات پر ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں عمل کرنا چاہیے۔ کالج کے پراکٹر ڈاکٹر محمد سلمان خان ندوی نے کہا کہ کہ اردو زبان کی تاریخ پر طائرانہ نگاہ ڈالیں تو یہ حقیقت مترشح ہوتی ہے کہ اس زبان کی آبیاری میں بلا تفریق مذہب وملت تمام باشندگان ہند نے اپنا خون جگر پیش کیا ہے۔ لہذا اس زبان کی تہذیبی تاریخ کے سیاق میں اگر کوئی بات سب سے زیادہ مستند قرار دی جا سکتی ہے تو وہ یہ ہے کہ یہ زبان ہندوستان کے جلوۂ صد رنگ کی ترجمان ہے۔ ڈاکٹر عامر حسین صدیقی نے کہا کہ اقبال نے ہمیشہ جدید تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ ان کا کہنا تھا کہ جدید علوم میں مہارت حاصل کرنا وقت کی ضرورت ہے اور اس سے ہم عالمی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اقبال چاہتے تھے کہ ہم ایک خود انحصار قوم بنیں اور اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دوسروں پر انحصار نہ کریں۔ ڈاکٹر یاسر انصاری نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال ہندوستان کی قدیم مشترکہ تہذیب اور متحدہ قومیت کے سب سے بڑے مفسر اقبال کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعہ ادب کے قاری کو حب الوطنی اور وطن دوستی کے معنی سے آشنا کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر پروین شجاعت سمیت دیگر اساتذہ نے اقبال اور یوم اردو کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام میں کالج کے سبھی اساتذہ، طلبا و طالبات اور غیر تدریسی عملہ موجود رہا۔

ارم یونانی میڈیکل کالج و ہاسپٹل لکھنؤ میں پندرہ روزہ تربیتی کیمپ

لکھنؤ۔ ارم ایجوکیشنل سوسائٹی لکھنؤ زیر اہتمام چلنے والے طبی ادارہ ارم یونانی میڈیکل کالج و ہاسپٹل لکھنؤ میں نیشنل کمیشن فار انڈین سسٹم آف میڈیسن وزارت آیوش کی ہدایات کے مطابق بی یو ایم ایس سال اول سیشن 2024 میں داخلہ لینے والے طلباء کو تعلیمی اور ثقافتی ماحول سے آشنا کرنے کے ساتھ ساتھ پورے کورس پر مشتمل رہنما اصولوں کے تعارف کے لئے پندرہ روزہ تربیتی پروگرام کا انعقاد بمقام حکیم اجمل خان سیمنار ہال کیمپس میں مورخہ 11 نومبر بروز پیر 2024 سے ہونے جا رہا ہے جو 28 نومبر 2024 تک جاری رہے گا۔ افتتاحی پروگرام میں بطور مہمان خصوصی ارا یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب پروفیسر ڈاکٹر عباس علی مہدی صاحب کے علاوہ ملک کے مختلف تعلیمی اداروں سے ماہرین اور حاذقین بھی تشریف لا رہے ہیں۔ اساطین طب یونانی اور دیگر عظیم شخصیات کی تشریف آوری تسلسل کے ساتھ جاری رہے گی اور اپنے اپنے تجربات سے نئے آنے والے طلبہ کے درمیان بیان مختلف عنوانات پر ایکسپرٹ لیکچر سوال وجواب کے سیشن ہوں گے، ان شخصیات کی آمد جہاں ایک طرف ان طلبہ کے مستقبل کو تابناک بنائیں گی وہیں دوسری طرف ان کی منزل کی دستیابی میں بھی رہنمائی کا کام کریں گی۔